بسم اللہ الرحمن الرحیم

گلدستہ صدیقیہ

گلدستہ صدیقیہ

(جلد دوم)

حمد، نعت اور مناقب خواجگان نیریاں شریف

شاعر:
خلیفہ محمد نواز سالکؔ صدیقی ہزاروی

ناشر:
صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس
مدینہ نگر پلہیر نزد مصطفیٰ آباد راڑہ مظفر آباد، آزاد کشمیر

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب: گلدستہ صدیقیہ (جلد دوم)

شاعر: خلیفہ محمد نواز سالکؔ صدیقی ہزاروی

معاونت: محمد خلیق عامر صدیقی

نظر ثانی علامہ مفتی ندیم قریشی

زیر اہتمام: صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس

ڈیزائننگ: محمد یامین

باراوّل: 2024ء

قیمت:

❁❁❁

.... **رابطہ** ....

صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس، مدینہ نگر پلہیر ایبٹ آباد

دربار نقشبندیہ پٹن خورد ایبٹ آباد

موبائل: 0300-9112950, 0312-9047107

www.sec.edu.pk

نوٹ: خلیفہ محمد نواز سالکؔ صدیقی ہزاروی کی تمام تصانیف سے حاصل ہونے والی جملہ آمدن اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے دارالعلوم محمدیہ محی الاسلام صدیقیہ کے لیے وقف ہے۔

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	اِنتسابِ جمیل	۰۹
۲	اظہارِ حقیقت	۱۰
۳	تقریظ: حضرت علامہ ڈاکٹر پیر محمد سلطان العارفین صدیقی زید شرفہ	۱۲
۴	تقریظ: علاّمہ محمد ممتاز احمد نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ	۱۳
۵	تقریظ: مفتی محمد نصیر اللہ نقشبندی (بولٹن برطانیہ)	۱۴
۶	تقریظ: حضرت علامہ صاحبزادہ پیر محمد غلام مجدد صدیقی زیدہ مجدہ	۱۶
۷	دربار فیض بار نیریاں شریف	۱۹
۸	برادران اسلام!	۲۰
۹	خدا کے بندوں سے پیار کرنے والو!	۲۱
۱۰	نیریاں شریف	۲۳
۱۱	برداران اسلام!	۲۵
۱۲	سجادہ نشین آستانہ عالیہ نیریاں شریف	۲۶
۱۳	قائد تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ	۲۸
۱۴	ایک ہمہ جہت شخصیت	۳۴

۱۵	وصال پُر ملال	۳۵
۱۶	میں قربان اُنھاں تھیں باھو، قبر جنہاں دی جیوے ھو	۳۶
۱۷	مسند نشین وسجادہ نشین	۳۹
۱۸	یہ بھی حقیقت ہے	۴۲
۱۹	﴿حمد باری تعالیٰ﴾	۴۶
۲۰	﴿لا الہٰ الا اللہ﴾	۴۹
۲۱	﴿مانگ ارے مانگ﴾	۵۱
۲۲	﴿سبحان اللہ۔۔۔سبحان اللہ﴾	۵۳
۲۳	﴿اغثنی یا رسول اللہ ﷺ!﴾	۵۶
۲۴	﴿اب رات گزرنے والی ہے﴾	۵۸
۲۵	﴿وہ لوگ سنور جاتے ہیں﴾	۶۰
۲۶	﴿غلاموں کو مدینے سے!﴾	۶۲
۲۷	﴿ہمارا نبی ﷺ﴾	۶۴
۲۸	﴿آستانہ نبی علیہ السلام﴾	۶۶
۲۹	﴿بہارِ جاں فزا تم ہو﴾	۶۸
۳۰	﴿اِس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے﴾	۷۰
۳۱	﴿مناقب خواجگان عظمت نشان﴾	۷۳
۳۲	﴿بارگاہِ حضور غوث الامت رحمۃ اللہ علیہ﴾	۷۴

۳۳	﴿آستاں کتنا حسیں ہے، پیر محی الدینؒ کا﴾	۷۶
۳۴	﴿پیر زمانے دا﴾	۷۸
۳۵	﴿اِک دُھوم مچی ہے﴾	۸۰
۳۶	﴿نظارا میرے پیر دا﴾	۸۲
۳۷	﴿ساڈے پیر دی ہر دَم خیر ہووے﴾	۸۴
۳۸	﴿اے میرے خواجہ نیریاں والے﴾	۸۷
۳۹	﴿سوہنے مرشدؒ اللہ رکھے چمن تیرے آباد﴾	۸۹
۴۰	﴿تیرا وسدا رہوے دربار نیریاں والڑیا﴾	۹۱
۴۱	﴿مرشد مرشد بول اے بندیا﴾	۹۳
۴۲	﴿شالا رہوے وسدا میخانہ میرے پیر دا﴾	۹۵
۴۳	﴿خیرات مدینے کی﴾	۹۷
۴۴	﴿علاؤالدینؒ ولیوں میں﴾	۹۸
۴۵	﴿میرے مرشدؒ میری سرکار﴾	۹۹
۴۶	﴿جگ تے دُھماں پیاں﴾	۱۰۰
۴۷	﴿گلاں نیریاں والے پیر دیاں﴾	۱۰۲
۴۸	﴿عشق کے گلشن کھلائے پیر علاؤالدینؒ نے﴾	۱۰۳
۴۹	﴿جیوے میرا پیر سوہناں﴾	۱۰۵
۵۰	﴿مرشد پاکؒ کی آمد کے موقع پر﴾﴿ماھیے﴾	

۵۱	﴿کیا ہی کرم ہے﴾	
۵۲	﴿صدیقی فیضان﴾	
۵۳	﴿مرشدؒ دے دوارے﴾	۱۱۱
۵۴	﴿مرشدی آستانہ سلامت رہے﴾	۱۱۳
۵۵	﴿سوہنڑاں نیریاں والا﴾	۱۱۴
۵۶	﴿یا رب! ہمیں مرشدی مشن پہ چلا دے﴾	۱۱۶
۵۷	﴿بطرز سیف الملوک﴾	۱۱۸
۵۸	﴿دوہڑہ﴾	۱۲۰
۵۹	﴿سہانے دن رات﴾	۱۲۱
۶۰	﴿وسّے مرشدؒ دا دربار﴾	۱۲۳
۶۱	﴿سپاس عقیدت﴾	۱۲۵
۶۲	﴿پیر ما علاؤالدینؒ مردِ حق نما﴾	۱۲۷
۶۳	﴿یا خواجہ علاؤالدینؒ ولی﴾	۱۲۹
۶۴	﴿پیر کامل ہو کامل نظر چاہیے﴾	۱۳۱
۶۵	﴿تصوّرِ شیخ العالمؒ کا﴾	۱۳۳
۶۶	﴿نیریاں ہے نیریاں﴾	۱۳۵
۶۷	﴿صورت مرشدؒ دی﴾	۱۳۷
۶۸	﴿نیریاں دی نگری﴾	۱۳۹

٦٩	دین وملّت کی ضیاء پیر علاؤالدینؒ ہیں	۱۴۲
۷۰	وہ سراپا کون ہے	۱۴۴
۷۱	مرشدؒ کی ذات	۱۴٦
۷۲	مرشدؒ کا جانشیں اِک ماہ جبیں ہے	۱۴۸
۷۳	وفا کی دنیا نبھا رہے ہیں	۱۵۰
۷۴	متفرق کلام	۱۵۲
۷۵	کلام حضرت سلطان باھوؒ سے برکت لیتے ہوئے	۱۵۳
۷٦	سیف الملوک کے انداز میں	۱۵۵
۷۷	دوہڑے	۱۵٦
۷۸	قرآن کی پکار	۱۵۸
۷۹	پیاری یہ بیٹیاں	۱٦۰
۸۰	کفن میلے نہیں ہوتے	۱٦۲
۸۱	مخلص مرید	۱٦۴
۸۲	دروسِ مثنوی	۱٦۵
۸۳	رُسوا ہونے نہیں دیتے	۱٦۷
۸۴	نور ٹی وی آ گیا	۱٦۹
۸۵	رُباعیات	۱۷۲
۸٦	بندیا اللہ u ہی اللہ u بول	۱۷۴

۸۷	استغاثہ بارگاہِ سرور دو عالم، قاسم جنت وکوثر ﷺ	۱۷۶
۸۸	﴿اے حبیب ﷺ کردگار! اپنا بنا﴾	۱۷۷
۸۹	﴿ختم خواجگان شریف﴾	۱۷۹
۹۰	﴿شجرہ طیبہ نقشبندیہ صدیقیہ﴾	۱۸۰
۹۱	﴿شجرہ طیبہ چشتیہ صدیقیہ مبارکہ﴾	۱۸۳
۹۲	﴿شجرہ طیبہ قادریہ صدیقیہ مبارکہ﴾	۱۸۵
۹۳	﴿صلوٰۃ وسلام بحضور سید الانام ﷺ﴾	۱۸۷
۹۴	صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس	۱۸۹
۹۵	مستقبل کے منصوبہ جات	۱۹۴
۹۶	اپیل	۱۹۵
۹۷	کچھ مصنف کے بارے میں	۱۹۶

اِنتسابِ جمیل

آسمانِ رُوحانیّت پہ چمکنے والے اُن آفتاب و ماہتاب خواجگانِ ذی شان کے نام کرتا ہوں، جن کے نورانی وُجود نے نیریاں کو عظمت کا نشاں بنا دیا۔

عارفوں کا اِک جہاں، نیریاں ہے نیریاں
جلوہ گاۓ عاشقاں، نیریاں ہے نیریاں

خاکپاۓ خواجگانِ نیریاں شریف
خلیفہ محمد نواز سالکؔ صدیقی ہزاروی

اظہارِ حقیقت

آستانہ عالیہ میں منعقد ہونے والی مجالس روحانیہ میں کثرت سے شرکت بفضلہٖ تعالیٰ نصیب رہی اور شیخ کامل کی توجہ سے تقریر کے ساتھ منقبت کی صورت میں حاضری کا سلسلہ ایک عرصہ نصیب رہا۔ **دُروسِ مثنوی** سے پہلے حضور شیخ العالمؒ کی توجہ وعنایت سے حمد و نعت اور منقبت پیش کرنے کی سعادت ملتی رہی۔ بعض کلام میں مرشد کریمؒ تصحیح فرما دیتے اور مناسب لفظ عطا فرما دیتے۔ نعتیہ کلام میں نہایت محبت سے دلجوئی کرتے ہوئے پڑھنے میں شریک ہو جاتے اور بار بار خصوصی توجہ سے نوازتے۔ جس دن درج ذیل نعت شریف پڑھی گئی کمال کیفیت محفل میں سایہ فگن رہی:

رہتی ہے نظر ترے در پہ سدا سرکار ﷺ توجہ فرمائیں
میرا خالی دامن ہے پھیلا سرکار ﷺ توجہ فرمائیں
وہ جام محبت دے دے مجھے جو غزنویؒ غوث نے پایا ہے
لایا ہوں وسیلہ مرشدؒ کا سرکار ﷺ توجہ فرمائیں
نام اُن منگتوں میں آ جائے دیدار تیرا جو پاتے ہیں
سالکؔ بھی تو ہے ادنیٰ گدا سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

قدموں میں بیٹھا کے وسیلہ سے بارگاہ سرور دو جہاں میں عقیدت کا نذرانہ پیش ہو رہا تھا اور آپؒ نے جب زبانِ ولایت سے سالکؔ تھوڑی آواز سے پڑھا تو قبولیت یقینی دکھائی دینے لگی۔ ذرّہ نوازی کا عملی مظاہرہ بار ہا حاضرین نے مشاہدہ فرمایا۔ متعدد بار منقبت کے دوران پوری توجہ عطا کرتے ہوئے **سبحان اللہ! ما شاء اللہ! بہت خوب** کے

کلمات سے حوصلہ افزائی فرماتے۔ ایک دن یوں گویا ہوئے: جب آپ لوگ اپنے شیخ کی منقبت پڑھتے ہو تو اُس وقت میرے سامنے میرے شیخ ہوتے ہیں۔ جس دن یہ کلام

یا قاسم صادقؒ موہڑوی کیا شان شہانہ تیرا ہے
جہاں غزنویؒ آ کے غوث بنے وہ نوری آستانہ تیرا ہے

آپ کے رُو برو پڑھا آپؒ نے بڑی دعاؤں سے نوازا اور فرمانے لگے: آج درسِ مثنوی نہیں ہو گا، پھر آپؒ نے بابا جی سرکار موہڑویؒ کے مقام ولایت، مجاہدہ اور کرامات پہ سیر حاصل گفتگو ارشاد فرمائی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جو تھوڑی الفاظ کی توڑ جوڑ ہوتی رہی آپؒ کی توجہ کی برکت ہے۔ آپؒ کی نگاہ و دعا سے خاکسار نے تقریبا اپنے لکھے ہوئے ۵۰ سے زائد کلام حضور شیخ العالمؒ سیدی کی ظاہری حیات کی مجالس میں پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اب اُن سب کو یکجا کر کے **گلدستہ صدیقیہ (جلد دوم)** کی شکل میں آپ کی نذر کر رہے ہیں۔ جو بارگاہ مرشد کریمؒ کے چنیدہ بھی ہیں اور پسندیدہ بھی۔

تقریضات، کمپوزنگ، پروف ریڈنگ و دیگر لوازمات میں مدد کرنے والوں کے لیے دعا گو ہوں۔ اللہ رب العزت اُنہیں دونوں جہاں کی عظمتیں عطا فرمائے۔ اَوَّلاََ سپاس گزار ہوں جانشین حضور شیخ العالمؒ حضرت پیر ڈاکٹر محمد سلطان العارفین صدیقی زید شرفہ کا کہ شفقت فرماتے ہوئے تقریظ کے کلمات عطا فرمائے۔ ثانیاََ خلفائے عظام، علمائے کرام اور برادر مکرم علامہ محمد ممتاز احمد نقشبندی صاحب کا جنہوں نے اپنی تقریضات کے ذریعے مزید زینت بخشی۔ تمام احباب سے دعا کی گزارش ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر سی کاوش کو درجہ قبولیت عطا کر کے خواجگان ذی شان کی توجہ و برکت سے اپنی اور اپنے محبوب علیہ السلام کی بارگاہ میں قرب کا نور عطا فرمائے اور ذریعہ نجات و برکات بنائے۔

آمین بحق طٰہٰ و یٰسین

خلیفہ محمد نواز سالکؔ صدیقی ہزاروی (حال مقیم پیٹر برا، برطانیہ)

تقریظ

حضرت علامہ ڈاکٹر پیر **محمد سلطان العارفین صدیقی** زید شرفہ

(مرکزی سجادہ نشین دربار عالیہ نیریاں شریف)

قارئین محترم! **گلدستہ صدیقیہ (جلد دوم)** کے رنگا رنگ پھول اپنے جمال اور کمال کے ساتھ اپنے دامن میں لئے ہوئے آپ کے ہاتھ جلوہ آراء ہے۔ علامہ خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی صاحب اپنے خیالوں کی چمک دمک سے معروف ومحبوب ہیں۔ آپ نہ صرف منبر ومحراب کا حسن ہیں بلکہ ہر محفل حسن میں چراغ کا کردار رکھتے ہیں۔ آپ کی خیال آفرینیوں میں نعت رسول مقبول ﷺ، صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کے ساتھ اولیائے کرام اور حضرات القدس پر عقیدت کے پھول نچھاور ہوتے نظر آتے ہیں۔

شیریں لسانی نے ہر دلعزیزی ثبت کر دی ہے۔ اللہ رب العزت حضور نبی پاک ﷺ کے صدقے آواز کے ساتھ بلند پرواز بھی عطا فرمائے۔ حضور شیخ العالمؒ کے ساتھ نسبت کا فیض اور قبلہ عالمؒ کے ساتھ تعلق عاطر کا فیض بھی عطا فرمائے۔ قبلہ حضور بابا جی موہڑوی سرکارؒ کی خاص توجہ بھی عنایت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تقریظ

علاّمہ محمد ممتاز احمد نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ

اَلحمدُ للہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلامُ علٰی سیّد الانبیاءِ عزَّوجل جَمَالُہ وَ عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ حَسبَ حَالُہ. اَمَّا بَعَد!

ما شاء اللہ العزیز! برادرِعزیز محمد نواز سالکؔ صدیقی ہزاروی صاحب زید مجدہ کی جملہ تصنیفات و تالیفات بالخصوص **گلدستہ صدیقیہ (جلد دوم)** محبت خداوندی جلّ مجدہ،عشق مرکزِ محبت علیہ الصلاۃ والسلام اورعقیدتِ پیر و مرشد حضور شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ سے لبریز ہے۔ ہر شعر وسخن میں بالخصوص نظم ,,قرآن کی پکار،، میں خاص پیغام دیا گیا ہے۔ یہ پیغام ہر مسجد و مدرسہ اور خانقاہ کا پیغام ہے کہ:

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری
کہ رسم خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری

رب ذوالجلال آپ کی جملہ کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبولیت عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین

تقریظ

مفتی محمد نصیر اللہ نقشبندی (بولٹن برطانیہ)

الحمد للہ علیٰ احسانہ! برادرِ مکرّم خطیب اہل سنّت، عالم نبیل، مرشد کریم حضور شیخ العالم حضرت خواجہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے منظورِ نظر خلیفہ مجاز حضرت علامہ محمد نواز سالکؔ صدیقی ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ کا ایک اور منظوم مجموعہ کلام گلدستہ صدیقیہ (جلد دوم) جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حمد، جناب سید العالمین محمد الرسول اللہ ﷺ کی نعتوں، اولیاء کاملین اور ائمہ دین متین کی منقبت کا خوبصورت ترین مجموعہ ہے بغور پڑھنے اور دیکھنے کے بعد دل مسرور ہوا۔ پوری کتاب میں ایک ایک حمد، نعت اور منقبت، قرآن و حدیث اور شریعت اسلامیہ کی ترجمانی کرتی ہوئی نظر آئی۔ اشعار اور رباعیوں میں باہمی ربط اور اشعار کے اوزان قابل رشک ہیں۔ ان کے معانی اور مفاہیم دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ واقعی یہ ایک عالم دین کا کلام ہے۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

حضرت علامہ خلیفہ محمد نواز سالکؔ صدیقی ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ نہ صرف ایک عالم دین، شاعر اور خطیب ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں لحن داؤدی سے بھی نوازا ہے۔ آپ کی خوبصورت اور سریلی آواز جس میں ترنم سے خطابت کا رنگ بھی ہے اور بہترین نعت خواں کے بلبلی سُر بھی ہیں۔ مجھے علامہ محمد نواز صدیقی ہزاروی صاحب کا مجموعہ کلام پڑھ کر وہ وقت یاد آیا جب آپ مرشد کریم حضور شیخ العالم خواجہ خواجگان حضرت علامہ الحاج

پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ہر درس مثنوی سے پہلے قبلہ شیخ العالمؒ فرمائش کر کے اُن سے منقبت پڑھوایا کرتے تھے اور آپ کی منقبت و نعت پوری دنیا میں لائیو ٹیلی کاسٹ ہوتی تھی۔

اپنے مرشد کریمؒ اور پیر خانے سے وفاداری اور عشق کا یہ عالم ہے کہ حضور شیخ العالمؒ کے سر زمین برطانیہ پر ہونے والے تمام دُروس مثنوی میں شاید ہی کوئی دَرس ایسا ہو کہ اُس سے پہلے آپ کی نعت یا منقبت نہ ہو۔ آپ ہمیشہ اپنے مرشد کریمؒ کی نگاہ اور توجہ کا مرکز رہے ہیں۔ یہ وہی فیض عام ہے کہ آج دن بدن اللہ تعالیٰ آپ کی عزت اور عروج میں اضافہ فرما رہا ہے۔ آپ ہم تمام برادرانِ طریقت کا فخر ہیں۔

آج بھی الحمد للہ آپ اپنے مرشد کریمؒ کے مشن کے امین ہیں۔ دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلے کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ برطانیہ اور آزاد کشمیر مظفر آباد کے پسماندہ علاقے میں صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس کے نام سے تین ادارے چلا رہے ہیں، جہاں غریب اور ضرورت مند طلباء اور طالبات کو حفظ قرآن، درس نظامی اور دینی و دنیوی تعلیم و تربیت کا مفت اہتمام کر رہے ہیں۔

آپ کے اِس منظوم مجموعہ کلام کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ آپ نے اِس کتاب کے شروع میں بطورِ مقدمہ حضور شیخ العالم خواجہ خواجگان حضرت علامہ الحاج پیر محمد علاؤالدین صدیقیؒ کی حیات و خدمات کو پوری تفصیل سے لکھ کر اسے تاریخ کا حصہ بنا دیا ہے تاکہ آنے والی نسلوں کے ذہنوں میں حضور شیخ العالمؒ کی حیات و خدمات محفوظ ہو جائیں۔ خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی صاحب کی دینی خدمات کو رب ذوالجلال قبول فرمائے اور آپ کو درازی عمر بالخیر عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

تقریظ

حضرت علامہ صاحبزادہ پیر محمد غلام مجدد صدیقی صاحب زیدہ مجدہ

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ بہار نقشبند شریف منہیس، گوجرانوالہ)

اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے۔ اُس رب لم یزل کا فرمان ہے: **کنت کنزا مخفیا** کہ (میں چھپا ہوا خزانہ تھا) **فاحببت ان اعرف** (مجھے محبت ہوئی کہ میں پہچانا جاؤں)، کوئی میرا عرفان حاصل کرے **فخلقت الخلق** (پس میں نے مخلوق کو پیدا کر دیا)۔ اہل عرفان فرماتے ہیں کہ یہاں **الخلق** سے مراد نورِ محمدی ﷺ ہے اور آپ ﷺ کے نور کو تخلیق کر کے **الخلق** سے تعبیر فرمایا کہ آپ ﷺ ہی مخلوق کی اصل ہیں۔ اللہ کریم نے تخلیق کی ابتدا محبت سے فرمائی اور جس کو سب سے پہلے تخلیق فرمایا اُسے اپنا محبوب قرار دیا۔ اب باقی جتنی مخلوقات ہیں وہ سب اُس محبوب ﷺ کی خاطر بنائیں۔ اللہ رب العزت نے چونکہ مخلوق اپنے عرفان کے لیے بنائی تو جس محبوب ہستی کو سب سے پہلے بنایا اُسے محبوبیت کے درجہ پہ فائز فرما کر، اپنی ذات کے جلوؤں سے نواز کر، اپنی ذات و صفات کے عرفان کا ذریعہ بنا کر، مخلوق کی طرف مبعوث فرما کر ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی.

یعنی اے کائنات اَرضی و سماوی کے مکینو! رب کا عرفان چاہتے ہو تو سنو اور گوش ہوش سے سنو! کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ معلوم ہوا کہ جسے

عرفان ربانی کی طلب ہو وہ درِمحبوب ﷺ پہ آئے، اُس دَر سے ہی پوری کائنات میں معرفت خداوندی کی خیرات تقسیم ہوتی ہے۔ لہٰذا انبیاء و مرسلین سے لے کر صدیقین و شہداء اور صالحین سب معرفت الٰہیہ کے لیے اُسی در کے سوالی ہیں۔ پھر جس جس کو خیرات ملی وہ خود ہی اُس نشہ عشق الٰہی سے معمور نہ رہا بلکہ جو شخص اُس کے دائرۂ محبت میں آیا اُسے بھی معمور و معنبر کر دیا۔

حضور نبی کریم ﷺ چونکہ خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا لہٰذا اب قیامت تک آپ ﷺ کی ہی نبوت و رسالت کا فیضان جاری رہے گا۔ اس لیے آپ ﷺ نے اپنی امت میں اپنے فیضان کو تقسیم کرنے کے لیے اپنی امت کے اولیائے حق کو اپنا نائب بنایا۔ یوں تو محبوب و مکرم ﷺ کے دامن کرم سے وابستہ ہر ہستی ہی پُر بہار و پُر وقار ہے لیکن آپ ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد اس سلسلہ کی پہلی بہار حضور نبی کریم ﷺ کے یارِ غار و یار مزار بنے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ اللہ رب العزت نے میرے سینہ میں ڈالا میں نے وہ ابو بکرؓ کے سینہ میں ڈال دیا۔ اب وہ فیضان محمدی ﷺ ہی فیضان صدیقی بن گیا۔ معرفت الٰہی کا جو سلسلہ ہے وہ آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے امت کے صوفیاء کو عطا فرمایا گیا۔ جیسا کہ حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں: کہ میں نے دس سال مجاہدہ کے لیے خلوت اختیار کی، اُس خلوت کے دوران مجھ پہ ایسے اُمور کا انکشاف ہوا جن کا احاطہ ممکن نہیں لیکن وہ اُمور نافعہ جن کا تذکرہ یہاں ضروری ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ صوفیائے کرام ہی معرفت الٰہی کی راہ پر گامزن ہیں۔ اُن کی سیرت سب کی سیرتوں سے بہتر ہے۔ اُن کا طریقہ سب کے طریقوں سے درست ہے۔ اُن کا خُلق سب کے اخلاق سے پاکیزہ ہے بلکہ اگر تمام عقلاء کی عقل، حکماء کی حکمت، علماء کا علم اور اُس کے اَسرار کو جمع کر لیا جائے تب بھی اُن کی سیرت و اَخلاق سے بہتر نہیں ہو سکتے، کیونکہ اُن کے تمام ظاہری و باطنی حرکات و سکنات براہِ راست سینہ نبوت کے نور سے فیض یاب ہوتے ہیں اور اس کائنات میں نورِ نبوت سے بڑھ کر کوئی نور نہیں جس سے روشنی حاصل کی جائے۔

المنقذ من الضلال.

بارگاہِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سینہ بسینہ یہ فیضان موہڑہ شریف میں بھی پہنچا اور بابا جی محمد قاسم صادق موہڑویؒ کی نگاہ کا نشانہ پھر ایک غزنی کا مسافر بھی بنا۔ اُس کا بھی دل نشہ عشق الٰہی سے معمور ہوا۔ پھر اُس عظیم مردِ خدا نے سارے عالم میں اسی شراب محبت کو تقسیم کرنے کے لیے ایک ایسی شخصیت کا انتخاب فرمایا جس کا ظاہر بھی حسین تھا اور باطن بھی انوارِ الٰہی کا مرکز بننے کے قابل تھا۔ خواجہ غزنویؒ نے وہ فیضان صدیقی اُس عظیم المرتب شہزادے کے سینہ میں ڈال دیا جس کو عالم اسلام شیخ العالم پیر محمد علاؤالدین صدیقیؒ کے نام سے جانتا ہے۔

اس عظیم ہستی نے اس انداز سے اس فیضان محمدی ﷺ اور فیضان صدیقی کے جام بھر بھر کے اہل جہان کو پلائے کہ سارا عالم اُن کی محبت کے جال کا اسیر بنتا چلا گیا۔ اب جو جو بھی اُن کی نگاہ کا نشانہ بنا وہ دن رات، صبح شام اُن ہی کے تذکرے، اُن ہی کے چرچے اور اُن ہی کے ترانے گانے لگا۔ اُس مستی کے عالم میں ہر ایک کا اپنا انداز ہے۔

لیکن عظیم اور محبوب ہستی کی محبت کے گلستان کی بلبلوں کو شیریں انداز میں چہچہانے کا سب سے بہترین انداز جس عاشق نے پیش کیا اُس ہر دلعزیز شخصیت کا نام علامہ خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی ہے۔ اُن کے عشق و مستی میں ڈوبے کلام مرشد کریمؒ کے مستانے پڑھتے ہیں اور اپنے سینوں کو شراب محبوب سے معمور کرتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ اس کا بار بار مطالعہ کر کے اہل ارادت و محبت اپنے شیخ کی محبت میں اضافہ کریں گے۔ دل کی گہرائیوں سے دُعا ہے کہ اللہ کریم علامہ محمد نواز ہزاروی صاحب کو سمندرِ عشق مرشدؒ کی گہرائیوں میں مزید غوطہ زن فرمائے۔

آمین بجاه النبی الکریم الامین علیه الصلاة و التسلیم

دربار فیض بار نیریاں شریف

اللہ ﷻ کا اپنی مخلوق پہ فضل و کرم فرماتے ہوئے ازل سے یہ طریق رہا ہے کہ کفر و شرک اور فسق و فجور میں بھٹکی ہوئی انسانیت کی ہدایت اور راہ مستقیم پہ گامزن کرنے کے لئے اپنے برگزیدہ انبیاء و رسل کو مبعوث فرما کر ان کی ہدایت اور اپنی معرفت کا اہتمام فرماتا رہا اور جب آسمان رشد و ہدایت پر تاجدار ختم نبوت رحمۃ للعالمین ﷺ کا آفتاب نبوت تمام تر زیبائی و رعنائی کے ساتھ طلوع کیا تو ہمیشہ کے لئے دروازہ نبوت بند کر دیا۔ لیکن خالق کائنات نے اپنے محبوب، صاحب قرآن ﷺ کو لازوال اختیارات، بے مثال کمالات اور شان حیات ودیعت کر کے اپنی کمال قدرت سے اسلامی شریعت، قرآنی ہدایت اور فیضان نبوت کو قیامت تک کے لئے دوام بخشا۔

یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ میں پیدا ہونے والے بگاڑ کو درست کرنے، دین متین کی ترویج و اشاعت، فاسق و فاجر اور بے عمل مسلمانوں کی روحانی تربیت کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لیکر آج تک ایسے نفوس قدسیہ کی جماعت موجود رہی ہے جنہیں وارثان علوم شریعت و طریقت اور نائبین رسول ﷺ ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ان کا ظاہر و باطن فیضان نبوت کے انوار سے روشن رہتا ہے۔ قرآن مجید میں اولیاء اللہ کے عنوان سے اسی گروہ مقدس کی عظمت و صفات کا تذکرہ موجود ہے بلکہ فتنہ پرستی اور فرقہ واریت کے اس دور میں کسی مسلک و جماعت میں اولیاء اللہ کی موجودگی اس کی سچائی اور حقانیت کی دلیل ہے۔ یہی تو وہ افراد ہیں جن کے دم قدم سے چمن اسلام میں رونق رہتی ہے۔ کیونکہ یہی تو وہ پاکان امت ہیں جو اپنے خالق و مالک کی رضا و خوشنودی کے لئے اپنے آقا و مولیٰ نبی کریم ﷺ کی محبت میں اپنی ذاتی خواہشات و ترجیحات قربان

کرتے ہوئے اعلائے کلمۃ الحق کی راہ میں کٹھن مشکلات اور ناسازگار حالات کی دشواریوں کو برداشت کرتے ہوئے دین متین کی تبلیغ و تعلیم، عقائد کی پختگی اور اخلاق و کردار کی درستگی کے لئے وقت کی ضرورت کے مطابق اہتمام کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے گلشن اسلام کی روحانی دنیا خزاں سے محفوظ رہتی ہے۔

برادران اسلام!

کتاب و سنت جن امور و عادات کو انسانیت کا کمال قرار دیتے ہیں وہ کمالات ان صوفیائے کرام کی زندگیوں میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ہمہ وقت حبّ الٰہی اور عشق نبی ﷺ کے جلوؤں میں شرابور ہوتے ہیں۔ ان کے ظاہر و باطن نورٌ علیٰ نور ہوتے ہیں، اس لئے ان کا دیدار یاد خدا اور ان کی ادائیں یاد مصطفیٰ ﷺ کا سبب بن جاتی ہیں۔ بارگاہ خداوندی سے بوسیلہ نبی اکرم ﷺ ان پر انعام و اکرام کا سلسلہ جاری رہتاہے۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں، تقدیریں بدلتی ہیں، مشکلیں ٹلتی ہیں، نیکوکاروں کے درجے بلند ہوتے ہیں اور انہی کے ذریعے عصیاں شعار فسق و فجور کے اندھیروں سے نکل کر عبادت و اطاعت کے اجالے میں آتے ہیں، مخلوق کے محبوب بن جاتے ہیں اور دنیائے قلوب پر ان کی حکومت جاری و ساری رہتی ہے۔

نہ ادائے عاشقانہ، نہ نوائے دلبرانہ
جو دلوں کو فتح کر لے وہ فاتح زمانہ

گروہ صوفیاء کے رجل عظیم گلستان ولایت کے مہکتے پھول، فیضان نبوت سے مستنیر قافلہ نور کے درخشندہ ستارے حضور قبلہ عالم غوث الامت خواجہ خواجگان خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بھی ان اولوالعزم ہستیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے عافیت کدوں کا اک جہاں آباد کیا اور بعد از وصال بھی ان کا آستانہ عالیہ نیریاں شریف مرجع خلائق ہونے کے ساتھ ساتھ دنیائے اسلام کے لئے عظیم روحانی اور علمی مرکز کی حیثیت

اختیار کر گیا ہے۔

حضور خواجہ غلام محی الدین غزنوی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1322 ہجری بمطابق 1902ء میں افغانستان کے مشہور عالم خطہ غزنی کے مضافات مہلن میں ہوئی۔ دنیائے ولایت میں آپ وہ ازلی خوش نصیب ہیں جنہیں خالق کائنات نے اپنی دوستی کے لئے پسند فرما لیا تھا۔ دوران طالب علمی ایک مرد قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے غور سے دیکھ کر فرمایا تھا: بیٹا! تمہاری پیشانی پر غوثیت کی تحریر ثبت ہے تم اپنے وقت میں غوث کے منصب پر ہو گے۔ لیکن تمہارے فیضان کا سرچشمہ اس ملک میں نہیں ہے بلکہ یہاں سے دور ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں ہے۔

خدا کے بندوں سے پیار کرنے والو!

دنیائے روحانیت کے باسیوں کا اپنا روحانی نیٹ ورک ہوتا ہے۔ قدرت اُنہیں نور بصیرت کی وہ کرشماتی طاقت ودیعت کر دیتی ہے جس سے یہ ظاہر و باطن کا تعارف کون؟ کہاں؟ کیسے اور کب؟ نوازا جائے گا دیکھ لیتے ہیں اور اپنی جماعت کے فرد کو بڑی دور سے پہچان لیتے ہیں۔ پس گردش لیل و نہار سالوں میں زمینی فاصلہ میلوں میں پھیلا ہوا تھا لیکن روحانیت کے ہاں یہ فاصلہ کوئی فاصلہ نہیں ہوتا۔ بہر حال بظاہر دوری بھی دور ہوئی افغانستان غزنی سے پنجاب مری کا سفر اپنے دامن میں سفر کی صعوبت ذوق عبادت اور کامیاب تجارت کے علاوہ بے شمار احوال زندگی سموئے ہوئے ہے۔ ذرا مزید ان خدارسیدہ سالکان راہ عشق و محبت کے روحانی رشتہ و تعلق کا آغاز کیسے ہوا وہ بھی ملاحظہ فرماتے جائیں۔

موہڑہ شریف جانے والے شخص کو کچھ روپے دیئے جاتے ہیں اور فرمایا جاتا ہے کہ میری طرف سے حضرت بابا جی صاحبؒ کی خدمت میں یہ حقیر نذرانہ عقیدت پیش کر کے عرض کرنا کہ غزنی کا ایک مسافر آپ کی خدمت میں عاجزانہ سلام عرض کرتا ہے۔ اُس شخص کی عظیم درگاہ موہڑہ شریف پہنچنے پر حضور باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ خود ہی اس سے

غزنی کے مسافر کا نذرانہ طلب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: بیٹا! واپس جا کر اُسے کہنا مجھے تیرے نذرانے کی ضرورت نہیں بلکہ تیرے آنے کی ضرورت ہے۔ واہ! حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ تیری عظمتوں پہ نثار۔ ادھر مرد قلندرؒ بھیج رہا ہے اُدھر مرشد کامل منتظر ہیں۔ پیغام عشق و محبت ملتے ہی دل میں لقائے یار کی تڑپ انگڑائیاں لینے لگی۔ دل بے تاب کو قرار دینے کے اہتمام ہونے لگے۔ تو وہ سہانہ وقت آن پہنچا غزنی کے مسافر مراد کی حیثیت سے مرید ہونے دربار گوہر بار موہڑہ شریف میں حاضر ہوئے تو عاشق صادق حضور خواجہ محمد قاسم صادق رحمۃ اللہ علیہ کی نورانی شکل و صورت سراپا قدس حلیہ خدا داد روحانی اور جسمانی وجاہت کی زیارت کرتے ہی اپنا آپ فدا کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ادھر بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دیکھتے ہی فرمایا کہ مجھے آپ کا مدت سے انتظار تھا۔ پھر دست مبارک پر بیعت فرما کر ہمیشہ کے لئے دامن روحانیت میں بسا لیا۔

زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہو گا کہ تجارتی حالات بگڑنا شروع ہو گئے اور دوسری طرف مرشد گرامیؒ کی روحانی توجہ سے روحانی درجات بڑھنا شروع ہو گئے۔ اب کی بار دربار عالیہ میں حاضری کے موقع پر باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے بظاہر جو دوریاں ہیں انھیں بھی ختم کرتے ہوئے ہونے والی عنایات کا تذکرہ یوں فرمایا: جاؤ بیٹا! لنگر کی خدمت کرو۔ اب آپ نے ایسی تجارت کرنی ہے کہ آپ کی دکان سے مشرق و مغرب، شمال اور جنوب کی مخلوق سودا خریدے گی۔ قاسم فیضان نبوت رحمۃ اللہ علیہ نے مزید کرم فرمایا: فکر نہ کرو میں نے تمہارے لئے جو عظیم خزانہ محفوظ کر رکھا ہے اس کی قدر و قیمت کو صرف میرا اللہ ہی جانتا ہے یا پھر میں جانتا ہوں۔

ارشادات عالیہ سے دل کی دنیا میں یوں انقلاب وارد ہوا کہ نہایت ہی سکون و دل جمعی اور کائنات کی مادی چاہتوں سے بے نیاز ہوکر پورے انہماک سے مرشد لجپال کے آستانے پر خدمت خلق میں مصروف ہو گئے۔ تقویٰ و طہارت، اخلاص و ادب، محنت و ریاضت غرض یہ کہ طالبان حقیقت کی ساری خوبیوں کے ساتھ 12 سال سے زائد عرصہ

وہاں بسر کیا۔ جب باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کیمیا اثر نے ہر اعتبار سے درجہ کمال کا اہل پایا تو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں خلافت عطا فرمائی اور حکم صادر کیا کہ ریاست کشمیر کے مشہور مقام تراڑ کھل، وادی پونچھ میں قیام کر کے مخلوق خدا کی ظاہری و باطنی اور روحانی تربیت کریں اور دور دراز علاقوں کے دورے کر کے لوگوں کو ظلم و جہالت اور کفر وشرک کے اندھیروں سے باہر نکالیں۔

نیریاں شریف

آج سے تقریباً 90 سال پہلے جب حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے نیریاں شریف میں قدم رکھا تو یہاں ویرانہ ہی ویرانہ تھا۔ دُور تک آبادی کا کوئی نشان نہ تھا۔ گھنے جنگلات، خاردار جھاڑیوں اور تاریکی کی وجہ سے یہ مقام جنگلی درندوں کی آماجگاہ تھا۔ سڑکیں تو سڑکیں عام راستے بھی نہ ہونے کے برابر تھے۔ خورد ونوش اور نہ ہی انسانی آرام کا کوئی انتظام تھا۔ اعلیٰ حضرت پیر محمد زاہد خان رحمۃ اللہ علیہ حکم کے مطابق وہاں سر چھپانے کے لئے ایک جھونپڑا بنواتے ہیں۔ اس سادہ سی قیام گاہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بٹھاتے ہیں اور اس کے سامنے سفید جھنڈا نصب کرتے ہیں۔ درحقیقت حضرت بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے سنت ابراہیمی پرعمل کرتے ہوئے اپنے روحانی فرزند کو اس وادی میں بظاہر بے سر وسامان اور بباطن سب جہاں عطا کر کے آباد کیا۔ یہ بات تو زمینی حقائق میں سے بھی ہے اہل اللہ کی بسائی ہوئی بستی بسی رہتی ہے۔ کیا خیال ہے جن کے پیچھے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستی کی دعا بلند ہو رہی ہو وہ کیسے پستی کا شکار ہوسکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ نیریاں شریف حضرت خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیوضات و برکات کا مرکز بن گیا۔ بھیانک جنگل بقعہ نور ہو گیا۔ جہاں درختوں کے جھنڈ ہی جھنڈ تھے وہاں اب جام معرفت پینے والے لا تعداد انسان اور طالبان علم و حکمت کے جھنڈ دکھائی دیتے ہیں۔ جہاں وحشت و دہشت کی وجہ سے ایک سناٹا اور ھو کا عالم تھا وہاں ہر سو محبت، ریاضت، مروّت اور اللہ ھو کے نعرے سنائی دیتے ہیں۔ جہاں

جنگلی درندے منہ پھاڑے دندناتے پھرتے تھے وہاں بھولے بھٹکے اور درندہ صفت انسان روحانی تربیت سے خلق، محبت اور ادب جیسی صفات سے متصف ہو کر دامن رسول ﷺ سے وابستہ ہو رہے ہیں۔ جہاں گھٹاٹوپ اندھیروں کی بستی تھی وہاں غوث الامت کی عظیم ہستی کی برکت سے دینی و دنیاوی علم کی شمعیں اور نور و عرفان کی قندیلیں روشن ہیں۔

نیریاں کا ذرّہ ذرّہ نور سے بھرپور ہے
آستاں خُلد بریں ہے پیر محی الدین ؒ کا

نیریاں شریف قیام پذیر ہوتے ہی حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے مخلوق خدا کی دینی و روحانی رہنمائی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور کشمیر و پاکستان کے دُور دراز اور دُشوار گزار علاقوں میں احیائے دین کے عظیم مشن کے لئے سفر شروع فرمائے۔ شب و روز وعظ ونصیحت اور ذکر الٰہی میں بسر ہونے لگے۔ حضور خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے وجود مسعود میں قدرت نے باطنی کمال کی طرح ظاہری حسن و جمال میں بھی بڑی فیاضی دکھائی تھی۔

آپ کا رُخ انور ہی آپ کے مقام و مرتبہ کا پتہ دے دیتا تھا۔ جہاں ٹھہرتے، جہاں سے گزرتے وہاں وہاں اپنی محبت وعقیدت کا اک جہاں آباد کرتے جاتے۔ آپ کا قافلہ نور و سرور جس جس علاقے سے گزرتا کلمہ طیبہ کی کیف آور گونج نقارہ خداوندی کا کام دیتی۔ لوگ گھروں سے جھانکتے، مکانوں کی چھتوں سے نظارہ کرتے اور تھوڑی ہی دیر میں پورے علاقے میں آمد کی خبر پھیل جاتی۔ لوگ دیوانہ وار خدمت میں حاضر ہونے لگتے۔ جو بھی اس پیکر انوار قافلہ سالار رحمۃ اللہ علیہ کی پر بہار صورت کا دیدار کرتا اور خلق رسول ﷺ سے سرشار گفتار بھی سن لیتا تو اپنا آپ خود ہی محبت ونسبت کی زنجیر میں گرفتار کر لیتا۔ تبلیغی دوروں کے ان نورانی و روحانی سفر کے دوران ہزارہا فاسق و فاجر بے عمل اور بدعقیدہ تائب ہوتے۔ کہیں وعظ ونصیحت کی مٹھاس ہدایت کا موجب بن رہی ہے اور سینکڑوں گمراہ راہ مستقیم پہ گامزن ہوتے اور کبھی کبھی باطنی تصرف اور کشف و کرامت کا اظہار کر

کے ہزاروں روحانی و جسمانی بیمار لوگوں کی شفایابی کا انتظام کر دیتے۔ اور بے شمار ہندو اور سکھ نغمہ توحید بلند کر کے محبت کے اس سفر میں شامل ہو جاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ہر ہر ادا اور ہر ہر سانس سے تبلیغ دین کا کام کیا۔ اسی طرح لا تعداد وہ خوش نصیب لوگ بھی ہیں جنہیں معرفت الٰہیہ کے جام نوش کروائے اور فیضان طریقت سے مستفیض کر کے مخلوق خدا اور امت مصطفیٰ ﷺ کے لئے رہبری اور پیشوائی کے منصب پر فائز کیا۔

برداران اسلام!

حضور قبلہ عالم، غوث الامت، غوّاص بحر معرفت حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے دین اسلام کی تعلیم و تبلیغ قلب کی تطہیر اخلاق و کردار کی تعمیر کا اہم فریضہ ایسے مؤثر اور دلنشین انداز میں انجام دیا ہے کہ اسم بامسمیٰ ہو گئے۔ کہ خود غلام محی الدین ہوتے ہوئے محی الدین ہو گئے۔

آستاں کتنا حسیں ہے پیر محی الدینؒ کا
نام کتنا دلنشین ہے پیر محی الدینؒ کا
قطب عالم، شیخ کامل، نائب غوث الوریٰ
چرچا یوں روئے زمیں ہے پیر محی الدینؒ کا

رب الاولیاء کا فیصلہ ہی برحق ہے۔ ہجر و فراق کی گھڑیاں اختتام پذیر ہوئیں۔ حضور قبلہ عالم خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ 28 ربیع الاول 1395 ہجری بروز جمعۃ المبارک بمطابق 11 اپریل 1975ء 2 بجکر 35 منٹ پر فرشتوں کی بارات میں اپنے محبوب حقیقی کے رخ تاباں کی بے حجاب زیارت کے لئے پس حجاب میں وصال یار کے لئے پردہ وصال میں تشریف لے گئے۔

مہتاب چھپ گیا پر اُس کی ضیاء باقی ہے

اس بزم عشاق کا اب بھی وہی ساقی ہے

سجادہ نشین آستانہ عالیہ نیریاں شریف

حضور شیخ العالم مظہر فیضان قاسم اعلیٰ حضرت محسن ملک و ملّت علامہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں حضور قبلہ عالمؒ نے اپنی خصوصی روحانی تربیت کے سائے میں پروان چڑھایا ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی علوم میں بھی کمال تک پہنچایا خالق کائنات نے یوں کرم کمایا کہ حضرت صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے جمال و کمال ہی کا مظہر اتم بنا دیا۔ آپ طریقت کے مقتداء اور حقیقت کے راہنما کی حیثیت سے خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے دعوت و مشن کے پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل رہے۔

ایک طرف تو آپ میخانہ عشق و محبت سے ساقی کی حیثیت سے جام طریقت و شریعت پلا رہے ہیں اور دوسری جانب امت مسلمہ کے کھوئے ہوئے وقار کو بحال کرنے کے لئے عملی اقدامات میں ہمہ وقت مصروف رہے۔ آپ کے نزدیک امت مسلمہ کو زوال سے نکال کر عروج و کمال کی شاہراہ پر گامزن کرنے کے لئے نوجوان نسل کے لئے علم و دانش کی ایسی حسین درسگاہیں جہاں مادی علوم اور روحانی علوم کی تدریس کا متوازن انتظام ہو ضروری ہیں۔

جہاں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے والی نسل تیار ہو۔ جن کا ظاہر و باطن تقویٰ، محبت رسول ﷺ اور نور معرفت سے آراستہ و پیراستہ ہو، تاکہ اس قافلے کا فرد جس شعبہ زندگی میں بھی جائے دین نبی ﷺ کی شان بلند کرتا جائے۔

آپ صرف تھیوری پیش کرنے اور زبانی جمع خرچ کے بالکل قائل نہیں تھے۔ احیائے دین کے کسی منصوبے کے عملی اقدام کے بارے دماغ ولایت سے سوچ کر جو فیصلہ فرماتے ساتھ ہی اس کی تعمیر و تکمیل کے لئے جو لائحہ عمل ہوتا ہے اس پر عمل درآمد شروع ہو

جاتا۔آپ کا پاکیزہ کردار اور زمینی حقائق اس کے گواہ ہیں۔

نگاہ بلند، سخن دلنواز، جاں پُر سوز

یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لئے

نگاہ کی بلندی، سخن کی دلنوازی اور جاں کا درد و سوز، زہد و ورع، عزم و حوصلہ، عشق رسول ﷺ، علم دوستی، انکساری اور ملنساری غرضیکہ ایک مرد میداں کے لئے جن جن صفات عالی شان کا ہونا ضروری ہوتا ہے وہ پوری آب و تاب سے آپ کی ذات میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔

آپ ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ عالمانہ وقار، صوفیانہ افکار کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا کی خدمت میں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کو بنیاد بنا کر بے شمار سماجی کارنامے انجام دے چکے ہیں۔آپ کے وجود سراپا نور سے مصائب و آلام کے مارے ہوؤں کو سکون ملتا ہے۔ آپ بفضلہٖ تعالیٰ مستجاب الدعوات ہیں۔ ہمیشہ آپ کے پاس مخلوق خدا کا ہجوم رہتا۔ جہاں تشریف رکھتے وہ مقام ہی آستانہ بن جاتا ہے۔علمی کمالات کی طرح آپ کے کشف و کرامات کے واقعات بھی زبان زد عام ہیں۔

حضور خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم مسند کے وارث کی حیثیت سے ان کی دعوت ومشن کے لئے آپ نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ اب تو یہ دعوت ایک تحریک کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ ماشاء اللہ! مشرق و مغرب سے متعلقین و غیر متعلقین لاکھوں مسلمان آپ کی روحانی توجہ، پاکیزہ کردار اور جہدِ مسلسل سے علم وعمل کی سرحدوں پر پہرہ دینے کے لئے تیار ہوگئے ہیں۔

آپ سے منسلک عقیدت مند، علماء اور خلفاء و مریدین آپ کی معیت میں احیائے دین کے لئے ایسے قابل رشک کارنامے سرانجام دے رہے ہیں کہ یگانے اور بیگانے عش عش کر رہے ہیں۔ حاسدین و معاندین کی سازش کے باوجود قافلہ اپنے سالار

نباض ملّت کی قیادت و سیادت میں سوئے منزل رواں دواں ہے۔

قائد تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ

دین اسلام کی روز بروز بڑھتی ہوئی مقبولیت سے پریشان مغرب سے تعلق رکھنے والے بعض شیطان مسلسل تاجدار کائنات، محسن انسانیت ﷺ کے بارے میں منفی پروپیگنڈہ کرنے میں مصروف رہتے ہیں تاکہ سیاسی مغلوبیت سے فائدہ اٹھا کر روحانی اسلام کے غلبہ، فتوحات کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کی جائیں۔ الحمد للہ! ایسا ممکن تھا، ہے اور نہ رہے گا۔ یہ حقیقت ہے کہ اسلام زمانے میں مٹنے کو نہیں آیا۔

گستاخانہ فلم Innocence of Muslims میں بھی ایسی باتیں اس عظیم ترین ہستی سے دنیا کے کمینہ ترین لوگوں نے منسوب کی ہیں جن سے وہ ذات والا صفات بہر حال معصوم و محفوظ تھی۔ اہل ایمان یہ پختہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسلام دشمن جتنی بھی سازشیں کریں وہ محبوب رب کریم ﷺ کی شان کم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپ ہی رفعت شانِ لَکَ ذِکْرَکَ کا تاج پہنے، ختم نبوت کے عالی شان تخت پر جلوہ فرما ہیں۔ کرب و اضطراب کے ان دنوں میں راقم نے ایک ترانہ ترتیب دیا جس کے چند اشعار موقع کے مطابق درج کروں گا۔

غور سے سن لیں اے دشمنانِ دیں
زمیں سے آسمان پر تھوکا جا سکتا نہیں
خائب و خاسر رہیں گے ٹیری و رُشدی
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

گستاخی پہ مبنی تازہ فلم کے منظر عام پر آنے سے اہل اسلام کا شدید غم و غصہ

فطرتی امر بھی ہے اور ایمانی اظہار بھی۔لیکن کسی لحاظ سے بھی جذبات میں آ کر اپنی ہی املاک کو تباہ کرنا اور بے قصور عوام کا جانی و مالی نقصان کرنا جائز نہیں۔ اس توہین آمیز فلم کے موقع پر بھی ہمیشہ کی طرح احتجاجی ریلی کا کامیابی تک جذبات دکھائے جانے لگے۔ جذبات صاف ظاہر ہے ایک وقتی کیفیت ثابت ہوتے ہیں۔

ایسی ہی جذبات و احساسات کے درمیاں ایک دھیمی مگر پر خلوص آواز برطانیہ کی سرزمیں، نور ٹی وی کے ایوان سے بلند ہوئی۔ جس میں بلالی اذان کی تاثیر تھی۔ آؤ تمام کلمہ گو اس موقع پر اکٹھے ہو جائیں تا کہ اغیار کو یقین ہو جائے کہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ پر سب ایک ہیں۔ یہ پرُ تاثیر آواز سجادہ نشین آستانہ عالیہ نیریاں شریف، نقیب عشق مصطفیٰ ﷺ حضور شیخ العالم علامہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی مدظلہ العالی کی تھی جس نے تمام مسالک کے عوام وخواص کے دل و دماغ پر ایسی دستک دی کہ بیداری کی لہر نے سب کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا۔ تمام اکابرین نے حضور شیخ العالمؒ کی قیادت و سیادت میں تحریک کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا۔ قبلہ حضرت صاحب نے محی الدین ٹرسٹ کے زیر اہتمام 6 اکتوبر 2012ء پارلیمنٹ ہاؤس لندن کے باہر 20 ہزار سے زائد مسلمانوں کا پر امن احتجاجی مظاہرہ کیا۔ جس میں تمام فرقوں کی نمائندگی موجود تھی۔ جس کے انتظامات اپنی مثال آپ تھے۔ U.K کے اسلامی چینلز سمیت 18 چینلز نے Live یہ مظاہرہ نشر کیا۔

الحمد للہ! راقم الحروف کو وہاں پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر لاؤڈ سپیکر پہ ظہر کی اذان دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مختلف چینلز نے تبصرہ بھی کیا کہ لاؤڈ سپیکر پہ یہ پہلی اذان ہے جس سے وہاں کے در و دیوار گونج رہے ہیں۔ جب کہ وہاں امامت کی سعادت برادر طریقت علامہ نصیراللہ نقشبندی کو نصیب ہوئی۔

لندن کی سرزمین پہ کیا خوب اژدھام تھا

سب کے لب پہ اُن کے نعرے اور اُن کا نام تھا

لبیک یا نبی ﷺ ہم ہیں تیرے امتی

سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

صاحب نور نے دی نور سے اک صدا

آؤ ملکر سب روکیں بے ادبی کا راستہ

درود پڑھتے آ گئے سب شیعہ اور سنی

سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

برٹش مسلم الائنس قائم کرتے ہوئے عوام الناس کی ذہن سازی کے سلسلے جاری ہیں۔ آئینی اور قانونی جنگ لڑنے کا فیصلہ کیا گیا۔ قبلہ حضرت صاحب نے تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ پیٹیشن (Petitions) سائن کرنے میں دیر نہ کریں۔ تمام مساجد اور دیگر تنظیمیں اس سلسلہ میں اپنی خدمات پیش کر رہی ہیں۔ نگاہ کی بلندی، سخن کی دلنوازی، جاں پرسوزی، کی خداداد صفات والے وجود باجود حضور شیخ العالمؒ کو تمام مسالک کے جید اکابرین اور عوام الناس نے دل و جان سے اپنا قائد تسلیم کرتے ہوئے تحریک آگے بڑھانے کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے وعدے کر رہے ہیں۔ جب کہ میر کارواں پیرانہ سالی کے باوجود عزم و حوصلہ اور ہر قدم صوفیانہ وقار سے اٹھاتے ہوئے اپنے ہدف کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

11 اکتوبر 2012ء آپ ہی وہ پہلے مرد میداں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہائی کورٹ (High Court) لندن میں کیس دائر کیا اور 31 اکتوبر 2012ء حضور شیخ العالم ہی وہ پہلے مسلم لیڈر ٹھہرے جنہوں نے برطانیہ کے پرائم منسٹر ڈیوڈ کیمرون (David Cameron) کے ساتھ علماء اہلسنت کی موجودگی میں جاندار طریقے سے اپنے مؤقف کو بیان کیا۔

آپ نے فرمایا: ''امریکہ کے صدر نے تو اس توہین آمیز فلم پر مذمت کی لیکن آپ نے تو ایسا بھی نہیں کیا ؟'' تو وزیراعظم نے فوراً کہا کہ: میں اس تاخیر سے معذرت کرتا ہوں اور گستاخانہ فلموں کے سد باب کے لئے قانون سازی پر فوری توجہ دینے کا وعدہ کیا۔ ماشاء اللہ! دیگر زبانوں کی طرح وہاں حضور شیخ العالمؒ نے فی البدیہہ انگلش میں گفتگو کر کے حاضرین کو حیران کر دیا۔ میرِ کارواں کا سفر منزل کی طرف جاری ہے۔ اب 12 نومبر 2012ء ہاؤس آف لارڈز (House of Lords) نے تمام مسالک کے علماء کے ساتھ کانفرنس قبلہ حضرت صاحب کی صدارت میں منعقد ہونا طے پا گئی ہے۔ جس میں لارڈز دانشور اور M.P.S شریک ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ عوامی اجتماعات کے سلسلے میں پروگرامز بھی جاری ہیں۔ آپ فکری تربیت میں مصروف ہیں سب اہل ایمان کو قافلہ عشق و محبت میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔

آنے والی ہر ماں بیٹی پردہ دار ہوں
اور سب پیر و جواں بھی خبر دار ہوں
سب نے دینی ہے جہاں میں امن کی اب روشنی
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

آبروئے مصطفیٰ ﷺ پہ جان بھی قربان ہے
ہے یہی دین اپنا اور یہی ایمان ہے
مال و اولاد دیں گے ہم سب خوشی خوشی
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں
اپنا تو تجھ بنا مدنی سہارا نہیں
ہیں تو سب آپ ﷺ کے لاکھ ہم برے سہی
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

سب کے لئے اُن کی رحمت یہ جہاں ہو وہ جہاں
اس لئے پیر و جواں کہتے ہیں سالکؔ یہاں
یا نبی ﷺ مل جائے تیرے در کی چاکری
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

برادران اسلام! گستاخانہ فلم بنانے والے پروڈیوسرز و دیگر نے دنیا وآخرت کی ذلالت خرید لی ہے۔ اب ٹی وی پہ بریکنگ نیوز چل رہی ہے کہ عدالت نے اس کمینہ شخص کو ایک سال کے لئے جیل بھیج دیا ہے۔ ابھی احکم الحاکمین نے ہمیشہ کے لئے جو گستاخوں کو جہنم (جیل) میں داخل کرنا ہے باقی ہے۔ البتہ اس گستاخانہ اقدام سے امت مسلمہ کی توجہ اس عظیم فریضہ کی طرف ہوگئی۔ عرصہ سے ایک سازش کے تحت عام مسلمان جس کی طرف دھیان نہیں دیتا تھا حالانکہ باقی جتنے بھی فرائض ہیں وقت سے مقید ہیں۔ نماز دن میں پانچ بار کوئی سال میں ایک بار اور کوئی زندگی میں ایک ہی بار لیکن نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ادب و احترام زندگی کے ہر لمحہ میں، ہر حال میں فرض ہے۔

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ.

اور آپ (ﷺ) کی بے حد تعظیم وتکریم کرو۔

کا ارشاد گرامی گواہ ہے اور اگر اس فریضہ میں ذرہ برابر بھی کوتاہی ہو گئی تو عمر بھر کا سرمایہ غارت ہو جاتا ہے۔ U.K میں ایک خوبصورت سماں ہے حضور شیخ العالمؒ کی قیادت میں دیگر مسالک کے علماء جن کے اکابرین نے اپنی اپنی کتب میں گستاخانہ جملے استعمال کئے وہ بھی ادب رسول ﷺ احترام رسول ﷺ پہ دھوم دھام سے تقاریر کرتے ہیں، جس سے امت مسلمہ کے ہر فرد کی توجہ اس اہم فریضہ کی طرف ہو گئی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بیکار ہو جائے۔

جہاں نہیں عشق نبی ﷺ اندھیر ہی اندھیر ہے
مسلماں وہ نہیں خاک کا ڈھیر ہے
ضائع کر دیتی ہے پونجی اُن کی بے ادبی
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ
لبیک یا نبی ﷺ آپ کے ہیں امتی
سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ

حضور شیخ العالمؒ کا وجود مقدس انہی پاکان امت میں سے ایک ہے جنہیں بارگاہ رب العزت اور دربار رسالت ﷺ میں قرب وحضور کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ ایسے کارہائے نمایاں ایسے ہی وجود کی برکت سے پایہء تکمیل تک پہنچتے ہیں۔

آباد خدا رکھے ساقی تیرا میخانہ

ایک ہمہ جہت شخصیت

عہد رواں کی یہ بھی ایک خوبی ہے اور بہت بڑی خامی بھی کہ وہ یک چشم ہے۔ اگر کوئی دینی رنگ رکھتا ہے تو دنیاوی آہنگ سے بے خبر ہے۔ کوئی قدیم سے جڑا ہے تو جدید سے کٹا ہوا ہے۔ کوئی خبر رکھتا ہے تو نظر سے محروم ہے۔ کوئی رازی کا فلسفہ جانتا ہے تو رومی کا لہجہ نہیں رکھتا۔ سائنس دان ہے تو مذہب سے لاتعلق۔ دینیات کا عالم ہے تو سائنسی رجحانات سے بیگانہ۔ سیاسیات کا آدمی ہے تو اخلاقیات سے بے خبر۔ معلم اخلاق ہے تو علوم کے نئے آفاق سے نا آشنا۔ یہ حسین امتزاج بہت کم لوگوں کے نصیب میں آتا ہے۔

مگر جب ہم محی الدین اسلامی یونیورسٹی کے چانسلر اور محی الدین میڈیکل کالج جیسے عظیم تعلیمی ادارے کے چانسلر، نور ٹی وی کے ذریعے پوری دنیا میں طریقت اور شریعت کی تعلیم عام کرنے کے علمبر دار اور سینکڑوں دینی اداروں کے بانی و سرپرست حضور شیخ العالمؒ محسنِ ملک و ملت، مظہر فیضانِ قاسم حضرت پیر علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ یہ امتزاجی کیفیت آپ کی ذات میں بدرجہ اتم موجود ہے اور یہ مایہ ناز شخصیت جو صاحبِ علم وحکمت بھی ہے اور پیکر حسن و جمال بھی، جو صاحبِ قلب ونظر بھی ہے اور سراپا شفقت و کرم بھی۔ جو کوہِ حلم و وفا بھی ہے اور بحرِ جود وسخا بھی۔

جسے فطرت نے دانشِ نورانی اور دانش برہانی کی قوتیں بھی عطا کی ہیں اور فکر عجم کے ساز اور ذکرِ عرب کے سوز و گداز سے بھی نوازا ہے۔ جن کے دامن میں عجمی

تخیلات بھی ہیں اور قلب ونظر میں عجمی مشاہدات بھی، جن کے رُخِ زیبا کی زیارت دل میں رب کی یاد کا ذریعہ بنتی ہے۔ آپ علوم عصریہ کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کو عام کرنے کا عزم صمیم رکھتے ہیں۔ اس عزم کی تکمیل کی خاطر آپ نے ایسے بہت سے اداروں کی بنیاد رکھی کہ جن کے فاضلین جہاں ایک ماہر ڈاکٹر اور پیشہ ور ماہر فنون ہوں وہاں ساتھ ساتھ ان کی روحانی تربیت اس انداز سے کی جائے کہ وہ ماہر علوم دینیہ بھی ہوں اور خدمتِ ملت کے جذبے سے سرشار بھی ہوں۔

آپ نے یورپ سمیت دنیا کے بیشتر حصوں میں ایسے اداروں کا قیام عمل میں لایا اور لا رہے ہیں کہ جن میں تربیت حاصل کرنے والا شخص دینِ اسلام کا داعی اور قدیم وجدید کا راز دان ہو گا۔ آپ کی نگاہِ کرم اور آپ کے حکم سے ایبٹ آباد اور مظفر آباد کے سنگم پر ایک عظیم صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کی نگرانی آپ کے مریدِ خاص خلیفہ علامہ مولانا محمد نواز سالک صدیقی ہزاروی خطیب مرکزی جامع مسجد فیضان مدینہ پیٹر برا (انگلینڈ) فرما رہے ہیں۔

وصال پُر ملال

حضور شیخ العالم نقیب اولیاء

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○

() الأنعام، ٦: ١٦٢

’’فرما دیجیے کہ بے شک میری نماز اور میرا حج اور قربانی (سمیت سب بندگی) اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے○‘‘

کے مصداق زندگی گزارنے کے بعد ۳ فروری 2017ء بروز جمعۃ المبارک برمنگھم (برطانیہ) میں محبوب حقیقی کی صدا:

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُo ارْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةًo فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْo وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْo

() الفجر، ۸۹: ۲۷-۳۰

''اے اطمینان پا جانے والے نفسo تو اپنے رب کی طرف اس حال میں لوٹ آ کہ تو اس کی رضا کا طالب بھی ہو اور اس کی رضا کا مطلوب بھی (گویا اس کی رضا تیری مطلوب ہو اور تیری رضا اس کی مطلوب)o پس تو میرے (کامل) بندوں میں شامل ہو جاo اور میری جنتِ (قربت و دیدار) میں داخل ہو جاo''

یہ لبیک کہتے ہوئے آپؒ کی روح مقدس آسمان کی بلندیوں کی جانب پرواز کر گئی۔ مگر خداداد آب و تاب کے ساتھ ظاہری حیات سے بڑھ کر تصرفات و کرامات دکھانے اور فیوضات لٹانے میں مصروف ہیں۔

ماہتاب چھپ گیا پر اُس کی ضیاء باقی ہے
اس بزم عشاق کا اب بھی وہی ساقی ہے

میں قربان اُنھاں تھیں باھو، قبر جنہاں دی جیوے ھو

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسندیدہ بندے کی دیگر علامات کے علاوہ یہ بھی ایک عظیم علامت ہے کہ اُس کے وصال ظاہری کا دُکھ شدّت سے محسوس کیا جاتا ہے۔ اُس کی اِس جدائی پر ہزاروں آنکھیں اشکبار رہتی ہیں۔

حضور شیخ العالمؒ اُن ہی ذواتِ مقدسہ میں سے ہیں جن کی جدائی کا دُکھ بلا تفریق مذہب و مسلک بلکہ ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے مرد و زَن نے شدّت سے محسوس کیا۔ کیونکہ اِس درویش خدا مست نے خدا و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا و

خوشنودی کے لیے سب سے پیار کیا ہے۔ سب کی درمیان خلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبوئیں مہکائی ہیں۔ ہر عمر اور ہر علاقے کے لوگوں نے آپ سے ٹوٹ کر محبت کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی نمازِ جنازہ میں ہزار ہا اہل ایمان نے شرکت کی۔ سینکڑوں علمائے کرام اور مشائخِ عظام شریک ہوئے۔ شاید ہی برطانیہ میں اب اتنی بڑی تعداد کسی کے جنازہ میں شریک ہوئی ہو۔

یہ وہی آسٹن پارک ہے جہاں آپؒ یورپ کا سب سے بڑا جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد فرمایا کرتے۔ آج بھی برطانیہ بھر سے اہلِ محبت اپنے محسن و مربی جس نے دینی، روحانی، سماجی اور سیاسی لحاظ سے ہمیشہ راہنمائی اور پیشوائی کا فریضہ ادا کرتے رہے اُن کی الوداعی زیارت کرنے ہزاروں کی تعداد میں تشریف لائے تھے۔

آج جب آپ کے جسدِ مقدس کی آمد ہوئی تو سٹیج سے آواز بلند ہوئی اللہ ھو اللہ ھو کی صدائیں بلند کریں۔ حضور شیخ العالمؒ تشریف لا رہے ہیں۔ شاید ہی کوئی آنکھ پرنم نہ ہوئی ہو۔ اُن درد بھرے لمحات میں اپنے غم و اَلم کو بیان کرنے کوشش کی گئی۔ آج بھی جب یہ اشعار پڑھے جاتے ہیں تو آنکھیں آنسو بہانا شروع کر دیتی ہیں۔

عشق نبی ﷺ کے جام پلا کر چلے گئے
خوابیدہ بستیوں کو جگا کر چلے گئے
دُکھ بانٹتے سبھی کا ماں باپ کی طرح
دُکھیارے اپنے سینے لگا کر چلے گئے
یورپ کی سر زمیں ہو یا مشرق کی وادیاں
گھر گھر نبی ﷺ کا فیض لٹا کر چلے گئے
سالکؔ وہ گزرے سال بھی لمحوں میں ڈھل گئے

قدموں میں تھا کہ آنکھ ملا کے چلے گئے

باقی رب کے محبوب بندے کی یہ بھی شان ہے کہ بعد از وصال اُس کی یادوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ زندگی بھر محبوب حقیقی کا ذکرِ محبت جاری رکھنے والا وجود پھر غافل و فاجر لوگوں کے روح و دل میں ذکر وفکر کا شعور دینے والا صوفیِ کامل اور عظمت و شانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لاکھوں کے اجتماعات منعقد کر کے کروڑوں انسانوں کے سامنے رفعت شانِ ورفعنا لک ذکرک کا عملی مظاہرہ بار بار کرنے والا عاشق صادق۔

حضور شیخ العالمؒ اُس عظیم المرتبت ہستی کے مالک تھے کہ زمین پر آسٹن پارک میں زائرین و حاضرین اللہ ھو کی صداؤں میں مصروف تھے عین اُسی وقت آسمان پر بادل کے ٹکروں سے اسمِ جلالت اللہ واضح الفاظ میں لکھا نظر آنے لگا۔ جس محبت و پیار سے نیریاں شریف کے آفتاب و ماہتاب نے ذکر و دُرود کی بزم ساری زندگی سجائی رکھی وہ اپنی مثال آپ ہے اور اب تو الحی القیوم ذات کی بندہ پروری اور بندہ نوازی کا اظہار ہو رہا ہے۔

پوری دنیا سے تعلق رکھنے والے سلیم الفطرت اہل اسلام، علماء و مشائخ آپ کی شخصیت اور خدمات کو بڑے ہی مؤثر اور مثبت انداز میں خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ اور آپ کی بے شمار علمی، سماجی اور روحانی کامرانیوں پر سلامِ عقیدت پیش کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

رہ گئی بات آپ سے محبت اور عقیدت کی اُس میں تو کئی سو گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ مرید اور غیر مرید بعد از وصال ہونے والی نوازشات کی الگ الگ داستانیں سنانے میں مصروف ہیں۔ منقبات لکھی پڑھی جا رہی ہیں۔ طلباء آپ کی ذات و خدمات پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ نگر نگر اعراس منعقد کئے جا رہے ہیں۔ اب تو اپنے بیگانے اور یگانے سب اعتراف حقیقت کر رہے ہیں کہ

مسند نشین وسجادہ نشین

حضرات ذی وقار! ہمیشہ سے خدا والوں کے ہاں یہ ریت چلی آ رہی ہے کہ وہ اپنے روحانی ورثے اور جاری مشن کی نگہبانی و ترجمانی کے لیے مولا تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں مانگتے رہتے ہیں کہ اُنھیں صالح، باصلاحیت وارث سے نوازا جائے۔ دیگر دعاؤں کی طرح یہ خاص دعا اپنے خاص وقت اور خاص مقامات پر مانگتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ انھیں وارث عطا کر دیئے جاتے ہیں۔

کرم نوازیوں کا یہ سلسلہ غوث الامت والی نیریاں شریف خواجہ غزنویؒ کے ہاں بھی دکھائی دیتا ہے۔حضور شیخ العالمؒ کی جلوہ گری اِس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ پھر آپ نے جس طرح اُن کی تعلیم و تربیت کے لیے اعلیٰ سے اعلیٰ اہتمام کیا وقت کے جید علمائے ربانی کے ہاں زانوائے تلمذ طے کروائے اور اپنے جمال و جلال کے پیمانے آزماتے ہوئے روحانی تربیت فرمائی وہ اظہر من الشّمس ہے۔ بالکل ویسے ہی پھر حضور شیخ العالمؒ نے بھی اُن کی اداؤں اور دعاؤں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے فیضان و مشن کے وارث کے لیے اقدامات فرمائے۔تعلیم و تربیت کے لیے سختی و نرمی کی اُس کسوٹی کو اختیار کیا گیا جو باصلاحیت وارث کے لیے از حد ضروری ہوا کرتی ہے۔

نیریاں شریف کا آستانہ مجاوروں کا آستانہ نہیں ہے، یہ مجاہدوں کا آستانہ ہے۔ پھر حضور شیخ العالمؒ کی جانشینی کے عظیم منصب پہ جس فرد کو تیار کیا جاتا رہا ہے یہ ایک دو دن کی بات نہیں ہے دعا و نگاہ کے سائے میں اُن کی با ہوش زندگی کے آغاز سے ہی انھیں اس عظیم منزل کا مسافر بنا دیا گیا۔

ابتدائی تعلیم نیریاں شریف میں، مڈل کراچی میں، میٹرک راولپنڈی میں، ایف۔اے، بی۔اے سرگودھا میں، علوم عصری کے ساتھ درس نظامی کے لیے بھیرہ شریف حضور ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کے پاس خاص گزارش کے ساتھ بھیجا گیا کہ اِن پہ خاص نظر اور توجہ رکھی جائے۔

یہی وجہ ہے کہ حضور ضیاء الامتؒ ہمیشہ اُن سے خاص عنایت اور شفقت فرماتے۔ اُن سے بخاری شریف کی عبارت سنتے۔ خاص دعاؤں کے ساتھ خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا کرتے۔ اساتذہ کرام دیگر آستانوں کے صاحبزادوں کے سامنے نیریاں کے اس شہزادے کی قابلیت اور اخلاص و تربیت کی مثالیں دیتے۔

خاکسار کو بھی بھیرہ شریف دارالعلوم میں کچھ وقت ان کی معیت میں گزارنے کی سعادت نصیب رہی۔ بلکہ میری خوش نصیبی کہ جب میں نے بیعت ہونے کے لیے اعظم پور پنڈ دادن خان کا سفر اختیار کیا تو آپ بھی ساتھ تھے۔ جہاں ایمان کے بعد سب سے بڑی سعادت کا شرف حاصل ہوا کہ مرشد کریمؒ نے ہمیشہ کے لیے اِس عصیاں شعار کو اپنے دامنِ کرم میں لے لیا۔

میں اگر تیرا نہ ہوتا سگِ دنیا ہوتا

حضرت قبلہ صاحبزادہ والا شان ڈاکٹر پیر سلطان العارفین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کی طالبانہ زندگی بھی حضور شیخ العالمؒ کی خاص تربیت کے گہرے نقوش سے عبارت رہی۔ روایتی صاحبزادگی کے تمام اثرات دور تک دکھائی نہیں دیتے۔ خلق، ملنساری، سادگی، صبر، برداشت اور علم و تقویٰ کے نور سے مزین و منور سراپا چمکتی دمکتی پیشانی اور میٹھی میٹھی گفتگو ہر ایک کو گرویدہ بنائے رہتی۔ عام طالب علم کے خرچے جتنی رقم دی جاتی۔ انگلینڈ سے حضرت صاحب نے خرچے کے لیے چیک بھیجا تھا وہ بھی 600 روپے سے زیادہ نہ تھا۔ درحقیقت یہ تیاری تھی کہ تو نے اُس فقیر کا جانشین بننا ہے جس کو کروڑوں پونڈز، ڈالرز ملے ہیں لیکن اپنے اوپر ساری زندگی زکوۃ فرض نہیں ہونے دی۔

اُن ہی دنوں انگلینڈ سے مرشد لجپال نے کرم کرتے ہوئے ایک لیٹر مجھے عطا فرمایا۔ دعاؤں کے بعد لکھا تھا: سلطان العارفین کا خیال رکھنا۔ تو ملاقات پہ میں نے عرض کیا کہ: حضور! وہ ہمارا خیال رکھتے ہیں۔ اگر چھٹی لے کر سخت گرمیوں کے دنوں میں دربار شریف حاضر ہوتے تو پوچھا جاتا ہے کہ کیوں آ گئے ہو؟ عرض کرتے ہیں: حضور! کافی عرصہ زیارت نہیں ہوئی تھی۔ فرمایا: اب زیارت ہو گئی فوراً واپس دارالعلوم میں پہنچو تا کہ وقت ضائع نہ ہو۔

جب دوسرے دن پھر کلاس میں موجود ہوتے ہیں غالبًا یہ پہلا سال تھا استاذی المکرّم قبلہ نوری صاحب نے فرمایا: صاحبزادہ صاحب! آپ تو چھٹی لے گئے تھے تو اُنھوں نے ساری بات سنائی تو انھوں نے فرمایا: اب مجھے یقین ہو گیا آپ اب یہاں کی تعلیم ضرور مکمل کریں گے۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی سند فراغت کے ساتھ ہی انھیں عالم اسلام کی عظیم علمی درسگاہ جامعہ الازہر بھیج دیا گیا جہاں سے تخصص فی الحدیث کی سند حاصل کرنے کے بعد وطن واپس تشریف لائے۔

مزید حکم صادر ہوئے۔ پھر نمل یونیورسٹی میں ایم فل اچھے نمبرز میں پاس کرنے پر مرشد کریم نے بہت ہی پیار سے نوازتے ہوئے پی ایچ ڈی کرنے کی طرف اشارہ دے دیا۔ آپ ماشاء اللہ بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ عربی، اردو، انگریزی، پشتو اور پنجابی زبان پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔

یہ بھی ایک بڑی حقیقت ہے کہ زندگی کے اس دورانیے میں بھی مرشد کریمؒ کی خاص تربیت کے حصار میں رہے ہیں۔ ہمیشہ اپنی خواہش و آرزو پر مرشد گرامی کے حکم کو ترجیح دیتے۔ اعراس کے موقع پر چوبیس چوبیس گھنٹے آپ سے لنگر کی نگرانی کی ڈیوٹی لی جاتی رہی۔ آنے والے خاص مہمانوں کی خدمت بھی آپ کے ذمہ رہی ہے۔ لیکن کیا مجال کبھی سستی اور غفلت قریب آئی ہو۔ درحقیقت اس رنگ میں مجاہدہ و ریاضت کی منزل سے گزارا جا رہا تھا۔ بڑی استقامت و ہمت سے یہ کٹھن مراحل طے کر کے مرشدی بارگاہ میں

حاضر رہے اور ہمیشہ اپنے مزاج پر مرشدی راج قائم رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے خاص کرم نوازی کے مستحق ٹھہرے۔ کیونکہ خانقاہی نظام میں فیض کے حصول کے لیے شیخ کامل کے حضور مرنے سے پہلے مرنا پڑتا ہے اور جو ہر حال میں اور ہمہ وقت بارگاہ میں خاک نشین کی حیثیت میں حاضر رہتا ہے اُسی باہمت اور با ادب وجود کو مسند نشین و سجادہ نشین بنایا جاتا ہے۔

حضور خوشبوئے شیخ العالمؒ قبلہ پیر سلطان العارفین صدیقی کو مسند نشینی کی یہ عظیم سعادت آپ نے اپنے وصال با کمال سے 4 سال قبل ہی عنایت فرما دی تھی۔ پھر وقتاً فوقتاً خصوصی ارشادات سے دیگر آستانہ اور اداروں کے معاملات سے آگاہی فرماتے رہے۔ یہ ہیں بھی فرزندِ اکبر! روایت کے مطابق دستار بندی کے وقت سب سے پہلے بھی آپ کی ہی دستار بندی فرمائی گئی۔

یہ بھی حقیقت ہے

ہر جہاں دیدہ اور معقول آدمی اِس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ کسی بھی ادارے کا ڈائریکٹر، تنظیم کا چیئرمین، کالج و یونیورسٹی کا پرنسپل اور ملک کا سربراہ ایک ہی ہو تو نظم ونسق صحیح چل سکتا ہے ورنہ افراتفری یقینی ہے۔ اگر روایتی خانقاہ ہو جہاں صرف سالانہ عرس اور عقیدت مندوں سے نذرانے بٹورنے ہوں پھر تو سب چل جاتا ہے لیکن حضور شیخ العالمؒ کے آستانہ کی خدمات خواہ وہ علمی ہوں، سماجی ہوں یا روحانی ہوں وہ تحریک کی صورت اختیار کر چکی ہیں۔ جس کے تحت میڈیکل کالج، یونیورسٹی، کالجز، ہسپتال، درجنوں دینی ادارے، اسلامی مراکز اور روحانی آستانے ہیں۔

زمینی حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک ہی سجادہ نشین کی قیادت و سیادت میں مرشدی مشن کو آگے بڑھانا از حد ضروری ہے اور اسی میں کامیابی کی ضمانت بھی ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ حضور شیخ العالمؒ نے اپنے قدموں میں بیٹھا کر اپنے ارادت مندوں

کی تربیت فرمائی ہے۔ اس لیے 99 فیصد افرادِ سلسلہ، علماء کرام اور خلفائے عظام نے بغیر کسی تاخیر کے سجادہ نشین حضرت علامہ ڈاکٹر پیر سلطان العافین صدیقی صاحب کو دل و جان سے امین فیضان خواجگان نیریاں شریف تسلیم کرتے ہوئے اُن کی راہنمائی میں مرشدی مشن آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے اور سارے کے سارے اُن کے حکم پر لبیک کہنے کے منتظر رہتے ہیں۔

ماشاء اللہ اُنھوں نے دو چار سالوں میں اپنی خداداد صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ جو ادارے زیرِ تکمیل تھے اُنھیں مکمل فرمایا۔ جو بند تھے وہ عوام الناس کے فائدے کے لیے کھول دیئے گئے۔ پہلے سے جاری اداروں کی مالی معاونت کرتے ہوئے نئے ادارے قائم کیے جا رہے ہیں۔ سب سے مشاورت کرتے ہوئے کامیابی کا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔

المختصر اس کے ساتھ ساتھ بھی متوسلین کی دلجوئی کے لیے والہانہ محبت و شفقت سے پیش آتے ہیں۔ صورت و سیرت میں حضور شیخ العالمؒ کے مظہر دکھائی دیتے ہیں۔ ہمہ وقت بڑی ہمت اور جرات کے ساتھ راہ کی ہر رکاوٹ و گراوٹ کی پرواہ کیے بغیر مجاہدانہ کردار ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ محافل میں نور و سرور، ذات و صفات میں مرشدی خو بھی اور خوشبو بھی۔

مرشدؒ کا جانشین اِک ماہِ مبین ہے
سلطان العارفین تو سلطان العارفین ہے
زندگی گزاری شیخ کے قدموں میں اس طرح
سوچا وہی کیا وہی چاہتے تھے جس طرح
بنایا جو حیات میں مسند نشین ہے
صورت میں اپنے شیخ کے جلوے لیے ہوئے

سیرت میں اُن کے مشن کے جذبے لیے ہوئے
لا ریب بس یہی تو سجادہ نشین ہے
ہیں باطنی تطہیر کے رتبے جنھیں ملے
جن کے لیے ہیں فیض کے سب در کھلے
سالکؔ امانتوں کا یہی تو امین ہے
سلطان العارفین تو سلطان العارفین ہے

الحمداللہ! دس دروسِ مثنوی کی ترتیب بھی ایک خواب کی تعبیر ہے۔ آپ کے حکم پر پیش کیے جا رہے ہیں۔ آیئے! آخر میں ہم صمیم قلب سے بارگاہِ الٰہی میں خواجگان ذی وقار اور حضور شیخ العالمؒ کے وسیلے سے التجاء کرتے ہیں کہ وہ حضور سجادہ نشین کے وجود کو سلامت رکھے اور ہمیں اُن کی راہنمائی میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ ویسین۔

حمد باری تعالیٰ

﴿حمد باری تعالیٰ﴾

سب دا معبود اک اللہ ﷻ اے

او واحد اک ای کلّا اے

جیدی ہر سُو ویکھ تجلّی اے

پڑھو لا الہٰ الا اللہ

اللہ ﷻ مالک کُل جہاناں دا

اللہ ﷻ خالق زمین آسماناں دا

اللہ ﷻ رازق سب انساناں دا

پڑھو لا الہٰ الا اللہ

ایتھے عاجز بنڑ کے رَہ بندیا

ہِک دوجے نال ناں کھہہ بندیا

ہر پل ناں اللہ ﷻ دا توں لے بندیا

پڑھو لا الہٰ الا اللہ

ایتھوں موت نے سانوں لے جانڑاں

جو بنڑیاں ایتھے او ڈہہ جانڑاں

اک ناں اللہ ﷻ دا رہ جانڑاں

پڑھو لا الہ الا اللہ

سوہنڑے نبی ﷺ دی شان نرالی اے
سجدی مونڈھے کملی کالی اے
اللہ ﷻ آپ نبی ﷺ دا والی اے

پڑھو لا الہ الا اللہ

صدیق اکبرؓ یار نے غار والے
جنہاں لٹے نے میلے بہار والے
ہنڑ وی ساتھی او مزار والے

پڑھو لا الہ الا اللہ

اٹھ اللہ ﷻ اللہ ﷻ پکار دلا
وَنج بیٹھ مدینے دربار دلا
نال تیرے غزنوی ؒ سرکار دلا

پڑھو لا الہ الا اللہ

مرشدؒ رکھے صدیقی رنگ میاں
جیہڑا باباجیؒ دی امنگ میاں
اوہدا بنڑ جا مست ملنگ میاں

پڑھو لا الٰہ الا اللہ

سالکؔ بندہ طاعت گزار ہووے
نال مرشد دا وفادار ہووے
تاں اس دا بیڑہ پار ہووے

پڑھو لا الٰہ الا اللہ

﴿لا الہٰ الا اللہ﴾

دل دل سے نکلی یہ صدا، لا الہٰ الاّ اللہ
کلمہ جس نے دل سے پڑھا، لا الہٰ الاّ اللہ

اوّل آخر ہے اللہ ﷻ، باطن و ظاہر ہے اللہ ﷻ
روح نے پکارا الاّ اللہ، لا الہٰ الاّ اللہ

خالق اَرض و سماء ہے وہ ہی، مالک ہر دوسرا ہے وہ ہی
سب پڑھتے ہیں صبح و مسا، لا الہٰ الاّ اللہ

اللہ ھو اللہ پڑھتا جا، نفس و شیطان سے لڑتا جا
قدم قدم پہ یہ کہتا جا، لا الہٰ الاّ اللہ

لا معبود الاّ اللہ، لا مسجود الاّ اللہ
غوث پاکؒ نے ورد دیا، لا الہٰ الاّ اللہ

واحد لا شریک خدا ﷻ، محمد ﷺ خاتم الانبیاء
ضامن تیرے ہیں مصطفیٰ ﷺ، لا الٰہ الاّ اللہ

عرب وعجم سب ایک ہوئے، بد سے جو بد تھے وہ نیک ہوئے
تیرا میرا رشتہ کیا، لا الٰہ الاّ اللہ

سالکؔ اندھیرے سب دور ہوئے، روح و دل پرنور ہوئے
مرشدؒ نے جب ذکر کیا، لا الٰہ الاّ اللہ

﴿مانگ ارے مانگ﴾

یا کافی انت الکافی، لیس الکافی الا اللہ
بخشش کا ہے دروازہ کھلا، مانگ ارے مانگ
کرتا ہے خدا سب کو عطا، مانگ ارے مانگ

ہر رات سر عرش سے آتی ہیں صدائیں
ہے کون کہ جس کی کروں معاف خطائیں
ہے وقت سحر جاگ ذرا، مانگ ارے مانگ

رب داتا حقیقی ہے، ہیں سب پہ عطائیں
نبیوں کے نبی ہر اِک ولی، سب اُس کے گدا ہیں
اُس رب کے حضور سجدے میں جا، مانگ ارے مانگ

ظلم جاں پہ جو کر کے چلے جاتے ہیں مدینے
مٹتے ہیں گناہ اُن کے اور ملتے ہیں خزینے
تو وسیلے سے یہاں اُن کے دُعا، مانگ ارے مانگ

ہر چند بلاؤں نے تجھے خوب ہے گھیرا
سب دُور ہوئے اپنے تنہائی کا اندھیرا
مایوس نہ ہو رب ہے تیرا، مانگ ارے مانگ

مرضوں کی مشقّت سے جو لاچار ہوئے ہیں
اَن جانی مصیبّت میں گرفتار ہوئے ہیں
دیتا ہے وہ ہی سب کو شفاء، مانگ ارے مانگ

دشمن تیرے لا ریب بے باک ہی ٹھہرے
تُو سادہ و بے بس وہ چالاک ہی ٹھہرے
رب دے گا تجھے اُن سے پناہ، مانگ ارے مانگ

سالکؔ سدا رکھنی ہے درِ مولا سے تُو آس
وہ ہی کافی وہ ہی وافی وہ ہی ہوتا ہے تیرے پاس
مرشدؒ یہی دیتے ہیں صدا، مانگ ارے مانگ

﴿سبحان اللہ۔۔۔سبحان اللہ﴾

یا رب دو عالم رب العلیٰ، تری شان علیٰ سبحان اللہ
تو ہی واحد لا شریک الہٰ، تری صفت و ثناء سبحان اللہ

اللہ ﷻ قادر قدرت والا ہے، اللہ ﷻ مالک حق تعالیٰ ہے
ہر چیز ہے دست قدرت میں رب ارض و سماء سبحان اللہ

نہ مثل تری نہ مثال مولا، تری ذات میں ذاتی کمال مولا
ترے بندوں میں تیرا جمال مولا، کیا لطف و عطا سبحان اللہ

تو ہی اوّل ہے تو ہی آخر ہے، تو ہی باطن ہے تو ہی ظاہر ہے
ہر شئے میں تیری جلوہ گری، تو جلوہ نما سبحان اللہ

نبی طالب اور مطلوب بھی ہیں، مشہود بھی ہیں محبوب بھی ہیں
مظہر ہیں تیری صفتوں کے محبوب خدا سبحان اللہ

تیرے عشق میں جو فنا ہوئے، وہ ہی پیشوا جو بقا ہوئے
ہیں مرشدؒ قاسم جلووں کے، بنے جلوہ گاہ سبحان اللہ

تُو ہی داتا سب کا آقا ہے، تُو ہی مولا سب کا ماویٰ ہے
تُو ہی دیتا ہے سالکؔ کو پناہ کیا خوب پناہ سبحان اللہ

﴿ حصہ نعت رسول مقبول ﷺ ﴾

اغثنی یا رسول اللہ ﷺ!

اب ہو جائے مدینے کا نظارہ یا رسول اللہ ﷺ
میں کب دیکھوں ترا روضہ یا رسول اللہ ﷺ
اغثنی یا رسول اللہ ﷺ اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

جو بیتے دن مدینے میں اب اکثر یاد آتے ہیں
بنے پھر کوئی آنے کا چارہ یا رسول اللہ ﷺ
اغثنی یا رسول اللہ ﷺ اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

بہ فضل رب سنورتا ہے جو آتا ہے ترے در پر
سنور جاتا ہے جو تو نے سنوارا یا رسول اللہ ﷺ
اغثنی یا رسول اللہ ﷺ اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

گناہوں کے سمندر میں یہ غوطے کھائے جاتی ہے
مری نیّا کو مل جائے کنارا یا رسول اللہ ﷺ
اغثنی یا رسول اللہ ﷺ اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

سدا ہی بھیک ملتی ہے تری سب آل کا صدقہ
ترے ٹکڑوں پہ ہوتا ہے گزارہ یا رسول اللہ ﷺ
اغثنی یا رسول اللہ ﷺ اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

غریبِ بے نوا ہوں میں تُو سرور دو جہانوں کا
بِنا تیرے نہیں کوئی ہمارا یا رسول اللہ ﷺ
اغثنی یا رسول اللہ ﷺ اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

عمرؓ، صدیقؓ تیرے ہیں علیؓ، عثمانؓ تیرے ہیں
مرا مرشدؒ تیرے در کا دُلارا یا رسول اللہ ﷺ
اغثنی یا رسول اللہ ﷺ اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

قبر میں لاج رکھ لینا تُو اِس سالکؔ صدیقی کی
بَجُز تیرے نہیں کوئی سہارا یا رسول اللہ ﷺ
اغثنی یا رسول اللہ ﷺ اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

﴿اب رات گزرنے والی ہے﴾

ہو جائے کرم کی خاص نظر، اب رات گزرنے والی ہے
اک آس لگی ہے تیرے در، اب رات گزرنے والی ہے

حسنینؓ کے صدقے عید ملے، مجھ عاصی کو بھی دید ملے
خواہ دید عطا ہو لمحہ بھر، اب رات گزرنے والی ہے

ماذون ہو کرم کماتے ہو، جہاں چاہو آتے جاتے ہو
اس محفل سے ہو جائے گزر، اب رات گزرنے والی ہے

اللہ ھو کی صدائیں دیتے ہیں، سوہنا نام بھی دَم دَم لیتے ہیں
شب بھر ہی رہا ہے پیارا ذکر، اب رات گزرنے والی ہے

کبھی نعرے کبھی نعتیں ہیں، تیری شانیں تیری باتیں ہیں
یوں بیت گئے ہیں شام وسحر، اب رات گزرنے والی ہے

جب رات جہاں میں آتی ہے، ساتھ رحمت بخشش لاتی ہے
کہتے ہیں ستارے اور قمر، اب رات گزرنے والی ہے

طیبہ سے ہوا جو آتی ہے، پھر دل کی کلی کھل جاتی ہے
مرشدؒ نے جگایا خود آ کر، اب رات گزرنے والی ہے

نہ جانے بات کب بنتی ہے، نہ جانے رات اب ملتی ہے
ہر رات میں کہتا ہوں رَو رَو کر، اب رات گزرنے والی ہے

جو بھی مانگو رب اب دیتا ہے، اُن کے صدقے میں سب دیتا ہے
اُٹھ سالکؔ اب ہے پچھلا پہر، اب رات گزرنے والی ہے

وہ لوگ سنور جاتے ہیں

دیکھتے دیکھتے وہ لوگ سنور جاتے ہیں
کعبے سے ہو کے جو عاصی تیرے در آتے ہیں

جذبہ حبّ نبی ﷺ اور عشق نبی ﷺ میں رونا
ساتھ سوغات مدینہ لیے گھر آتے ہیں

جو اترتے ہیں میداں میں ناموس نبی ﷺ کی خاطر
کون کہتا ہے وہ یزیدیوں سے ڈر جاتے ہیں

جو بھی دامن طلب لیے جاتے ہیں طیبہ میں
خالی دامن وہاں جاتے ہیں بھر جاتے ہیں

وہ جو پلتے ہیں سرکار ﷺ کے ٹکڑوں پہ غلام
ایسے بندے ہی تو پھر جاں سے گزر جاتے ہیں

خدا دیتا ہے اُنہیں قرب اور نہیں مرنے دیتا
اُلفت سرکار مدینہ ﷺ میں جو مر جاتے ہیں

بدعقیدہ وہاں محروم ہی رہتے ہیں لوگو!
کچھ نہیں ملتا اُنہیں وہ اگر جاتے ہیں

مرشدی فکر و نظر سے جو رہتے ہیں وہاں حاضر
ایسے سالکؔ وہاں جا کے سُدھر جاتے ہیں

غلاموں کو مدینے سے!

تڑپ جب خوب بڑھتی ہے غلاموں کو مدینے سے
طلب پھر خاص ہوتی ہے غلاموں کو مدینے سے

قاسم ہیں وہ جنت کے تو مالک ہیں وہ ﷺ کوثر کے
ملیں جنت کی خوشبوئیں غلاموں کو مدینے سے

خطائیں مٹ ہی جاتی ہیں در دولت پہ آنے سے
بس عطائیں ہی عطائیں ہیں غلاموں کو مدینے سے

کمی کوجھی کوتاہیوں پر وہ پردے ڈال دیتے ہیں
عطا ایسی ردائیں ہیں غلاموں کو مدینے سے

زمانے بھر کے دشمن بھی سدا رُسوا ہوتے ہیں
ملتی وہ پناہیں ہیں غلاموں کو مدینے سے

میرے مرشدؒ کہا کرتے یہاں دل نئے ملتے ہیں
ہوتی یوں شفائیں ہیں غلاموں کو مدینے سے

سدا ہی نور و خوشبو سے وہ سالکؔ مست رہتے ہیں
میسر وہ ہوائیں ہیں غلاموں کو مدینے سے

﴿ہمارا نبی ﷺ﴾

یہ جو نبی ﷺ ہمارا ہے ہم ہیں نعت خواں اس کے
وہ جو دین لایا ہے ہم ہیں پاسباں اس کے

اس دیں کے سب روشن ماہتاب تم سے ہیں
اصحابؓ و عترتؓ بھی آفتاب تم سے ہیں
یہ فلک ملک سارے بحر و بر تمہارے ہیں
آسماں کے سب رستے راہ گزر تمہارے ہیں

یہ جو بنی ﷺ ہمارا ہے ہم ہیں نعت خواں اس کے
وہ جو دین لایا ہے ہم ہیں پاسباں اس کے

اُس زمیں کی مٹی بھی ہے خاک شفاء لوگو
جس زمیں پہ آئے ہیں وہ نور خدا لوگو
یہ دین محمدی ﷺ ہے اس دیں میں بقاء جانو
وقت کے اندھیروں میں اسے اپنی پناہ مانو

یہ جو نبی ﷺ ہمارا ہے ہم ہیں نعت خواں اس کے
وہ جو دین لایا ہے ہم ہیں پاسباں اس کے

بے مثل زمانے میں سرکار ﷺ کی صورت ہے
ہے تفسیر قرآنی سرکار ﷺ کی سیرت ہے
ہم خوب جہاں بھر میں میلاد منائیں گے
ہر حال میں ہر لمحے سیرت اپنائیں گے

یہ جو نبی ﷺ ہمارا ہے ہم ہیں نعت خواں اس کے
وہ جو دین لایا ہے ہم ہیں پاسباں اس کے

زندہ یزیدوں سے سب جان چھڑائیں گے
بن کے حسینی سالکؔ ایمان بچائیں گے
اس راہ محبت پہ سدا قائم رہنا ہے
نام نبی ﷺ پر ہی جینا اور مرنا ہے

یہ جو نبی ﷺ ہمارا ہے ہم ہیں نعت خواں اس کے
وہ جو دین لایا ہے ہم ہیں پاسباں اس کے

آستانہ نبی علیہ السلام

نبی ﷺ کے آستانے جا رہا ہوں
خدا کو پھر منانے جا رہا ہوں

خود جہاں جلوہ نما ہیں اور صدیقؓ و عمرؓ بھی
نبی ﷺ کے اُس ٹھکانے جا رہا ہوں

گناہ گارم و لیکن خوش نصیبم
نصیبہ پھر جگانے جا رہا ہوں

جہاں جانے سے مٹ جائیں خطائیں
وہاں بگڑی بنانے جا رہا ہوں

لکھی تھیں چند چھوٹی سی جو نعتیں
در جاناں سنانے جا رہا ہوں

جہاں روح آ کے دیتی ہے سلامی
آنکھوں کو دکھانے جا رہا ہوں

کہاں عاصی کہاں طیبہ کی وہ گلیاں
نہ جانے کس بہانے جا رہا ہوں

در محبوب ﷺ سے جو دل مجبور تک پہنچے
میں سیج ایسی سجانے جا رہا ہوں

نزع کے وقت آنا حسنینؓ کے نانا
یہی مقصود پانے جا رہا ہوں

بیتے ساتھ مرشدؒ کے جو سالکؔ دن مدینے میں
پرانے دن دوہرانے جا رہا ہوں

❁ ❁ ❁

﴿بہارِ جاں فزا تم ہو﴾

بہاروں میں بہاروں کی بہار جاں فزا تم ہو
پیاروں ماہ پاروں میں حبیب کبریا ﷺ تم ہو

عظمت یکتائی میں خدا کی سب خدائی میں
سیّاح لا مکاں ﷺ تم ہو امام الانبیاء ﷺ تم ہو
طبیب العالمیں آقا ﷺ سراج السالکیں آقا ﷺ
جہاں دل روشن ہوتے ہیں وہ ہی باب شفاء تم ہو

کفر کافور ہوتا ہے اور سینہ پرنور ہوتا ہے
خدا کا قرب جو دیتا ہے وہ ایسے باخدا تم ہو

تو ہی ملجا تو ہی ماویٰ بہ فضل رب تو ہی داتا
شفیع ﷺ عاصیاں تم ہو غموں میں آسرا تم ہو

حلیمہؓ گود میں لے کر سناتی تھی یہی لوری
ہوا جس سے جہاں روشن وہ نور خدا ﷺ تم ہو

پنگھوڑے میں اشارے سے جو قمر کو رقص کروائے
خدا کی کُل خدائی میں ایسے بادشاہ تم ہو

سدا خوشبو باقی ہے جہاں بھر کے گلستاں میں
گل و گلزار ہستی میں گل رعنا تم ہو

سدا جشن بہاراں میں میرے مرشد صدا دیتے
میرے دلبر ﷺ میرے آقا ﷺ میرے رہبر ﷺ مولیٰ تم ہو

﴿اِس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے﴾

جو خدا سے وہ رتبے نبی ﷺ کو ملے
نہ کسی کو وہ دے نہ کسی کو دیئے
ہیں وہ ہی مجتبیٰ ﷺ اور وہ ہی مصطفیٰ ﷺ
اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے

سارے نبیوں کا سرور ﷺ بنایا گیا
تاج ختم نبوت سجایا گیا
وہ ہیں خیرالوریٰ ﷺ خاتم الانبیاء ﷺ
اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے

جنہیں حرم نبی ﷺ سے ردائیں ملیں
ساری امت کی بے مثل مائیں بنیں
وہ خدیجہؓ، حفصہؓ یا ہوں عائشہؓ
اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے

وہ علی مرتضیٰؓ، سیدہ فاطمہؓ
وہ امام حسینؓ اور حسنؓ مجتبیٰ
یہ جو آلِ نبی ﷺ ہیں آل عبا
اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے

اَلاتَقیٰ و یَرضیٰ ہے قرآنی صدا
جس کو ذاتِ نبی ﷺ نے مصلّٰی دیا
ہیں وہ افضل تریں بعدِ انبیاء
اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے

فاروق عمرؓ مولا دے دے مجھے
ترے دیں کو جس سے عزت ملے
جو مرادِ نبی ﷺ ہیں نبی ﷺ کی دُعا
اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے

دوہرے داماد حضرت عثمانؓ بھی
ہیں خلیفہ بھی جامع قرآن بھی
پیکر علم و حکمت جُود و سخا

اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے

ولیوں کے ولی ہیں مولا علیؓ
پنجتن کے گھرانے کی روشن گلی
بہ اذن خدا ہیں وہ مشکل کشا
اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے

جو دیکھے نبی ﷺ کو صحابیؓ بنے
اور جو دیکھے صحابیؓ وہ تابعیؒ بنے
بوہریرہؓ و سفیانؓ یا ہوں معاویہؓ
اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے

حبِّ نبی ﷺ میرا ایمان ہے
اہل بیتؓ، صحابہؓ میری شان ہے
میرے سالکؔ صدیقی ہیں پیشوا
اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے

مناقب خواجگان عظمت نشان

﴿نیریاں والے پیر﴾

جگ میں چرچا خوب مچا ہے نیریاں والے پیر کا
ولیوں میں کیا نام بجا ہے نیریاں والے پیر کا

نوری مکھڑا نور کا ہالا، سارا سراپا برکت والا
زلف مبارک آنکھ مستانی، جبہ دستار اور دوشالہ
سجادہ نشیں دیکھو دولہا بنا ہے نیریاں والے پیر کا

قادری چشتی سہروردی آئے، نقشبندی ہیں رنگ جمائے
شاہ جیلانیؒ، پیر ثانیؒ، بابا قاسمؒ ہیں کرم کمائے
مدینے سے سوغاتیں لے کر قبلہ عالمؒ خود ہیں آئے
کس شان سے دیکھو عرس بپا ہے نیریاں والے پیر کا

بدعقیدگی، جہالت ہیں یہ وبائیں، جن کا علاج ہے
درسگاہیں
آؤ مل کر سارے بنائیں اور اپنی اولادیں خوب
پڑھائیں

سب کو یہ پیغام ملا ہے نیریاں والے پیر کا

دکھیارے، مصیبت مارے اپنے پاس بٹھاتے یہ
ہیں
علم کے موتی عشق کے ہیرے صبح و شام لُٹاتے یہ
ہیں
بن کے پاک وسیلہ سالکؔ، رب رسول ملاتے یہ
ہیں
تو بھی بن جا سچا منگتا نیریاں والے پیر کا

آستاں کتنا حسیں ہے، پیر محی الدینؒ کا

آستاں کتنا حسیں ہے پیر محی الدینؒ کا
نام کتنا دل نشیں ہے پیر محی الدینؒ کا

قطب عالمؒ، شیخ کاملؒ، نائب غوث الوریٰؒ
چرچا یوں روئے زمیں ہے پیر محی الدینؒ کا

قاسمؒ فیض نبوت کی ہے جن پہ سب عطا
اور ساقی نظام الدیںؒ ہے پیر محی الدینؒ کا

نیریاں کا ذرّہ ذرّہ نور سے بھرپور ہے
آستاں خلدِ بریں ہے پیر محی الدینؒ کا

آفتاب علم و حکمت اور لاثانی ولی
جانشیں علاؤالدیں ہے پیر محی الدینؒ کا

پَرتَوِ قبلہ عالمؒ اور نقیب اولیاء
وہ مظہر صدق و یقیں ہے پیر محی الدینؒ کا

علم کی شمعیں جلاؤ اور گرتوں کو اٹھاؤ
بس یہی پیغام دیں ہے پیر محی الدینؒ کا

بالیقیں سالکؔ ہے تو اک دن نوازا جائے گا
فیض جاری بالیقیں ہے پیر محی الدینؒ کا

پیر زمانے دا

ساڈا نیریاں والا پیر پیر زمانے دا　　سوہڑاں کامل مرد فقیر پیر زمانے دا

علم تے عرفاں دا مسکن اوتھے،　　غزنویؒ غوث دا مدفن جتھے
سوہڑاں وسدا وچ کشمیر، پیر زمانے دا

قال تے حال جمال نوں ویکھو　　جبہ، دستار، رومال نوں ویکھو
قبلہ عالمؒ دی تصویر، پیر زمانے دا

راز حقیقت خوب سنڑ اوے،　　نالے دل دے اجڑے باغ وساوے
جدوں کرے سوہڑاں تقریر پیر زمانے دا

جاں جاں باطل زور دکھاوے　　شان نبی ﷺ دے ایہہ جھنڈے لاوے
حق دی اے شمشیر، پیر زمانے دا

ماہر طب دے، تے عالم بنڑھائے　　نور ٹی وی تے جگ نوں پڑھائے
کِتی کیسی سوہڑی تدبیر پیر زمانے دا

اپڑاں آپ لٹائی جاوے　　رب رسول ﷺ منائی جاوے
اے رب دا سچا فقیر پیر زمانے دا

سائل جے دکھیارا آوے روندا آوے ہسدا جاوے
سونڑاں بدل دیوے تقدیر پیر زمانے دا

سالکؔ شکر خدا دا تو کر ہونڑ نالے جی تے قدماں وچ مر
تینوں ملیا صدیقی پیر پیر زمانے دا

﴿اِک دُھوم مچی ہے﴾

سرکار شیخ عالمؒ کی اک دُھوم مچی لوگو!
یادوں کی محفل بھی کیا خوب سجی لوگو!

صورت بھی جمالی ہے اور سیرت بھی نرالی ہے
لا ریب ولی اللہ کہتے ہیں سبھی لوگو!

غوث اعظمؒ سے ملتا ہے اعزاز نیابت کا
دنیائے ولایت میں قسمت کے دَھنی لوگو!

وہ قادری چشتی ہیں نسبت میں صدیقی ہیں
چادر نسبت کی ہے سر پہ تنی لوگو!

محفل میں جو رقّت ہے اور محفل میں جو رونق ہے
یوں لگتا ہے محفل میں وہ آئے ابھی لوگو!

ادائیں مرشدؒ کی جن میں ہیں نظر آتیں
پیر سلطاں کو مرشدؒ سے مسند یہ ملی لوگو!

قبلہ عالمؒ کا مسکن ہے بابا قاسمؒ کا درشن ہے
ہے سالکؔ بھی اس در کا اک ادنیٰ کمی لوگو!

❁ ❁ ❁

نظارا میرے پیر دا

ٹھنڈ سینے پاوندا جے نظارا میرے پیر دا
شالا رہوے وسدا دوارا میرے پیر دا

غزنویؒ فیض دے میخانے کھلے ہوئے نے
کرماں والے لیندے نے ہنڈھارا میرے پیر دا

عشق نبی ﷺ بناں رب نئیوں ملدا
زاہدو سُنڑ لو اے نعرہ میرے پیر دا

محبت خدا دے لئی اے ملدے آونڑ والے نوں
اس لئی ہر اک جانڑے او پیارا میرے پیر دا

نور جا کے نور نوں گھر گھر ونڈدا
تھاں تھاں ویکھو چمکارا میرے پیر دا

دین دُنیا دے علم اوتھے نال آدابِ صوفیاء
نور نبی دا ونڈے ہر اک ادارہ میرے پیر دا

حاسداں نماڑیاں نے سڑدیاں رہنڑا اے
اوج تے رہنڑا سدا تارا میرے پیر دا

سالکؔ ساری دنیا نوں مُڑ مُڑ سنڑاندا اے
میرے لئی کافی اے سہارا میرے پیر دا

﴿ساڈے پیر دی ہر دَم خیر ہووے﴾

ساڈے پیر دی ہر دَم خیر ہووے
بھانویں لکھاں کروڑاں دا وَیر ہووے
قافلے دے ہتھ نال عقیدت گلیا جو نذرانہ ویکھو
باباجیؒ لجپالی کر دیاں موہڑہ شریف بلانڑاں ویکھو
مرشد دا نوری مکھڑا تک کے اپنا آپ لٹانڑاں ویکھو
باراں سال مشقت کر کے روحانی رُتبے پانڑاں ویکھو
سینے لا کے غوث بنڑا کے باباجیؒ دا فرمانڑاں ویکھو
جا بچیا آوے ساری دنیا جتھے تیری ہونڑ ٹھہر ہووے
ساڈے پیر دی ہر دَم خیر ہووے
بھانویں لکھاں کروڑاں دا وَیر ہووے
نیریاں شریف دی لبستی یارو، غوث الامتؒ دی ہستی یارو
ذکر و دُرود دی مستی یارو، ہر دَم خدا پرستی یارو
روضہ پاک تے سوہنڑی مسجد، کالج تے یونیورسٹی یارو
جنگل دے وچ رونق ویکھو جیویں ولیاں دا شہر ہووے
ساڈے پیر دی ہر دَم خیر ہووے
بھانویں لکھاں کروڑاں دا وَیر ہووے

پیر صدیقیؒ محبوب ربانی، سوہنڑی سیرت صورت نورانی
مرد کامل پیر لاثانیؒ، قبلہ عالم دے دل دا جانی
ہر دَم جس تے سایہ رکھدے، قاسمؒ و زاہدؒ غوث جیلانیؒ
جس تھاں سوہنڑاں جلوہ رکھے، اُتھے رحمت دی لہر ہووے

ساڈے پیر دی ہر دَم خیر ہووے
بھانویں لکھاں کروڑاں دا وَیر ہووے

اپڑاں آپ لٹائی جاندے، رب رسول منائی جاندے
حضرت جیؒ نال کیتے ہوئے وعدے سارے نبھائی جاندے
دکھیارے تے مصیبت مارے اپڑیں کول بٹھائی جاندے
درد منداں نوں ایہ سینے لاونڑ، اپڑاں ہووے یا غیر ہووے

ساڈے پیر دی ہر دَم خیر ہووے
بھانویں لکھاں کروڑاں دا وَیر ہووے

ولی اللہ تے دشمن رب دے اَزلاں توں ٹکراوندے ویکھے
بدعقیدہ سنُّی بن کے نمازاں وی پڑھاوندے ویکھے
جادو گر روپ پیری وچ جادو گری چلاوندے ویکھے
جادوگراں نوں رب دیاں ماراں رب دا انھاں تے قہر ہووے

ساڈے پیر دی ہر دَم خیر ہووے
بھانویں لکھاں کروڑاں دا وَیر ہووے

سالکؔ پیر دا نام بھی سوہنڑاں، اُچا مقام تے کام بھی سوہنڑاں

صاحب صدق و صفا دی خاطر، قاسمؒ دا دتا جام بھی سونڑاں
مظلوماں، مجبوراں تائیں، بنڑایا جو پلیٹ فارم بھی سونڑاں
صدیقی کارواں دے لئی اللہ دا انعام بھی سونڑاں
محی الدینؒ دے سارے مشن آب حیات دی نہر ہووے

ساڈے پیر دی ہر دَم خیر ہووے
بھانویں لکھاں کروڑاں دا وَیر ہووے

﴿اے میرے خواجہ نیریاں والے﴾

اے میرے خواجہ نیریاں والے
منگتے تمہارے تیرے حوالے
اللہ نے تجھ پہ کرم کمایا، نبی پاک ﷺ نوری رنگ چڑھایا
قاسمؒ پیر نے خوب نبھایا، پیاروں کا صدقہ ہمیں تو نبھالے
اے میرے خواجہ نیریاں والے
نفس و شیطان ہیں ویری ہمارے، دشمن ہو گئے بغض کے مارے
جیون بیتا تیرے سہارے، پہلے بچایا تھا اب بھی بچا لے
اے میرے خواجہ نیریاں والے
دور سے در پہ آئے ہوئے ہیں، اُجڑے دل بھی لائے ہوئے ہیں
دَرد و اَلم کے ستائے ہوئے ہیں، ڈوبتی نیّا پار لگا لے
اے میرے خواجہ نیریاں والے
علم کے دیپ جلائے گئے ہیں،عشق کے موتی لٹائے گئے ہیں
ہر سو جلوے پھیلائے گئے ہیں، تیرے نائب کے سب یہ اُجالے
اے میرے خواجہ نیریاں والے
دید تیری ہے دید ہے رب کی، تیرا درشن عید ہے سب کی

آرزو سالکؔ نہ جانے کب کی، مرشدؒ کا صدقہ پردہ اٹھا لے

اے میرے خواجہ نیریاں والے

سوہنے مرشدؒ اللہ رکھے چمن تیرے آباد

سوہنے مرشدؒ اللہ رکھے چمن تیرے آباد
چمن تیرے آباد سدا، ہر دَم رہیں آباد

ساتھی تیرے مشن میں تیرے ہر دَم رہیں وہ شاد
ہر دَم رہیں وہ شاد سدا، ہر دَم رہیں وہ شاد

صورت تیری سیرت تیری، تیری ہے ذات پیاری
ہر ہر سخن مبارک تیرا، تیری ہے بات نیاری
جب تک ہم ہیں دنیا اندر، ہم رکھیں گے یاد
ہم رکھیں گے یاد سدا، ہم رکھیں گے یاد

فکر و نظر سے ظاہر و باطن، سب کے ہیں سنوارے
نگر نگر میں تو نے بنائے، کیا ہی خوب ادارے
تو ہی مرشدؒ تو ہی رہبر، تو ہی ہے اُستاد
تو ہی ہے استاد سدا، تو ہی ہے استاد

حبّ خدا میں رشتے جوڑے، اور سب سے خوب نبھائے
دل دل میں عشق نبی ﷺ کے، تو نے دیپ جلائے
نسبت اور محبت والے سب تیری اولاد
سب تیری اولاد سدا، سب تیری اولاد

علم و حکمت وعظ و نصیحت، آپ کے خاص شعار
خاص و عام کو قرب میں ملتے خاص توجہ پیار
الا اللہ کی لگتیں ضربیں عرس ہو میلاد

حبّ خدا اور عشق نبی ﷺ ہے ایمان کی جان
اہل بیتؓ، صحابہؓ سارے ہیں ہماری شان
گونج رہے ہیں ہر سُو جانب آپ کے ارشاد
آپ کے ارشاد سدا، آپ کے ارشاد

فیض و مشن کے وارث ترے پیر سلطان صدیقی
عزم و ہمت میں رکھتے ہیں وہ برہان صدیقی
جن کی زیارت کر کے سالکؔ کرتے ہیں تجھے یاد سدا
کرتے ہیں تجھے یاد سدا، کرتے ہیں تجھے یاد

❁ ❁ ❁

تیرا وسدا رہوے دربار نیریاں والڑیا

تیرا وسدا رہوے دربار نیریاں والڑیا
تیری اُچی سُچّی سرکار، نیریاں والڑیا

خُلق نبی ﷺ تے رب دے جلوے ملدے نیں
جیہڑا پاوے تیرا دیدار، نیریاں والڑیا

فانی لے کے تے باقی دیوا دیویں
اے وکھرا تیرا کاروبار، نیریاں والڑیا

عشق نبی ﷺ جیہڑے جگ وچ ونڈدے نیں
انہاں عاشقاں دا سالار، نیریاں والڑیا

میرانؒ دے دربارے فر کال وی مل جاندی
جدوں جوڑ دیوں تو تار، نیریاں والڑیا

غوث پاکؒ تے باباجیؒ، داتاؒ ہند ولیؒ
سارے ولیاں دا دلدار، نیریاں والڑیا

کرماں والے دید دی پیاس بجھاوندے نے
ہونڑ ساڈھا وی سینہ ٹھار، نیریاں والڑیا

جادوگر فر منہ لکاوندے پھر دے نیں

جدوں پے جاندی تیری مار، نیریاں والڑیا

علم و امن تے حکمت ساڈھا ورثہ اے

تیرے نور ٹی وی دی پُکار، نیریاں والڑیا

لکھاں نیں تیرے در تھیں شفاواں پایاں نیں

اوہ سن سالکؔ جیئے بیمار، نیریاں والڑیا

مرشد مرشد بول اے بندیا

مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول
مرشد سوہڑاں رب دا جلوہ مرشد تیرے کول
مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

نوری مکھڑا نور دا ہالا، سارا سراپا ہی برکت والا
زلف مبارک اکھ مستانی، کیڈھا سوہڑاں ڈھول
مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

صورت تے شریعت دا پہرا، طریقت دا سنہڑے پایا سہرا
سیرت سوہڑی نبی ﷺ دا اسوہ، اے ہستی انمول
مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

اعلیٰ اصول تے ضابطے والا، کاملاں دے نال رابطے والا
ہر دَم جس تے غوثؓ دا سایہ، دل دیاں اکھیاں کھول
مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

اپڑاں آپ لٹائی جاوے، رب رسول منائی جاوے
تھاں تھاں لگیاں رونقاں، تک لے بھاویں کر پڑچول
مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

عاشق جتھے ڈیرے لاؤندے، حاسد اُتھے فتنے اُٹھاؤندے
نصیب سڑاجے کوئی ملے تینوں، پڑھ لیا کر لاحول
مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

جے تو چاہویں قرب ربانی، چُم مرشد دیاں تلیاں
چھوڑ تکبر بنڑ جا منگتا، بولی مرشد والی بول
مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

باباجیؒ تے قبلہء عالمؒ داتاؒ خواجہؒ غوث الاعظمؒ
سالکؔ خالی کاسے پرسن، سِدھا رکھیں کشکول
مرشد مرشد بول اے بندیا مرشد مرشد بول

شالا رہوے وسدا میخانہ میرے پیر دا

جگ نالوں وَکھرا آستانہ میرے پیر دا
تائیوں گیت گاندا اے زمانہ میرے پیر دا

غزنوی غوث دے جام جتھے چل دے
لکھاں لوکی جنہاں دے دوارے اُتے پل دے
شالا رہوے وسدا میخانہ میرے پیر دا

نوری نوری مکھڑے وچ جلوے سوہڑی ذات دے
دلاں تے اثر ہوندے جیدی ہر بات دے
جہڑا ویکھے بنڑدا دیوانہ میرے پیر دا

روح دے بیمار جہڑے ایتھے ایڈمٹ ہوندے
او ہی فر حکیم بنڑن جو نظر نال فٹ ہوندے
نیریاں چہ کھلا اے دواخانہ میرے پیر دا

علم تے عرفان دے ادارے بنڑ گئے نیں
غریباں لئی خود ہی سہارے بنڑ گئے نیں
فقر دا اے وَکھرا پیمانہ میرے پیر دا

شان میرے نبی ﷺ دی عرشاں توں بلند اے
بے ادب گستاخاں دے منہ کرو بند اے
گونجیاں ایواناں وچ ترانہ میرے پیر دا

خیر ہووے سوہنڑے دی اے سب دا عریضہ اے
مرشد مرشد کہنڑا اے تے سالکؔ دا وظیفہ اے
سینیاں نوں ٹھار دیوے مسکرانا میرے پیر دا

خیرات مدینے کی

نیریاں میں بٹتی ہے خیرات مدینے کی
رہتی ہے وہاں ہر دَم گل بات مدینے کی

قبلہ عالمؒ کا شہزادہ ہے ساقی میخانہ
ہوتی ہیں سدا ان پہ عنایات مدینے کی

کیا سیف نگاہی ہے جس پہ وہ نگاہ ڈالے
بس جاتی ہے اس دل میں اک ذات مدینے کی

آتے ہیں تہی دامن جو جھولیاں پھیلائے
لے جاتے ہیں بھر بھر کے برکات مدینے کی

رحمت کے آوازے ہیں کئی نکھے نوازے ہیں
لے جاؤ طلب گارو سوغات مدینے کی

غزنویؒ کا دوارہ ہے کیا خوب نظارہ ہے
رحمت کا فوارہ ہے برسات مدینے کی

مرشد کی معیت میں جو سالکؔ نے گزاری تھیں
دن ہی ہوتا تھا ہر رات مدینے کی

علاؤالدینؒ ولیوں میں

علاؤالدین ولیوں میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں
جو اپنے نام کی مانند فکر و کام رکھتے ہیں

فرمایا غوث الامتؒ نے مری چابی انھیں دے دو
ولایت کے خزانوں کا یہ اذنِ عام رکھتے ہیں

خدا کا قرب ملتا ہے اور محبت کملی والے ﷺ کی
بدل دیتا ہے تقدیریں وہ ایسا جام رکھتے ہیں

دوارے پہ لگا رہتا ہے میلہ آنے والوں کا
سب ہی فیض پاتے ہیں فیض عام رکھتے ہیں

دُکھیارے کو ملتی ہیں شفائیں بھی عطائیں بھی
بھرے دامن سوالی کا یہ وہ انعام رکھتے ہیں

میخواروں کی جھرمٹ میں شب کو دن بناتے ہیں
سحر سے بھی جو روشن ہو ایسی شام رکھتے ہیں

گرتے کو اٹھا دینا اجڑے کو بسا دینا
یہ سالکؔ اپنے منگتے کو ہمیشہ تھام رکھتے ہیں

﴿میرے مرشدؒ میری سرکار﴾

میرے مرشد میری سرکار علاؤالدین صدیقی
میرا سینہ وی ہوئڑاں اے ٹھار علاؤالدین صدیقی
لکھاں دل تڑپدے نیں تیری دید الفت لئی
تو ہی دلبر تو ہی دلدار علاؤالدین صدیقی
عصیاں دے سمندر وچ ایہ غوطے پئی کھاندی اے
ڈبی بیڑی میری وی تار علاؤالدین صدیقی
غماں دے ماریاں دے لئی ایہ سکھ دا سائیاں تو ایں
ہے ساڈھا ملجا و غمخوار علاؤالدین صدیقی
نسبت دی لڑی جیہڑی ملدی جا کے میراں نال
او ٹُٹی جوڑ دے تو تار علاؤالدین صدیقی
نبی ﷺ دی عزت و ناموس دے جتھاں جھنڈے اٹھائے نیں
اونھاں دا قافلہ سالار علاؤالدین صدیقی
مدینے وچ جو دن گزرے او بہتے یاد آوندے نیں
لے جا سالکؔ نوں فر اک وار علاؤالدین صدیقی

جگ تے دُھماں پیاں

سارے جگ تے دھماں پیاں سوہنڑے غزنویؒ سرکار دیاں
ولیاں وی شاناں دسیاں سوہنڑے غزنویؒ سرکار دیاں
مدنی بغدادی اشارہ پایا قاسم موہڑویؒ کول بلایا
مرشد نظام الدینؒ دا دِتا سرہندیؒ اک جام پلایا
پیر زاہدؒ آکھے جھنڈا لا کے کیا باتاں دربار دیاں
اوہ وادی اے کرماں والی وسے جتھے نیریاں دا والی
سوہنے صدیقی باغے دا اللہ آپ بنڑایا مالی
روضے پاک تے ہر دم وسدیاں بارشاں نور انوار دیاں
نوری مکھڑا نور دا ہالا سارا سراپا ہی برکت والا
زُلف مبارک اَکھ مستانی جبہ دستار دوشالہ
انج تے ٹوپی سوہنڑی لگدی کیا شاناں دستار دیاں
حال جمال دا مظہر بنڑایا اپڑاں جانشین
صورت نوری سیرت نوری اسم علاؤالدین
لکھاں دلاں دی دھڑکن نئیں ریساں اس سالار دیاں
سالکؔ تے اوکھا ویلا آیا غزنویؒ غوث نے کرم کمایا

رب دی دتی طاقت ویکھی ہر بلا نوں دور ہٹایا
سردے سائیں سرتے آکے رکھیاں لجّاں لاچاردیاں

﴾گلاں نیریاں والے پیر دیاں﴿

آؤ سیو رل کریئے گلاں نیریاں والے پیر دیاں
دھماں دھمیاں چار چوفیرے غزنی تے کشمیر دیاں
عشق نبی ﷺ دے جام پلاوے ہر دَم اللہ اللہ پڑھاوے
مٹھّیاں مٹھّیاں سوہنڑیاں گلاں دلاں نوں جا چیر دیاں
نوری مکھڑا نور دا ہالہ سارا سراپا ہی برکت والا
لکھاں دلاں تے پیئاں چھکاں اس نوری تصویر دیاں
غزنویؒ جاؤ ہونڑ اپنے ڈیرے خلقت آوے جھتے چار چوفیرے
دنیا ساری دیندی گواہی باباؒ دی تعبیر دیاں
غزنوی غوثؒ نے کرم کمایا مرشد میرے نوں سینے لایا
اپڑیں ہتھیں چابیاں دتیاں ولایت دی جاگیر دیاں
علم و ادب دے دیپ جلائے درد منداں دے درد ونڈائے
ساری دنیا خیراں منگے سالکؔ تیرے پیر دیاں

❁ ❁ ❁

عشق کے گلشن کھلائے پیر علاؤالدینؒ نے

عشق کے گلشن کھلائے پیر علاؤالدین نے
فیض کے دریا بہائے پیر علاؤالدین نے
دنیا داری مئے نوشی میں جو سراپا غرق تھے
خواب غفلت سے جگائے پیر علاؤالدین نے
راہ بھٹکے منزل اٹکے بامراد ہو گئے
مثنوی کے درس سنائے پیر علاؤالدین نے
حبّ خدا عشق نبی ﷺ سے دل منور ہو گئے
جام نظروں سے پلائے پیر علاؤالدین نے
میلاد نبی ﷺ یاد نبی ﷺ اصحابؓ و آلؓ نبی
عشق نبی میں سب بلائے پیر علاؤالدین نے
غریب مکاں پانی کو ترسے فیض مرشد واں جابر سے
پانی کے چشمے چلائے پیر علاؤالدین نے
روتی ہوئی آئی مائیں نسل نو کیسے بچائیں؟
دیپ علم کے جگائے پیر علاؤالدین نے
حبّ نبی ﷺ ادب نبی ﷺ ان کے بناں منزل نہیں

نور سے خطبے سنائے پیر علاؤالدین نے
کس قدر نہ جانے سالکؔ با نصیب ہو گئے
تجھ جیسے لاکھوں نبھائے پیر علاؤالدین نے

جیوے میرا پیر سوہناں

جیوے میرا پیر سوہنڑاں سوہنڑاں مکھڑا نورانی اے
نیریاں والے دی ساری دنیا دیوانی اے

جیوے میرا پیر سوہنڑاں وا کرم دی چلدی اے
غزنویؒ لنگر تے ویکھو دنیا پلدی اے

جیوے میرا پیر سوہنڑاں باباؒ کرم کما گئے نیں
اپڑیں شہزادے نوں شیخ العالم بنا گئے نیں

جیوے میرا پیر سوہنڑاں پھل قدماں توں وارے نیں
قدماں چوں نہ اٹھیو انھاں ڈبے ہوئے تارے نیں

جیوے میرا پیر سوہنڑاں کی فکر سالکؔ اے
رب رسول ﷺ تیرا نالے مرشد مالک اے

مرشد پاکؒ کی آمد کے موقع پر

ماھیے

آسمانی مینہ وریا

مرشد دی نظر جس تے   سوں رب دی او ہی تریا

دودھ کڑیا ڈُل جاندا

بے وفا مرشد دا   ککھاں وانگوں رُل جاندا

اے سودا نصیباں دا

پیر صدیقی سوہڑا   لجپال غریباں دا

سوہنا مکھڑا نورانی اے

نیریاں والی دی   ساری دنیا دیوانی اے

پھل قدماں توں وارے نیں

قدماں چوں نہ اُٹھیو   انھاں ڈبے ہوئے تارے نیں

دکھ اوکھاں دے مُک جاندے

جیہڑے سوہنے مُرشد دے   دامن وچ لُک جاندے

ڈھیرے عاشقاں نے لائے ہوئے نیں

نیریاں تو نیریاں والے   اج محفل وچ آئے ہوئے نیں

کوئی شربت کھنڈ دا اے

سراپا مرشد دا   پیا نور ونڈدا اے

مالکاں آپ بلائے ہوئے نیں

نیریاں وچ نیریاں والے   اَج کرم کمائے ہوئے نیں

رحمت دا اِشارا اے

سالکؔ لئی کعبے وانگوں   مرشد دا دوارا اے

کیا ہی کرم ہے

کیا کرم ہے کیا بتائیں غزنویؒ سرکار کے
چاہنے والے من کی پائیں غزنویؒ سرکار کے
اللہ اللہ اپنے کرم سے بھر دیتا ہے ان کی جھولیاں
جو بھی بن کے منگتے آئیں غزنوی سرکار کے
اولیائے کاملیں سے جو پوچھیں کامل کا پتا
وہ پکڑ قدموں میں لائیں غزنوی سرکار کے
پاک و عرب، یورپ و کشمیر اور افغان کیا
سب کے سب قدموں میں آئیں غزنوی سرکار کے
اللہ اللہ کا ہے ورد اور نفی اثبات کا
جانشیں وہاں خود پڑھائیں غزنوی سرکار کے
سائبانِ نور بن کر آتے وہاں ہیں اولیاء
مستانے جہاں محفل سجائیں غزنوی سرکار کے
سیدی و مرشدی غزنوی و موہڑوی
خادم سب نعرے لگائیں غزنوی سرکار کے
مرشدی لجپال صدیقی جنہیں ریفر کریں
سالکؔ وہ ہی نبھائے جائیں غزنوی سرکار کے

صدیقی فیضان

پیر صدیقی کا فیضان ہے فیضان
منکر تیری مرضی ہے کہ تو مان

حق سچ کے جو دشمن ہیں کرتے ہیں مکاری
بہروپئے بن بن کے پھیلاتے ہیں ہیں بیماری
آ کے تیرے ''نور'' نے بچایا ہے ایمان
اے پیر صدیقی تیرا فیضان ہے فیضان

فرمان یہ حق کا ہے کہ بیٹی ہے رحمت
پر دین سے دوری ہو تو بن جاتی ہے زحمت
اک آس ہے والد کی، کہ کالج کا اعلان
اے پیر صدیقی تیرا فیضان ہے فیضان

مجبور و لاچار و بے بس مائیں
اٹھتی تھیں تیری جانب ہی جن کی نگاہیں
ان ماؤں کا رکھا ہے تو نے ہی تو مان
اے پیر صدیقی تیرا فیضان ہے فیضان

پھر آئی ہے بہار شریعت کے چمن میں
کھل گئے ہیں پھول طریقت کے من میں
ہے غزنوی سرکار کی عظمت کا نشان
اے پیر صدیقی تیرا فیضان ہے فیضان

خطبے تیری عظمت کے سناتے ہی رہیں گے
اور مال بھی دل والے لٹاتے ہی رہیں گے
سالکؔ کے ہاں کچھ بھی نہیں حاضر ہے یہ جان
اے پیر صدیقیؔ تیرا فیضان ہے فیضان

(محی الدین انٹرنیشنل گرلز کالج برلے انگلینڈ کی افتتاحی تقریب میں پیش کی گئی)

﴿ مرشدؒ دے دوارے ﴾

مرشد دے دوارے اسیں آوندے رہواں گے
سُتّے ہوئے لیکھاں نوں جگاوندے رہواں گے

رب نوں مناوݨ دے گُر مِل دے
دل دیاں تاراں نوں سُر مل دے
اللہ اللہ ورد پکاوندے رہواں گے

پیر صدیقی سوہنا پیر لجپال اے
جشن میلاد مناوندے ہر سال اے
سوہݨڑیں سنگ جشن مناوندے رہواں گے

نبی ﷺ نبی ﷺ کہندیاں رب مل دا
رب مل جاوے تاں سب مل دا
آقا ﷺ نوں وسیلہ بناوندے رہواں گے

آیا ہویا مال کس تھاں لگدا

جس دے ناں آیا اسے ناں لگدا
پیر دے اشارے تے لٹاؤندے رہواں گے

عشق دے سکول دے اصول وکھرے
زمیں اسماں عرض و طول وکھرے
عشق دیاں خیراں آکے پاؤندے رہواں گے

سالکؔ سوہنڑیں پیر دی امنگ بنڑ کے
غزنوی غوث دا ملنگ بنڑ کے
سوہنڑیں دیاں شاناں سناؤندے رہواں گے

﴿مرشدی آستانہ سلامت رہے﴾

مرشدی آستانہ سلامت رہے
بخششوں کا بہانہ سلامت رہے

قادری چشتی میخوار جھومیں جہاں
نقشبندی میخانہ سلامت رہے

ہیں نیریاں میں فیض کی نہریں رواں
وہ مصدر خزانہ سلامت رہے

نگاہ سے پڑھانا اور دعا سے نبھانا
یوں بگڑی بنانا سلامت رہے

شربت دید سے پیاس بجھتی ہے
در جاناں پہ آنا سلامت رہے

وہ نظر جس سے سینہ مدینہ بنے
وہ نظر یہ نشانہ سلامت رہے

مئے عشق سالکؔ جو ہیں پیتے پلاتے
وہ ساقی پیمانہ سلامت رہے

سوہنڑاں نیریاں والا

ویکھو فیض لٹاؤندا اے سوہنڑاں نیریاں والا
اُجڑے دل وسائوندا اے سوہنڑاں نیریاں والا
در تیرے تے جو آوے سوالی
ہو نئیں سکدا او جاوے خالی
نظر کرم فرمائوندا اے سوہنڑاں نیریاں والا
علم و عشق دے دیپ جلاوے
حبّ نبی دے جام پلاوے
عشق دی اگاں لاؤندا اے سوہنڑاں نیریاں والا
قادری، چشتی، نقشبندی آؤندے
ہر میخانے دی مستی پاؤندے
ایسا جام پلاؤندا اے سوہنڑاں نیریاں والا
ہور کسے در او ناں جاوے
مرشد مرشد ورد پکاوے
جدوں اپنڑاں رنگ چڑھاؤندا اے سوہنڑاں نیریاں والا
غیر وی ا کے اپنڑیں بنڑدے

خُلق نبی دے جلوے تکدے

سوہنڑاں مٹھڑے بول سنڑاوندا اے سوہنڑاں نیریاں والا

اندھے بینا ہوندے ویکھے

اپاہج اٹھے چلدے ویکھے

دکھ دکھیاں دے وڈاؤندا اے سوہنڑاں نیریاں والا

ناں علم تے ناں گن پلے

سنگ مرشد دے بلے بلے

سالکؔ خوب نبھاؤندا اے سوہنڑاں نیریاں والا

﴾یا رب! ہمیں مرشدی مشن پہ چلا دے﴿

(دُعائیہ منقبت: چہلم کے موقع پر لکھا اور برمنگھم میں سنایا گیا کلام)

یا رب ہمیں مرشدی مشن پہ چلا دے
تھے جیسا وہ چاہتے ہمیں ویسا ہی بنا دے
وہ حسن کا پیکر وہ نوری سراپا
وہ جبہ و دستار اوڑھے دوشالہ
اللہ ھو کی صداؤں میں دربار میں آنا
اک مکھڑا نورانی نور کا ہالہ
وہ محفل وہ زمانہ خوابوں میں دکھا دے
تھا غزنوی سرکارؒ کے فیضان کا سایہ
نسبت قاسمؒ نے بھی کیا خوب نبھایا
ارواح مقدسہ در دولت پہ پلاتے
یوں قادری، چشتی اعزاز بھی پایا
فیض یاب ہوئے جن سے ہمیں ان سے ملا دے
اخلاص و محبت سے وہ پرنور تھے لوگو
ریا کاری تکبر سے بڑی دور تھے لوگو
تھے فقر کے ڈیرے مگر دل کے غنی تھے

وہ جذبہ ایثار سے بھرپور تھے لوگو
وہ درد بھرا دل تو ہمیں بھی خدا دے
مولا جو معرفت کا انہیں نور دیا تھا
دربار رسالت میں جو حضور دیا تھا
تہجد و اشراق اوابین کے نوافل
اور سجدوں میں رونے کا سرور دیا تھا
میرے اللہ ہمیں ایسا نمازی بنا دے
دکھ سہہ کے بھی سکھ دینے کی عادت دیکھی
اللہ کے لیے سب ہی سے محبت دیکھی
ہو سفری مشقت ہو یا پھر مرض کی شدت
قضا ہوں نہ تہجد وہ عبادت دیکھی
وہ طریقے وہ سلیقے تو ہمیں بھی سکھا دے
سالکؔ تیرے مالک نے جو وارث ہیں بنائے
وہ غزنوی فیضان سے کیا خوب ہیں سجائے
معرفت کا نور دے کر اور عارفوں کی سلطنت
ہم سب کے لیے وہ رہبر ہیں بنائے
دی ان سے وفا تو نے ان سے وفا دے

بطرز سیف الملوک

(چہلم کے موقع پر لکھا اور پڑھا گیا کلام)

سب حمد رب سچے دی جس نے ایہہ کرم کمایا
جنہاں نوں تاج ولایت دتا انہاں دے قدمی لایا
شیخ عالمؒ مرد نورانی ولیاں دا نقیب اے
داتاؒ، خواجہؒ، غوث الاعظمؓ، رومیؒ دا ساتھ نصیب اے
خوشیاں دے ساتھی بُہتے ایہہ غماں دے سانجھے
لے کے دکھ دکھیارے تائیں پھل خوشی دے پاؤندے
بحر معرفت دی غواصی کر کے موتی چن چن لاؤندے
مثنوی دا فیر کر کے بہانہ سب نوں خوب لٹاؤندے
سوہنڑیں پیر نیریاں والے وسدے وچ کشمیر اے
سیرت سوہنی سوہنیاں والی صورت بدر منیر اے
وصال پاک خبر یارو جد چینل تے چلی
ہك واری تے دکھ سجن وچ ساری دنیا ہلی
دنیا تھیں او لاڑا چلیا جس دے لکھاں باراتی

دے گئے ہوکے عشق نبی دے اپنڑی ساری حیاتی
بچے تک تک ماواں روون تے روندے غریب بیچارے
کون اساڈے دکھ ونڈاسی ٹُر گئے اَج سہارے
ما پیو وانگو دکھ ونڈاونٹر تے دیونڑ خوب دلاسے
وانگ میرے درداں مارے ہونڑ جاونڑ کیہڑے پاسے
سنگ مرشد جو دن بیتے یاد کر کر روواں
شالا آوے پرت او ویلا تے میں قدمی ہوواں

﴿دوہڑہ﴾

نفس، شیطان، کُوڑے ساتھی
اس مسئلے تے لڑ گئے
حسد دے مارے بغض دی اگ وچ
ہک واری فیر سڑ گئے
امیراں دے وزیراں دے ڈیرے
مرن تھیں بعد اُجڑ گئے
سالکؔ تیرے پیر دے جھنڈے
ہور آسمانی چڑھ گئے

سہانے دن رات

وہ دن بھی سہانے تھے ہر رات پیاری تھی
مرشد کے قدموں میں جس نے بھی گزاری تھی
صورت میں مولا کے انوار نظر آتے
اور سیرت میں آقا کے اطوار نظر آتے
قدرت نے بھی ذات اُن کی کیا خوب نکھاری تھی

راہ خدا میں جو آتا وہ لُٹا دیتے
علم و عرفاں کی کوئی بستی بسا دیتے
اُس رہبر کامل کی ہر ادا نیاری تھی

دنیا کے ستائے ہوئے جب آتے پاس اُن کے
یوں دیتے دلاسے اُنہیں بن جاتے وہ خاص اُن کے
بھول جاتے تھے وہ اکثر کیا دکھ بیماری تھی

بس کرم نوازی تھی قدموں میں رکھا اپنے
پھر اُن کی دعاؤں سے سب پورے ہوئے سپنے
نہ صفات تمہاری تھیں نہ اوقات ہماری تھی

دربار میں جس لمحے لجپال بلایا تھا
دستار خلافت دی اور سینے لگایا تھا
چومے تھے قدم میں نے جھولی بھی پساری تھی

رہنا در کے فقیروں میں سدا شان سنائے رکھنا
مرشد کی محبت سے روح و دل بھی سجائے رکھنا
مت بھولنا اے سالکؔ بگڑی تیری سنواری تھی

وسّے مرشدؒ دا دربار

وسّے مرشد دا دربار، وسّے مرشد دا دربار
غزنوی غوثؒ دا مدفن جتھے آپ سخی سرکار

شیخ عالمؒ پیر لاثانیؒ زلف مبارک اَکھ مستانی
نوری مکھڑا لاٹاں مارے سر سوہنڑیں دستار
وسّے مرشد دا دربار، وسّے مرشد دا دربار

عشق نبی دے جام پلاوے اللہ اللہ ورد پڑھاوے
مرشد جس نوں سینے لاوے اُس دا بیڑا پار
وسّے مرشد دا دربار، وسّے مرشد دا دربار

درد دے مارے در تے آوندے رو رو اپنڑے دکھ سناندے
دکھیارے دے درد ونڈاوندے سب دا ہے غمخوار
وسّے مرشد دا دربار، وسّے مرشد دا دربار

رک جاونڑ گستاخ نبی دے ود جاناں توں پیارا نبی اے
گونجی سب ایواناں اندر مرشد دی للکار
وسّے مرشد دا دربار، وسّے مرشد دا دربار

وارث فیض دے فیض لٹاونڑ آونڑ والے خوشبو پاونڑ
پیر سلطان تھیں پاونڑ سارے سوہنڑے دی مہکار
وسّے مرشد دا دربار، وسّے مرشد دا دربار

سوہنڑی صورت نور دا ہالہ سارا سراپا ہی برکت والا
نور نبیؐ دا ونڈے سالک مرشد دا دیدار
وسّے مرشد دا دربار، وسّے مرشد دا دیدار

﴿سپاس عقیدت﴾

سوہنڑاں نیریاں والا خواجہؒ
پیا سُتّے لیکھ سنواردا
جیہڑا صورت ویکھے سوہنی
اوہ اللہ اللہ پکاردا

بابا جیؒ نیں ایہہ کرم کمایا
سوہنے قبلہ عالمؒ خوب نبھایا
ہونڑ وی آ کے جھولی بھردے
فیض ٹھاٹھاں ماردا

نیریاں شریف دی بستی ویکھو
شیخ عالمؒ دی ہستی ویکھو
پھُل جتھے خوشبواں ونڈدا
نقشبندی گلزار دا

جیویں درس بنڑاے سوہنڑیں نیں
جیوں درس سنڑاے سوہنڑیں نیں
دنیا ساری مڑمڑ کہندی
نئیں ثانی کوئی سالار دا

علم، حلم تے سیرت سوہنی
خوش اطوار تے صورت سوہنی
پیر سلطاں سوہنے آپؒ بنڑایا
وارث اس دربار دا

جاگ پئے نیں بخت انہاں دے
پیر صدیقیؒ سوہنے پیر جنہاں دے
سالک شکر خدا دا کریئے
تُو نوکر سرکار دا

پیر ما علاؤالدینؒ مردِ حق نما

پیر ما علاؤالدینؒ مردِ حق نما
جانشینِ غوث الامّتؒ باخدا
پیر صدیقیؒ صاحبِ حسن وجمال
مرشدِ قلب وروح وخوش خصال
کُن نظر سُوئے مریداں اے غمگسار
دید تو بن روح ودل بے قرار
صورتِ اُو جلوہَ ذاتِ خدا
سیرت اُو اسوہَ مصطفیٰ ﷺ
قاسمؒ فیضانِ قاسم مخزنِ جود وسخا
پَروُردَہَ قبلہ عالمؒ نقیبِ اولیاء
ترجمانِ عارفاں غوّاص بحرِ علوم
فیضیاب فیض عالمؒ مولائے رومؒ
پشت پناہ اُو پیشوا بالعطاء
المدد اے شیخ عالم پیر ما
یاد تو شمع محفل محبوبِ ما

کن نظر برحال زارم باوفا
شیخ العالمؒ نائب غوث الوریٰ
سالک را پیشوا ومقتدیٰ

﴿یا خواجہ علاؤالدینؒ ولی﴾

چھوٹے نہ کبھی تیرا دامن یا خواجہ علاؤالدینؒ ولی
رہے تجھ پہ فدا میرا تن من دھن یا خواجہ علاؤالدینؒ ولی

دن رات ہوتے ہیں یوں ہی بسر
رہتا ہے سراپا پیش نظر
الحمد ملی ہے تیری لگن یا خواجہ علاؤالدینؒ ولی

عشق نبی کا وہ نور دیا
اور میلاد منا کے شعور ملا
کیا خوب منایا ہے تو نے جشن یا خواجہ علاؤالدینؒ ولی

ہے نیریاں شریف میخانہ تیرا
سدا قائم رہے آنا جانا میرا
آباد رہے تیرا نوری چمن یا خواجہ علاؤالدینؒ ولی

تیری دید میں آنکھیں ترس گئیں
جب یاد آئی تو برس گئیں
اب کیسے ہو گا تیرا ملن یا خواجہ علاؤالدینؒ ولی

تیری صورت میں جلوے مولا کے
اور سیرت میں جلوے آقا کے
اک نور اُجالا تیرا بدن یا خواجہ علاؤالدینؒ ولی

صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
بابا قاسمؒ ولی اور غوث جلیؒ
ہے تجھ پہ سایہ پنجتن یا خواجہ علاؤالدینؒ ولی

اللہ سے ملی ہے یہ خاص عطا
بنے پشت پناہ اور پیشوا
تو ہی میرا مرشد میرا سجن یا خواجہ علاؤالدینؒ ولی

حبّ خدا میں اے سالکؔ
کیا کرنا ہے کیسے کرنا ہے
ہم جانتے ہیں سب تیرا مشن یا خواجہ علاؤالدینؒ ولی

❁ ❁ ❁

﴿پیر کامل ہو کامل نظر چاہیے﴾

مدح کرتا رہوں وہ ہنر چاہیے، مرشدؒ میرے مجھے ایسا گُر چاہیے
ایسا گُر چاہیے ہاں وہ سُر چاہیے، پیر کامل ہو کامل نظر چاہیے

جُز وقتی نہ ہو چار دن کے لیے، بس ایسی لگن عمر بھر چاہیے
وہ بہار ادب ہو نکھار ادب وہ زباں وہ سخن وہ اثر چاہیے

وہ صدیقی تڑپ جس میں علوی چمک، درد دل مجھ کو سوز جگر چاہیے
مل جائے زمیں پر یا زیر زمیں مجھے طیبہ میں چھوٹا سا گھر چاہیے

ساتھ تیرے ہو طیبہ میں پھر حاضری، ویسا منظر اور ایسی نظر چاہیے
وادی علم و عرفاں میں محکم یقیں، نہ اگر چاہیے نہ مگر چاہیے

یادِ محبوب سے وہ مچلتے رہیں، روح و دل میں وہ رب کا ذکر چاہیے
سامنے تیرے در کے ملے جھونپڑی نہ ادھر چاہیے نہ اُدھر چاہیے

پیر سلطان بولے میرے شیخ جیؒ تیری منزل وہ تیرا سفر چاہیے
سدا نوکر رہوں تیری سرکار میں تیرے سالکؔ کو اب یہ امر چاہیے

﴿تصوّر شیخ العالمؒ کا﴾

راز حق بتاتا ہے تصوّر شیخ العالمؒ کا
جلوے بھی دکھاتا ہے تصوّر شیخ العالمؒ کا

وجود مرشد کامل مطلع انوار ہے لوگو!
بُجھے دیے جلاتا ہے تصوّر شیخ العالمؒ کا

ریاضت پارسائی میں جو رُک جاتے ہیں منزل سے
گرتوں کو اُٹھاتا ہے تصوّر شیخ العالمؒ کا

شیطاں کے وار کی بھرمار جب ہوتی ہے بندے پر
ویری سے بچاتا ہے تصوّر شیخ العالمؒ کا

فریب نفس کی ہر چال سے محفوظ رہتا ہے
گُر ایسے سکھاتا ہے تصوّر شیخ العالمؒ کا

طریقت کے مسافر کی سدا دلجوئی ہوتی ہے
سینے سے لگاتا ہے تصوّر شیخ العالمؒ کا

دل میں جل اُٹھتی ہے شمع نور عرفاں کی
جام ایسا پلاتا ہے تصوّر شیخ العالمؒ کا

میسّر اس سے ہوتا ہے دیدار سرور عالم ﷺ
اللہ سے ملاتا ہے تصوّر شیخ العالمؒ کا

تصور جان جاناں میں جو سالکؔ مست رہتے ہیں
اُنہیں ہر دم نبھاتا ہے تصوّر شیخ العالمؒ کا

﴿نیریاں ہے نیریاں﴾

عارفوں کا اک جہاں نیریاں ہے نیریاں
جلوہ گائے عاشقاں نیریاں ہے نیریاں

قاسمؒ فیضان قاسم اور رومی دوراں وہاں
علم و حکمت کی ہے کاں نیریاں ہے نیریاں

نور عرفاں سے منور ہیں جہاں کے آفتاب
ہے زمیں پر آسماں نیریاں ہے نیریاں

خانقاہی سلطنت میں قبلہ نُما جس کا وجود
ساری دنیا پہ عیاں نیریاں ہے نیریاں

غزنویؒ میخانے پہ ہیں مئے خواروں کی ٹولیاں
ساقی جہاں غوث زماں نیریاں ہے نیریاں

شیخ العالمؒ خوش جمال و خوش کمال و خوش ادا
اب بھی جس کے پاسباں نیریاں ہے نیریاں

با نصیب با مراد ہوتے یہاں ہیں زائرین
رحمت بھرا ہے سائباں نیریاں ہے نیریاں

خوشبوئے شیخ العالمؒ مسند آراء جلوہ نما
جانشین خواجہ سلطاں نیریاں ہے نیریاں

خاکپائے پیر و مرشدؒ سالکؔ صدیقی ناز کر
تجھ پہ ہے سایہ کناں نیریاں ہے نیریاں

❁ ❁ ❁

﴾صورت مرشدؒ دی﴿

رب سوہنے خوب بنڑائی اے صورت مرشدؒ دی
سوہنی صفتاں نال سجائی اے صورت مرشدؒ دی
نوری نوری مکھڑا پایا سی، پاک نبی دا جس تے سایہ سی
جلوے دی خاص نمائی اے صورت مرشدؒ دی

نوری صورت نور دا ہالہ، سارا سراپا سی برکت والا
بے ادباں نوں سمجھ ناں آئی اے صورت مرشدؒ دی

دستار مبارک سر تے سجدی اے، ویکھ ویکھ ناں خلقت
رجدی اے
اساں دلاں وچ وسائی اے صورت مرشدؒ دی

آپ دے سب ادارے ویکھ لوّ و، نگر نگر نظارے ویکھ لوّ و
پئی کر دی پشت پنائی اے صورت مرشدؒ دی

پیر سلطان اے راج دُلارا مرشد دا، مشن دا وارث اکھ دا
تارا مرشدؒ دا
رب انہاں وچ آپ وکھائی اے صورت مرشدؒ دی

سالکؔ مستی چھائی رہندی اے، مرشد مرشد دوہائی پیندی
اے
جدوں خواباں اندر آئی اے صورت مرشد دی

نیریاں دی نگری

چل نیریاں دی نگری چل سجناں
جانڑیں مشکل تیری ٹل سجناں

لوکی دُوروں دُوروں آوَندے نیں
آ کے دلی مراداں پاوَندے نیں
توں وی نال انہاں دے رَل سجناں

موہڑوی فیض خزانے ملدے
قادری چشتی جام وی چلدے
جا کے سجن دے بوئے کُھل سجناں

شیخ العالمؒ کرم کماونڑ گے
ترے سُتّے لیکھ جگاونڑ گے
کڈھ دینڑ گے سارے وَل سجناں

باطن دی کھیت آباد ہوسی
سب روگاں تھی آزاد ہوسی
جدوں چلسی مرشدی ھَل سجناں

فالو کر فقر دے اصولاں نوں
سب چھڈ دے کم فضولاں نوں
نفسانی مشقت جھل سجناں

اللہ ھو دا ذکر پکائی جا
الا اللہ دیاں ضرباں لائی جا
ایہہ ورد رکھیں پل پل سجناں

پیر سلطان فیض لٹاوندے نیں
نالے مرشدی مشن چلاوندے نیں
تھاں قدمی جا کر مل سجناں

کشمیر دی وادی اے بستی اے
قبلہ عالمؒ دی اُچی ہستی اے
آوے راہ وچ شہر تراڑ کھل سجناں

مرشد مرشد بولدے رہنڑاں
سُچے موتی رولدے رہنڑاں
تائیوں سالکؔ لبھسی پھل سجناں

دین و ملّت کی ضیاء پیر علاؤالدینؒ ہیں

بے کسوں کے آسرا پیر علاؤالدینؒ ہیں
ہادی، مرشد، پیشوا پیر علاؤالدینؒ ہیں

علم ظاہر نور باطن سے منور تھا وجود
دین و ملّت کی ضیاء پیر علاؤالدینؒ ہیں

قاسم فیضان قاسمؒ جانشین غزنویؒ
بس عطا ہی عطا پیر علاؤالدینؒ ہیں

پیکر علم و حکمت وہ نابغہ روزگار
مرد کامل باخدا پیر علاؤالدینؒ ہیں

معرفت کی سلطنت میں کیا ہی عالی شان ہے
نائب غوث الوریٰ پیر علاؤالدینؒ ہیں

ترجمان عارفاں غوّاص بحر علوم
اور نقیب اولیاء پیر علاؤالدینؒ ہیں

خوشبوئے شیخ العالمؒ ہیں سلطان العارفین
جو مظہر صدق و صفا پیر علاؤالدینؒ ہیں

حاسدوں کی شر سے سالکؔ تو فضل رب محفوظ ہے
ترے رہبر پشت پناہ پیر علاؤالدینؒ ہیں

﴿وہ سراپا کون ہے﴾

لمحہ لمحہ ساتھ میرے وہ سراپا کون ہے
آپؐ ہیں سرکار میرے اور میرا کون ہے

نور سے بھرپور چہرہ سر پہ رحمت کا ہے سہرا
ہر قدم پہ ہے جس کا پہرہ، وہ سراپا کون ہے
آپؐ ہیں سرکار میرے اور میرا کون ہے

اللہ اللہ کرتے کرتے ضرب ھو میں گم ہوا
دربار حق میں جو لے گیا وہ سراپا کون ہے
آپؐ ہیں سرکار میرے اور میرا کون ہے

درود پڑھتے آگے بڑھتے قدمین جب پہنچا ہوں میں
جس کے پیچھے ہوں کھڑا وہ سراپا کون ہے
آپؐ ہیں سرکار میرے اور میرا کون ہے

جلوہ خدا بھی ہے وہ اور ضیائے مصطفیٰ ﷺ
اُجلا اُجلا پیارا حلیہ وہ سراپا کون ہے
آپؒ ہیں سرکار میرے اور میرا کون ہے

جو بفضل رب بچاتا ہے فریب نفس سے
پشت پناہ و پیشوا وہ سراپا کون ہے
آپؒ ہیں سرکار میرے اور میرا کون ہے

خواجگانؒ کی بارگاہ سے جو ہو رہی ہیں عنایتیں
مل رہا ہے جس کا صدقہ وہ سراپا کون ہے
آپؒ ہیں سرکار میرے اور میرا کون ہے

خلوت و جلوت میں سالکؔ ہے نظر کے سامنے
خوش جمال و خوش ادا وہ سراپا کون ہے
آپؒ ہیں سرکار میرے اور میرا کون ہے

❁❁❁

مرشدؒ کی ذات

جن کی نگاہَ خاص میری کائنات ہے
سب کچھ تو اپنا یارو! مرشدؒ کی ذات ہے

وہ قادری، صدیقی، چشتی فقیر ہیں
جن کی غوث پاکؒ سے ملاقات ہے

دنیا کی بے ثباتی میں جو پھرتا ہے بے نیاز
دامن میں ترے واللہ اُن کی خیرات ہے

لمحے جو زندگی کے گزرے پیا کے ساتھ
میرے تو بس وہ دن ہیں میری وہ رات ہے

پیشوا وہ ہی ہیں اور پشت پناہ وہ ہی
لا ریب میرے لب پہ جن کی یہ بات ہے

دنیا میں دیں فروشوں کی چالوں سے بچ گیا
پیشِ نظر جو میرے اُن کی حیات ہے

دولہا بنے ہیں مرشدؒ تو مستی میں رند ہیں
ارواح اولیاء کی یقیناً بارات ہے

پیر سلطاں ہیں جانشیں انہیں جی بھر کے دیکھ
ان کے وجود میں بھی مرشد کی ذات ہے

جاناں کے در کی خاک کا ذرّہ تو بن کے جی
سالک صدیقیؔ بس تری اتنی اوقات ہے

❁ ❁ ❁

مرشدؒ کا جانشیں اِک ماہ جبیں ہے

مرشدؒ کا جانشیں اک ماہ جبیں ہے
سلطان العارفین تو سلطان العارفین ہے

زندگی گزاری شیخ کے قدموں میں اس طرح
سوچا وہ ہی کیا وہ ہی چاہتے تھے جس طرح
بنایا جو حیات میں وہ مسند نشیں ہے
سلطان العارفین تو سلطان العارفین ہے

صورت میں اپنے شیخ کے جلوے لیے ہوئے
سیرت میں اُن کے مشن کے جذبے لیے ہوئے
لا ریب بس یہی تو سجادہ نشین ہے
سلطان العارفین تو سلطان العارفین ہے

جاتے ہیں ہر طرف لیے افکار مرشدی
بیٹھیں جہاں تو لگتا ہے دربار مرشدی

غزنوی دربار کا اک ماہ جبیں ہے
سلطان العارفین تو سلطان العارفین ہے

ہیں باطنی تطہیر کے رتبے جنہیں ملے
جن کے لیے ہیں فیض کے سب در کھلے
سالکؔ امانتوں کا یہی تو امین ہے
سلطان العارفین تو سلطان العارفین ہے

﴾وفا کی دنیا نبھا رہے ہیں﴿

وہ دیکھو دیکھو وہ کیسے کیسے وفا کی دنیا نبھا رہے ہیں
پیر سلطاںؒ کس لگن سے سارے مشن چلا رہے ہیں

کہاں پڑھا ہے کیسے پڑھا ہے یہ تُو بھی جانے یہ میں بھی جانوں
بہ فضل رب ابتداء سے خود ہی مرشدؒ پڑھا رہے ہیں

نسبت والے کہاں کھڑے ہیں یہاں کھڑے ہیں جہاں کھڑے ہیں
دربار مرشدؒ میں آئیں سارے نیریاں والے بلا رہے ہیں

دُعا سے سب کی بنی ہے بگڑی اور نگاہ سے سب کی بسی ہے بستی
کوئی درویش ہو خلیفہ اُن ہی کا لنگر وہ کھا رہے ہیں

اللہ اللہ کرتے رہنا اور نبی کی اُلفت میں مرتے رہنا
یہی وفا ہے یہی بقا ہے وفا والے نبھا رہے ہیں

ہے تُو بھی سالکؔ عجیب انساں وصال مرشدؒ سے تھا پریشاں
بظاہر ہیں پیر سلطاں وہ فیض اپنا لُٹا رہے ہیں

﴿ متفرق کلام ﴾

کلام حضرت سلطان باھوؒ سے برکت لیتے ہوئے

سب دا معبود ہِك الله سوہنا
جیدی ہر تھاں تے رکھوالی ھو
صفتاں نال سیاپیا جاوے
اوہدی شان ازل توں عالی ھو

اوہی خالق تے اوہی رازق
تے او ہی سب دا والی ہو
الله الله کرئیے سالکؔ
الله پھرسی جھولی ھو

❁ ❁ ❁

رحمت رب دی بے حد بندیا
جیہڑی نت نت آنڑ دھوئے ہو
پاپاں والے رب دے بوہے
جد وی آ کے روئے ھو

کعبه شریف تے خاص تجلّی
جنہوں عاشق ویکھ کھلوتے ہو
سوں رب دی رینڑ ناں خالی سالکؔ
جیہڑے سنگ مرشدؒ دے ہوئے ہو

مدینے پاک توں میں صدقے جاواں جتھے رحمت چھلاں مارے ھو
لتھڑے دامن جتھے دھوتے جاونڑ بھانویں جیڑھا آؤنڑ پسارے ھو
ڈُبّے ہوئے تے دنیا مارے سوہنے آپ ہتھیں تارے ھو
سالك صدیقی پیر باہو آکھے نبی دو جگ دے سہارے ھو

مرشد سوہنا عشق دیاں پُڑیاں نظراں نال کھلاوے ہو
نت نت آونڑ خواباں اندر عشق دے جام پلاوے ھو
طلب صادق رکھنڑ والا جو منگے سو پاوے ھو
سالکؔ جتھے جا نئیں سکدا اوہدا پیر اوتھے لے جاوے ہو

عشق تے عقل نیوں ہك برابر عشق دے رنگ نیارے ہو
آکھے عقل رینڑاں بچ بچا کے نئیں تے پے جانڑیں نے خسارے ہو
رکھے عقل خوفاں اندر تے عشق یار توں تن من وارے ہو
عاشق سب کجھ وار کے سالکؔ محبوب دے نعرے مارے ہو

﴿سیف الملوک کے انداز میں﴾

ساری حمد رب سچے دی جس نیں ایہ کرم کمایا
جنھاں نوں تاج ولایت دتا انھاں دی قدمی لایا

پیر میرا اے نیریاں والا وسدا وچ کشمیر اے
سیرت سوہنڑی سوہنڑیاں والی صورت بدر منیر اے

والئی نیریاں نوں رب بخشی واہ واہ شان نرالی
اپنڑیں منگتیاں دی او کردے ہر ویلے رکھوالی

شیخ عالم پیر لاثانی ولیاں دا نقیب اے
داتا، خواجہ، غوث الاعظم رومی دا ساتھ نصیب اے

تو خاکے ایہہ اے افلا کے اتے تینوں ایویں پیئڑ پلیکھے
ایہ لجپالی مرشد دی اے جے اوقدمی رکھے

خوشیاں دے تے سارے بنڑ دے پرایہ غماں دے سانجے
لے کے دکھ دکھیارے کولوں چولی پھل خوشی دے پاندے

ناں علم تے عمل تیرا ناں کجھ تیرے پلے
سالکؔ صدقہ پیر تیرے دا ہورئی اے بھلے بھلے

❁ ❁ ❁

دوہڑے

ناں لے کے تیرا لنگھ پار جانڑاں مینوں آسرا تیرے نام دا اے
تیرے فضل بناں رب سائیاں نئیں بندہ کسے وی کام دا اے
الف لام تھیں لیکے والناس توڑیں ہر حرف رب دے کلام دااے
سالکؔ سجھ قرآن دی آوَنٹرلگ پئی اے فیض صدیقی جام دااے

بندہ رب دا تے امتی رسول دا توں، ہوررب کولوں تینوں چاہیدا کی
نعمتاں ملیاں فانی تے لافانی، ہور رب کولوں تینوں چاہیدا کی
دین دنیا سنوارن لئی اسباب دتے، ہوررب کولوں تینوں چاہیدا کی
پیر صدیقی سالکؔ پیر تیرے، ہور رب کولوں تینوں چاہیدا کی

ہووے نصیب ایمان تے عشق تقویٰ، تینوں تیرے کرم دا واسطہ ای
روح رہوے زندہ آباد ہر دم، سونڑیں نبوی حرم دا واسطہ ای
نقش دل وچ کردے اسم اللہ، عرش، لوح وقلم داواسطہ ای
باطن سالکؔ دا ہووے پر نور ربا، مرشد شیخ عالم دا واسطہ ای

رب سوہنڑے دے سوہنڑے فقیراں دے، فیضان نرالے ہوندے نیں
سیرت سوہنڑی تے صورت نورانی،جمال نرالے ہوندے نیں
عاماں وچہ وی بیٹھ کے خاص لگدے، کمال نرالے ہوندے نیں
سالکؔ جے نکمے تے مندڑے،انہاں آپ سنبھالے ہوندے نیں

﴿قرآن کی پکار﴾

اے مسلم نوجواں تجھے قرآں بلاتا ہے
ہے کیوں بنتا ہے تو ناداں تجھے قرآں بلاتا ہے

تُو اِک بندہ خدا کا ہے تُو اُمتی مصطفیٰ ﷺ کا ہے
عقیدت رکھ صحابہؓ سے تو خادم مرتضیٰؓ کا ہے
تو بن جا سچا مسلماں تجھے قرآں بلاتا ہے

کہیں سازش ہے اَفرنگی کہیں چالیں ہیں دو رَنگی
بظاہر ہے بڑا تقویٰ سر پہ ہے بڑی لُنگی
بچا لے اپنا تو ایماں تجھے قرآں بلاتا ہے

اللہ کی عبادت کر نبی ﷺ سے بھی محبت کر
شفقت ہو عزیزوں پر بڑوں کی خوب خدمت کر
مساجد ہیں کیوں ویراں تجھے قرآں بلاتا ہے

والد کا سہارا بن بہنوں کا وِیر پیارا بن
خدمت کر اَمی کی نہ تو نوجواں آوارہ بن
ہے کیوں روتی ہے تیری ماں تجھے قرآں بلاتا ہے

اَمن پیغام دیتا جا نبی ﷺ کا نام لیتا جا
ہدایت کے جو پیاسے ہیں اُنہیں اسلام دیتا جا
ہے سالکؔ کا یہی اعلاں تجھے قرآں بلاتا ہے

❀❀❀

﴿پیاری یہ بیٹیاں﴾

رحمت کردگار ہیں پیاری یہ بیٹیاں
برکت کی اک پھوار ہیں پیاری یہ بیٹیاں

زینبؓ رقیہؓ کلثومؓ ہیں سیدہ بتولؓ
دل بند سرکار ﷺ ہیں پیاری یہ بیٹیاں

رات گئے ابّو جب تک نہ گھر آئیں
محو انتظار ہیں پیاری یہ بیٹیاں

ماں باپ سے جدائی کے کٹھن ہیں مرحلے
ملنے کو بے قرار ہیں پیاری یہ بیٹیاں

صبر و رضا محبت کا زیور دیا ہے ساتھ
دیں کی تابعدار ہیں پیاری یہ بیٹیاں

ممتا نے اپنے پیار سے جن کو دیا نکھار
امّی کا شاہکار ہیں پیاری یہ بیٹیاں

پیار و وفا سے آنگن ہر دم بسا رہے
گویا گلوں کا ہار ہیں پیاری یہ بیٹیاں

بد مزاج بندہ گر زندگی میں آئے
بس اُس سے بے زار ہیں پیاری یہ بیٹیاں

سالکؔ تو دو جہاں کے زوالوں سے بچ گیا
اک جنتی بہار ہیں پیاری یہ بیٹیاں

❁ ❁ ❁

﴿کفن میلے نہیں ہوتے﴾

زمیں میلی نہیں ہوتی بدن میلے نہیں ہوتے
محمد ﷺ کے غلاموں کے کفن میلے نہیں ہوتے

حیاء و بے وفائی میں کوئی کیسے کہاں پہنچے
خدا کے خاص بندوں کے چلن میلے نہیں ہوتے

دنیاوی جا پرستی میں عجب ہی خر مستی ہے
لگی والے فقیروں کے لگن میلے نہیں ہوتے

عزت، پارسائی میں وہ کیا ہی شان رکھتے ہیں
کسی بھی حال میں اُن کے ملن میلے نہیں ہوتے

نبی ﷺ کے پاک لنگر پہ جو پلتے ہیں سدا لوگو!
فقر کے جام پینے سے دَہن میلے نہیں ہوتے

خدا و مصطفیٰ ﷺ کے عشق میں جو مر کے جیتے ہیں
وہ زندہ ہیں مزاروں میں اور تن میلے نہیں ہوتے

مریدِ باوفا کے باغ بھی دیکھو سلامت ہیں
مرشدؒ جن کے مالی ہیں چمن میلے نہیں ہوتے

سدا جو حُبِّ مرشدؒ میں سالکؔ مست رہتے ہیں
نگاہِ پیرِ کامل ہو تو من میلے نہیں ہوتے

❁❁❁

مخلص مرید

نور چہرے پہ تو آنکھوں میں حیا ہوتا ہے
جان و دل سے جو مرشد پہ فدا ہوتا ہے

یہی دستور رہا ہے ازل سے بقا والے کا
پہلے وہ رہبر کی اداؤں میں فنا ہوتا ہے

طلب صادق جو لیے بیٹھا ہو درِ جاناں پر
کب وہ دیوانہ بلاؤں سے ڈرا ہوتا ہے

نگاہ مرشد کامل یوں بھی نظر آتی ہے
پیار کرتے ہیں اپنے دشمن رسوا ہوتا ہے

ہو دعویٰ ارادت کا اور شکوے بھی رکھے جاری
وہ نکما بھی اندر سے مرا ہوتا ہے

مرشد سے تری نسبت پھر مرشد کی مرشد سے
سلسلہ یوں ہی محبت کا جُڑا ہوتا ہے

یہ حسنِ عقیدت سے ملتا ہے شرف سالکؔ
ہو اگر دور بھی قدموں میں پڑا ہوتا ہے

دروسِ مثنوی

دُروسِ مثنوی مطلع انوار ہیں لوگو!
ہدایت جن میں پوشیدہ یہ وہ اشعار ہیں لوگو!

کلام حضرت رومیؒ بصورت آئینہ ہر دم
جو اہل دل پہ کُھلتے ہیں یہ وہ اَسرار ہیں لوگو!

طہارت پارسائی کے عجب عنوان رکھتے ہیں
جو باطن پہ برستے ہیں وہ پھوار ہیں لوگو!

روح تڑپے، دل دھڑکے وصالِ یار کی خاطر
مشام جاں جو مہکائے وہ مہکار ہیں لوگو!

بظاہر تو کتاب ہوتی وہ سناتے حال دل اپنا
فقر کے بادشاہ کے یہ افکار ہیں لوگو!

زبان مرشد کاملؒ سے جب یہ ادا ہوتے
بدل جاتی ہے رُتِ باطن وہ بہار ہیں لوگو!

علم، تقویٰ، محبت سے کیسے قرب ملتے ہیں
یہ نبی ﷺ کی خاص عنایت کا اقرار ہیں لوگو!

قرآں کا علم برہانی اور نبی ﷺ کا فقر لا ثانی
فصاحت سے جو کرتے ہیں بیاں شاہکار ہیں لوگو!

باطل دور ہوتے ہیں اور حق مشہور ہوتے ہیں
رزم حق و باطل میں تلوار ہیں لوگو!

ادب سے جو بھی عاری ہیں بڑی کرتے مکّاری ہیں
بچنا ایسے لوگوں سے یہ بڑے فنکار ہیں لوگو!

مرشدؒ جب سناتے تھے قدموں میں بٹھاتے تھے
سنے سالک صدیقی نے سرِ دربار ہیں لوگو!

﴿ رُسوا ہونے نہیں دیتے ﴾

شیطان و نفس کے پھندے وفا ہونے نہیں دیتے
فنا کے گورکھ دھندے بقا ہونے نہیں دیتے

جو منگتے کملی والے ﷺ کے حقیقت میں خدا کے ہیں
وہ اپنے در کے منگتے کو منگتا ہونے نہیں دیتے

خدا کے عشق و اُلفت میں جو مَر مَر کے جیتے ہیں
جلوے دید کے اُن کو فنا ہونے نہیں دیتے

رحمت سرور عالم ﷺ میں یہ وسعت بھی دیکھی ہے
بندہ چاہے جیسا بھی ہو رُسوا ہونے نہیں دیتے

حشر میں ساتھ ہی ہوں گے وہ منظر دیدنی ہو گا
جنہیں وہ ﷺ اب بھی روضے میں جدا ہونے نہیں دیتے

صحابہؓ، پنجتنؑ کی عقیدت بھی ہو جنہیں حاصل
وہ اپنے حُبداروں کو گمراہ ہونے نہیں دیتے

نگاہ پیر کاملؒ کا اثر ہوتا ہے یوں سالکؔ
وہ آنے والے طوفاں کو بلا ہونے نہیں دیتے

❁ ❁ ❁

﴿نور ٹی وی آ گیا﴾

شور برپا ہے جہاں میں نور ٹی وی آ گیا
حور و ملائک کی زباں میں نور ٹی وی آ گیا

مشرق و مغرب فضائے دہر میں اک دھوم ہے
سرمدی حفظ و اماں میں نور ٹی وی آ گیا

مسلک حق و صداقت سنیت کا پاسباں
باطل شکن، کوئے جناں میں نور ٹی وی آ گیا

دیکھئے ہر سو نظارا نور کی برسات کا
سرگوشیاں ہیں آسماں میں نور ٹی وی آ گیا

مثنوی کا سوز قرآن و سنت کی بہار
شعلہ فگن پیر و جواں میں نور ٹی وی آ گیا

ذکر خدا، نعت نبی ﷺ، حسن ولایت کا امیں
حسن کے بحر رواں میں نور ٹی وی آ گیا

جذبۂ عشق نبی ﷺ، بارانِ رحمت ِسرمدی
نورپھیلانے جہاں میں نور ٹی وی آ گیا

ہر طرف موج طرب ہر دل میں ہے ذوق طلب
عشق کے اک کارواں میں نور ٹی وی آ گیا

جلوۂ حسن نبی ﷺ اور سیرت اہل کمال
توصیف ختم مرسلاں میں نور ٹی وی آ گیا

نور ٹی وی! ہر صدا تیری ہے اتری روح میں
کیا ہی دل بستہ بیاں میں نور ٹی وی آ گیا

جھگڑے مٹے اور دل ملے ذاکر زباں و روح ہوئے
میکدے میں سب فغاں ہے نور ٹی وی آ گیا

رقص میں اہل جنوں ہیں وجد میں ارباب ہوش
ہے صدا بس انس و جاں میں نور ٹی وی آ گیا

عمر عزیز ضائع ہوئی بے نور ہوئے شام و سحر
دیتا صدا اپنی زباں میں نور ٹی وی آ گیا

پیر صدیقی تیری تدبیر ہے کتنی جمیل

نور برساتا زماں میں نور ٹی وی آ گیا

سالکؔ یہی راہ خدا ہے اور یہی کہتے چلو
مصطفیٰ ہیں دو جہاں میں نور ٹی وی آگیا

(نور ٹی وی کی دوسری سالگرہ کے موقع پر جامع محی الاسلام برمنگھم میں پڑھا گیا)

﴾رُباعیات﴿

ناں لے کر تیرا لنگھ پار جانڑاں مینوں آسرا تیرے نام دا اے
ترے فضل بناں رب سائیاں نئیں بندہ کسے وی کام دا اے
الف لام تھیں لیکے والناس توڑیں ہر حرف رب دے کلام دا اے
سالکؔ سمجھ قرآن دی آوَنڑ لگ پئی اے فیض صدیقی جام دا اے

❁❁❁

بندہ رب دا تے اُمتی رسول دا توں ہور رب کولوں تینوں چاہیدا کی
نعمتاں ملیاں فانی تے لافانی ہور رب کولوں تینوں چاہیدا کی
دین دنیا سنوارن لئی اسباب دِتے ہور رب کولوں تینوں چاہیدا کی
پیر صدیقی سالکؔ پیر ترے ہور رب کولوں تینوں چاہیدا کی

❁❁❁

ہووے نصیب ایمان تے عشق تقویٰ تینوں تیرے کرم دا واسطہ ای
روح رہوے زندہ باد ہر دَم سونڑیں نبوی حرم دا واسطہ ای
نقش دل وچ کر دے اسم اللہ عرش لوح و قلم دا واسطہ ای
باطن سالکؔ دا ہووے پرُنور ربّا مرشد شیخ عالم دا واسطہ ای

❁❁❁

رب سوہنڑیں دے سوہنڑیں فقیراں دے فیضان نرالے ہوندے
نیں
سیرت سوہنڑیں تے صورت نورانی جمال نرالے ہوندے نیں
عاماں وچ وی بیٹھ کے خاص لگدے کمال نرالے ہوندے نیں
سالکؔ جے نکمّے تے مندڑے اونہاں آپ سنبھالے ہوندے نیں

❁❁❁

رب دے حسن و جمال دے مظہر سوہنے پاک مدینے والے
وَالضُّحٰی مکھڑا وَالَّیْل زُلفاں اَلَمْ نَشْرَحْ دے سینے والے
لکھ ہزار بدیاں دے لتھڑے سب سوہنے دے حوالے
سالکؔ صدیقی او قبری آ کے کرسن نور اُجالے

❁❁❁

پیر دے بوہے ب
یٹھیاں رہنڑاں ایہہ کم وفاواں والا
قدم سوہنے دے چُمدیاں رہناں ایہہ رِیت حیاواں والا
صورت سجن دی ویندیاں ایہہ وِرد وظیفیوں اَگےّ
سالکؔ صدیقی رہنڑاں یار دا ہو کے ایہہ او رَمز گداواں والا

❁❁❁

﴿بندیا اللہ ﷻ ہی اللہ ﷻ بول﴾

بندیا اللہ ﷻ ہی اللہ ﷻ بول، بندیا اللہ ﷻ ہی اللہ ﷻ بول
اے جندڑی اے چار دیہاڑے، موتی ناں مٹی وچ رول

بندیا اللہ ﷻ ہی اللہ ﷻ بول

موت جتھے آ جاڑو پھیرے، ناں نکے ناں رہنڑ وڈیرے
بستی اجاڑ اوہ سارے ٹر گئے، جا وَسّے وِچ خاک دے ڈھیرے
او جے نئیں رہے رہنڑاں، تو نئیں ہونڑاں بستر گول

بندیا اللہ ﷻ ہی اللہ ﷻ بول

بغض، تکبر اے وی بت نیں، دل دے مندروں کڈھ لے
برے ارادے، بریاں سوچاں، ایہہ وی اندروں کڈھ لے
پاکی بِناں رب مِلدا نا ایں، دل دیاں اکھیاں کھول

بندیا اللہ ﷻ ہی اللہ ﷻ بول

تھوڑی بُہتی اپنڑیاں کولوں، کئی واری ہو جاندی
ہسدے متھے سہ جاندے نیں، سوہنڑی نیت جنھاں دی
دل ناں دکھائیں تُو کِسے دا، پڑھ لیا کر لا حول

بندیا اللہ ﷻ ہی اللہ ﷻ بول

فنا فی الشیخ ہو کے تُو وِی، اپنڑاں آپ مٹا دے
تیرا تے کجھ نہیں جو وِی کجھ اے، پیر دے ناویں لا دے
چھڈ دے سالکؔ سارے قصّے بولی مرشدؒ والی بول

بندیا اللہ ﷻ ہی اللہ ﷻ بول

استغاثہ بارگاہِ سرورِ دو عالم، قاسم جنت و کوثر ﷺ

ختم خواجگان شریف کے بعد عموماً نعت خوانی اور منقبت خوانی کی روٹین قائم ہے۔ حضور شیخ العالم سیدی دامت برکاتہم العالیہ کے قدموں میں رہنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ آپ سے اٹھتے، بیٹھتے بکثرت یہ کلمات استغاثہ سنے جاتے تھے۔

اغثنی یا نبی اللہ ﷺ اغثنی

اغثنی یا حبیب اللہ ﷺ اغثنی

اور Peterborough جہاں آپ کے جانثار کثرت سے آباد ہیں وہاں بہت پہلے ایک موقع پر ختم خواجگان پڑھنے کی اجازت دیتے ہوئے اغثنا یا رسول اللہ ﷺ بھی پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔ لہٰذا برادرانِ طریقت اگر مندرجہ بالا کلمات کے وِرد کے بعد حضور شیخ العالم سیدی و مرشدیؒ کا کلام جس میں آپ نے بارگاہِ سرور کونین ﷺ میں استغاثہ کیا ہے بھی پڑھ لیا کریں تو مرشدی وسیلہ سے نبی کریم ﷺ کی رُوحانی توجہ جلد نصیب ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ!

اب پوری توجہ سے اپنے آپ کو بارگاہِ نبوت ﷺ میں حاضر رکھتے ہوئے اپنے مرشد کریمؒ کے الفاظ اور اپنی آواز کے ساتھ حاضری لگوائیں۔ ان شاء اللہ قبولیت یقینی ہے۔

﴿اے حبیب ﷺ کردگار! اپنا بنا﴾

اے حبیب ﷺ کردگار اپنا بنا
ہو گیا ہوں دلفگار اپنا بنا

کٹ گئے دن زندگی کے لہو میں
روح کی سن لے پکار اپنا بنا

جان و دل تاریک ہیں عصیاں کثیر
یا کریم ﷺ و غمگسار اپنا بنا

غیر کے قبضے سے دل آزاد کر
اے دلوں کے تاجدار اپنا بنا

اپنی چاہت جستجو اور آرزو
ہو عنایت بار بار اپنا بنا

معتکف ہوں شاہ کی دہلیز پر
دید کا ہوں طلبگار اپنا بنا

قرب کی لذت سے کیوں محروم ہیں
جان و دل ہیں اَشکبار اپنا بنا

کچھ نہیں صدیقی نسبت کے بغیر
بس یہی دارالقرار اپنا بنا

❁❁❁

﴿ختم خواجگان شریف﴾

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	100بار	یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ	100بار
درودشریف	100بار	یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ	100بار
سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ	100بار	یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا	100بار
سُوْرَۃُ الْاِنْشِرَاح	100بار	یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ	100بار
سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص	1000بار	یَا مُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ	100بار
اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ	100بار	یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ	100بار
یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ	100بار	اَللّٰھُمَّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ	100بار
یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ	100بار	یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ	100بار
یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ	100بار	یَا خَیْرَ الرَّازِقِیْنَ	100بار
یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ	100بار	اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن	100بار
یَا لَطِیْفُ یَا قَوِیُّ یَا عَزِیْزُ	100بار	آمِیْن	100بار
اَللّٰھُمَّ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ		درود شریف	

(چندمنٹ مراقبہ) ذکر چند بار کریں۔

۱۔ لا الہ الا اللہ (پہلے بلاتکرار اثبات کے تکرار سے)

۲۔ الا اللہ

۳۔ اللہ ھو

﴾شجرہ طیبہ نقشبندیہ صدیقیہ﴿

یا الٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے
ہادی و مہدی محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
حضرت صدیقؓ و سلمانؒ قاسمؒ و جعفرؒ امامؒ
کر کرم اِن مقتدائے اولیاء کے واسطے
بایزیدؒ و بوالحسنؒ بوعلیؒ یوسفؒ جمیل
عشق و الفت دے خدا اِن باخدا کے واسطے
عبدِ خالقؒ خواجہ عارفؒ شیخ محمود الثناءؒ
جامِ عرفاں بھی پلا حق آشنا کے واسطے
شیخ عزیزاںؒ علی بابا سماسیؒ شاہ کُلالؒ
زہد و تقویٰ ہو عطا ذوالعطا کے واسطے
شا بہاؤالدینؒ علاؤالدینؒ سخا کے تاجدار
دامنِ اُمید بھر دے باسخا کے واسطے
حضرت یعقوب چرخیؒ اور حضرت خواجہ احرارؒ
خاتمہ بالخیر ہو اِن دلربا کے واسطے
قلبِ نوری دے ہمیں خواجہ زاہدؒ کے طفیل

محمد درویشؒ و محمد مقتداءؒ کے واسطے
باقی باللہؒ و مجدد الف ثانیؒ شاہ حسینؒ
محرمِ اسرار کر دے حق نما کے واسطے
عبد باسطؒ عبد قادرؒ فغنویؒ سید محمودؒ
ساجد و صادق بنا آلِ عبا کے واسطے
خواجہ عبداللہؒ عنایتؒ حافظ احمدؒ عبدالصبورؒ
محو رکھ توحید میں باصفا کے واسطے
گل محمدؒ عبدالغفورؒ عبدالمجیدؒ عبدالعزیزؒ
رنج و غم کافور ہوں سرِّ بقا کے واسطے
خواجہ سلطان الملوکؒ و شا نظام الدینؒ ولی
عزت دارین دے دے اصفیاء کے واسطے
معرفت کے نور سے بھرپور ہو سینہ میرا
قاسم صادق موہڑویؒ غوث الوریٰؒ کے واسطے
سیدنا محی الدینؒ مردِ حق نما ظلِّ الٰہ
دے دے عشق مصطفیٰ ﷺ پیشوا کے واسطے
از طفیل خواجہ زاہدؒ زہد و ورع ہو نصیب
موہڑویؒ و نیرویؒ کنز و وفا کے واسطے
نفس و شیطاں سے پناہ اے مالک ارض و سماء

پیر ثانیؒ پیکرِ صبر و رضا کے واسطے
شیخ العالمؒ مرشدی قاسم فیضانِ حق
سیدنا علاؤالدینؒ نقیب اولیاء کے واسطے
قرب اپنا دے ہمیں اور راہِ طریقت پہ دوام
مرشدِ حق خوش خصال اور خوش ادا کے واسطے
دیدِ نبی ﷺ حبِّ خدا مل جائے اپنا مدّعا
پیرِ کاملؒ عاشق شاہِ ہدیٰ ﷺ کے واسطے
نقشِ الا اللہ ﷻ سے روح و دل پرنور ہوں
پارسائی دے ہمیں اس پارسا کے واسطے
جانشینِ شیخ العالمؒ حضرت سلطان العارفین
راہِ مرشدؒ پہ چلا اِس راہنما کے واسطے
سالک بے نوا کی مولا ﷻ یہ دعا مقبول ہو
صدیقی پیا پہ ہو فدا تیری رضا کے واسطے

شجرہ طیبہ چشتیہ صدیقیہ مبارکہ

الٰہی بحرمتِ سیدالکونین و رسول الثقلین حضرت سیدنا محمد مصطفٰی ﷺ

الٰہی بحرمتِ سیدنا علی المرتضٰی کرّم اللہ تعالٰی وجہہٗ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابی الحسن البصریؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عبدالواحدؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابراہیم بن ادھمؒ

الٰہی بحرمتِ خواجہ سدیدین حذیفہؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ امین الدینؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت ممشاد دینوریؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابی اسحاق شامی چشتیؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابی احمد چشتیؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابی محمد بن احمد چشتیؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابی یوسف چشتیؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ مودود چشتیؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ حاجی شریف زندانیؒ
الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عثمان ہرونیؒ
الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ
الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ
الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ
الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاءؒ
الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ شیخ العالم سیدی علاؤالدین صدیقیؒ

شجرہ طیبہ قادریہ صدیقیہ مبارکہ

الٰہی بحرمتِ سیدالعالمین سیدنا و مولٰنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

الٰہی بحرمتِ امیرالمؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہٗ

الٰہی بحرمتِ سید شباب اہل الجنۃ حضرت امام حسینؓ

الٰہی بحرمتِ سیدنا امام علی زین العابدینؓ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام محمد باقرؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام جعفر صادقؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام موسیٰ کاظمؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام علی رضاؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت معروف کرخیؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت سری سقطیؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت جنید بغدادیؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت ابوبکر شبلیؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ عبدالواحدؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت ابو یوسف طرطوسیؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت الحسن علی ھکاریؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت ابوسعید مبارک مخزومیؒ

الٰہی بحرمتِ حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانیؒ
الٰہی بحرمتِ شیخ العالم حضرت خواجہ علاؤالدین صدیقیؒ

﴿صلوٰۃ وسلام بحضور سید الانام ﷺ﴾

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

اہلِ ایماں پہ رہتی ہے اُن کی نظر
عشق والوں کی قربت پہ لاکھوں سلام

جو اُن سے ملا وہ خدا سے ملا
یعنی اصحابؓ و عترتؓ پہ لاکھوں سلام

جن کے در پہ ولایت کے لنگر بٹیں
غوثِ اعظمؒ کی عزت پہ لاکھوں سلام

خواجہ نقشبند بہاؤالدینؒ ولی
تاجدارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

قاسم فیض حق محی الدینؒ ولی
کاملان طریقت پہ لاکھوں سلام

پیر ثانیؒ ہر دم لا ثانی رہے
جن کی جاری رفاقت پہ لاکھوں سلام

زاہدؒ بے ریا صبر کے بادشاہ
جن کی سب خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام

پیر صدیقیؒ صاحب صدق و صفا
رازدار حقیقت پہ لاکھوں سلام

نسبتوں کا جہاں عظمتوں کا نشاں
مارد اہل نسبت پہ لاکھوں سلام

شیخ العالمؒ سیدی نقیب اولیاء
سالکؔ تیری نسبت پہ لاکھوں سلام

صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس

دارالعلوم محمدیہ محی الاسلام صدیقیہ (رجسٹرڈ)

یہ ادارہ اپریل 2002ء سے مظفرآباد و ایبٹ آباد کے مضافات میں قائم خوبصورت اور صحت افزاء مقام پٹن خورد پلہیر میں قائم ہے۔ گزشتہ دو دہائیوں میں اپنی مخلص قیادت کی وجہ سے اِس ادارے نے بے شمار کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ تعلیمی و سماجی سطح پر اپنی روحانی قیادت و سیادت کے باعث علاقہ بھر میں اِس ادارے کے تحت مختلف علمی مراکز اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ سن 2006ء سے دارالعلوم میں باقاعدہ کلاسز کا آغاز کیا گیا، جس کے مرکزی دو شعبہ جات ہیں۔

ا: شعبہ تحفیظ القرآن

قابل اور ماہر اساتذہ کرام کی نگرانی میں پرائمری پاس طلباء کو میرٹ پر داخلہ دیا جاتا ہے۔ اس وقت اس شعبہ میں چار کلاسز جاری ہیں۔ تجوید و قرات کا نصاب اور عملی مشق کے ساتھ ساتھ سکول کی کلاسز میں 6th, 7th اور 8th کی باقاعدہ نصاب کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں شعبہ تحفیظ القرآن کے ہر طالب علم کے لیے کمپیوٹر کی لازمی تعلیم اس ادارہ کا خاصہ ہے۔

فروری 2024ء تک تقریبا 220 کے قریب طلباء قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ اس وقت اس شعبہ میں 100 سے زائد طلباء زیرتعلیم ہیں۔ ان طلباء پر آنے والے ماہانہ اخراجات تقریبا 475900 روپے ہیں۔

۲۔ شعبہ علوم شریعہ

شعبہ علوم شریعہ میں تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے نصاب کے ساتھ ساتھ عصری علوم میں مڈل سے لے کر میٹرک لیول تک کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ درس نظامی سے متعلق آن لائن بنیادی ریسرچ پر دستیاب کورسز کے ساتھ ساتھ عملی میدان میں کامیاب شہری بنانے کے لیے مختلف کمپیوٹر کورسز کروائے جاتے ہیں۔ فروری 2024ء تک 75 سے قریب علماء کرام تیار ہو چکے ہیں جو کہ سرکاری نیم سرکاری اداروں، مساجد اور مدارس میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس شعبہ میں 100 کے قریب طلباء زیرِ تعلیم ہیں، جن پر ماہانہ 428310 روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔

لائبریری محمد المداح

ہزاروں موضوعات پر مشتمل سینکڑوں کتب پر محیط شاندار اور پُرسکون لائبریری ادارہ میں موجود ہے۔ جہاں طلباء موزوں وقت میں استفادہ کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ صدیقیہ گرلز کالج کی طالبات بھی دوران سال ان کتب سے مستفید ہوتی ہیں۔ نیز فائنل مقالہ اور اسائنمنٹ کے لیے مواد بھی یہیں سے لیا جاتا ہے۔ تا حال طلباء کی ضروریات کے پیش نظر اکثر موضوعات پر کتب میسر نہیں ہیں۔ احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔

رومی بلاک

مولانا رومؒ کے نام سے منسوب رومی بلاک (ہاسٹل) میں ملک بھر سے آنے والے طلباء کی اقامتی ضروریات کے پیش نظر جدید طرز پر بنے اس بلاک میں پرسکون، منظّم اور محفوظ رہائش موجود ہے۔ جہاں پر مکمل فینسنگ وال، سکیورٹی گارڈ اور CCTV کیمرہ جات جیسی ڈیجیٹل سہولیات میسر ہیں۔ ہاسٹل میں مقیم طلباء سے کسی قسم کے کوئی چارجز نہیں لئے جاتے۔ بجلی، پانی، رنگ روغن اور واش روم سویپنگ کے اخراجات ادارہ خود برداشت

کرتا ہے۔ جہاں پر ماہانہ ایک خطیر رقم خرچ کی جاتی ہے۔

کمپیوٹر لیب

عصر حاضر کی ضرورت کے پیش نظر شعبہ تحفیظ القرآن اور شعبہ علوم شریعہ کے طلباء کے لیے آئے روز چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے شاندار کمپیوٹر لیب موجود ہے۔ جہاں پر بلا استثنیٰ ادارہ کے جملہ طلباء کو کورسز کروائے جاتے ہیں۔ ان طلباء کے لیے علیحدہ سے ٹیوٹر ارینج کئے جاتے ہیں۔ اس شعبہ میں ہر ماہ تقریبا 280000 روپے خرچ کئے جاتے ہیں۔

۳: صدیقیہ گرلز کالج (رجسٹرڈ)

خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے یہ ادارہ بھی دو دہائیوں سے اپنی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ یہاں پر علاقہ بھر کی مڈل اور میٹرک پاس طالبات کو مکمل علوم شریعہ کا نصاب پڑھائے جانے کے ساتھ ساتھ عصری علوم میں بھی ماسٹرز لیول تک کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ اس وقت تک بے شمار خواتین علوم شریعہ کی تکمیل کے بعد مختلف ادراہ جات میں اپنی خدمات پیش کر رہی ہیں۔ ہاسٹل کی سہولت میسر نہ ہونے کی وجہ سے طالبات دور دراز علاقوں کا سفر کر کے تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ اس ادارہ میں 50 کے قریب طالبات زیر تعلیم ہیں، جبکہ 8 معلّمات تعینات ہیں۔ بیشتر طالبات غریب گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس ادارہ پر ہر ماہ تقریبا 142770 روپے خرچ کئے جاتے ہیں۔

۴۔ مدرسہ محی الدین غوثیہ (رجسٹرڈ)

مقامی طلباء کے لیے جزوقتی شعبہ تحفیظ القرآن کا یہ ادارہ گزشتہ چار سال سے اپنی خدمات پیش کر رہا ہے۔ جہاں طلباء روزانہ کلاس کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ مغرب تک اپنی حفظ کی کلاسز کے ساتھ ساتھ عصری علوم بھی حاصل کرتے ہیں۔ اس ادارہ میں

40 کے قریب طلباء زیر تعلیم ہیں۔ ادارہ ہذا سے تا حال 11 طلباء حفظ قرآن مکمل کر چکے ہیں۔ اس ادارہ پر ماہانہ 73500 روپے خرچ کئے جاتے ہیں۔

اسلامک شارٹ کورسز

زندگی کے مختلف شعبوں اور عمر کے ہر حصے کے مرد و خواتین کی تعلیم و تربیت آسان اسلام، آسان قرآن فہمی پر نت نئے کورسز ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ جس میں بنیادی تربیتی کورس ڈپلومہ اِن قرآن سٹڈیز، عقائد کورس اور دیگر بے شمار کورسز ترتیب دیئے گئے ہیں۔ جنہیں وقتاً فوقتاً عوام الناس کے لیے ترتیب دیا جاتا ہے۔ ان کورسز کے لیے نیشنل اور انٹرنیشنل لیول کے ٹریزز ہائر کئے جاتے ہیں۔ نیز کورسز پر آنے والے جملہ اخراجات بھی ادارہ برداشت کرتا ہے۔ علاوہ ازیں غریب، مستحق اور ضرورت مند افراد کے لیے ناظرہ، ترجمہ وتفسیر کے متعلق کورسز شامل ہیں۔

سالانہ مقابلہ جات

طلباء کی ذہنی خفیہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے کے لیے ہر سال مختلف قسم کے مقابلہ جات منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں حسن قرات، حسن نعت، فن خطابت، کوئز، مضمون نویسی اور اذان وغیرہ شامل ہیں۔ تا کہ طلباء کے اندر اعتماد پیدا ہو سکے اور عملی زندگی میں تبلیغی فرائض کی انجام دہی میں آسانی پیدا ہو سکے۔ بین المدارس و بین الجامعات مقابلہ جات بھی منعقد کروائے جاتے ہیں۔ کامیاب طلباء میں انعامات اور شیلڈز کا ادارہ انتظام کرتا ہے۔

ٹیلنٹ ہنٹ

طلباء کی ذہنی، جسمانی اور اخلاقی نشوونما کے لیے تعلیم کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے کیونکہ یہ طلباء میں رہنمائی کی صفات پیدا کرنے میں

اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ان میں بالخصوص والی بال، فٹ بال، دوڑ اور رسّہ کشی شامل ہیں۔

اجتماعی افطار ڈنر

ہر سال ماہ رمضان المبارک میں ان غریب، نادار اور مستحق طلباء کے لیے افطار ڈنر کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جہاں پر سحری اور افطار کے موقع پر ایک خطیر رقم خرچ کی جاتی ہے۔علاوہ ازیں عیدالفطر کے موقع پر نیا لباس مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ عیدی بھی تقسیم کی جاتی ہے۔

سکالرشپ پروگرام

قابل، مستحق اور محنتی طلباء و طالبات کے لیے مربوط سکالرشپ پروگرام دیا جاتا ہے۔جس کے ذریعے مستحق طلباء پر آنے والے مکمل اخراجات کا انتظام کیا جاتا ہے۔تعلیمی اخراجات کے ساتھ ساتھ میڈیکل اور ٹرانسپورٹ الاؤنسز تک پیش کیے جاتے ہیں۔

سٹاف فیملی کوارٹرز

ادارہ میں سٹاف کے لیے فیملی کوارٹرز تعمیر کیے گئے ہیں۔جن میں سے اب تک تین فیملی کوراٹرز تیار ہو چکے ہیں جبکہ باقی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔تعمیر پر آنے والی لاگت بھی اسی ادارے کے ذمہ ہے۔

مستقبل کے منصوبہ جات

۱۔مسجد کا قیام

ادارہ کی حدود میں عظیم الشان جامع مسجد کا منصوبہ زیرغور ہے، جس کے لیے اراضی خریدی جا چکی ہے۔ بہت جلد تعمیراتی کام کا آغاز کیا جائے گا۔

۲۔صدیقیہ گرلز کالج کے لیے ہاسٹل کا قیام

طالبات کے لیے تاحال کوئی مناسب عمارت موجود نہیں ہے اور نہ ہی ہاسٹل کی سہولت میسر ہے۔گرلز کالج کی عمارت اور ہاسٹل کے لیے مناسب جگہ کی تلاش جاری ہے۔

۳۔طلباء اور اہل علاقہ کے لیے ہسپتال کا قیام

علاقہ بھر کی پس ماندگی،صحت کی بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی،طلباء و اہلیان علاقہ کی مشکلات میں آئے روز اضافہ کے پیش نظر ادارہ سے متصل ایک فری ہسپتال کا منصوبہ زیرغور ہے۔جس کے لیے مناسب حکمت عملی تیار کی جا رہی ہے۔

اپیل

معزز قارئین! جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا کہ اس ہوشربا دور میں بڑھتی ہوئے مہنگائی کے پیش نظر مذکورہ بالا جملہ منصوبہ جات کے اخراجات پورا کرنا کسی فردِ واحد کی توجہ اور تعاون سے ممکن نہیں۔ آپ جیسے مخیّر و صاحب ثروت حضرات کے مالی تعاون سے ہی ادارہ کی ترقی ممکن ہے۔ آپ اس ادارہ کے لیے اپنی آمدن میں سے ماہانہ و سالانہ بنیاد پر تعاون فرمائیں۔

☆ **Western Union** کے ذریعے اپنا زرِتعاون بھیجئے۔

محمد فیاض ولد عبدالغفور

Cell No: +92300-9112950

CNIC NO: 13101-6428751-5

☆ بینک اکاؤنٹ کے ذریعے اپنا زرِتعاون بھیجئے۔

اکاؤنٹ ٹائٹل: محمد فیاض

مسلم کمرشل بینک مین برانچ مظفرآباد۔ برانچ کوڈ **0593**

اکاؤنٹ نمبر: **0468662051001539**

الداعی الی الخیر: علامہ محمد حامد الازہری **+92312-9047107**

کچھ مصنف کے بارے میں

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ عطا فرمایا، مگر اِس کے ساتھ ہی اُسے نفسانی خواہشات ولذّات کے ذریعے ابتلاء وآزمائش کے عجیب امتحان میں بھی ڈال دیا۔ اِس امتحان میں کامیابی ہی کو دنیا وآخرت میں کامیابی قرار دیا۔ وہ لوگ جو دنیا میں ابتلاء وآزمائش کے اِن مراحل سے کامیابی کے ساتھ گزر گئے درحقیقت وہی اللہ کے انعام یافتہ بندے کہلائے۔ جن کا تذکرہ رب کائنات نے اس طرح فرمایا:

وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَج وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًاO

() النساء، ۴: ۶۹

اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیںO

جب اللہ کے انعام یافتہ بندوں کے ساتھ کسی کو نسبت نسبی اور روحانی نصیب ہو جائے تو اس ابتلائی زندگی میں کامیابی کے ساتھ گزر جانا اُس کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔ خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ کہ جن کی آنکھ ہی کسی کامل ولی کے گھر میں کھلے۔ پھر زندگی کے ہر مرحلہ میں کاملین کی نسبتیں اور صحبتیں میسر آتی رہیں۔

اسی طرح کی عظیم نسبتوں کے فیض سے خوب حصہ پانے والی عصر حاضر کی ایک عظیم ہستی حضرت علامہ خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ کی ہے کہ پیدائش

کے ساتھ ہی جس ہستی کی نسبی نسبت ملی وہ اللہ کے کامل ولی، فناء فی الرسول ﷺ، صوفی باصفاء حضرت علامہ مولانا پیر محمد عبدالغفور نقشبندی رحمہ اللہ علیہ کی ذات مبارکہ تھی۔

پیدائش اور ابتدائی حالات زندگی

آپ نے 8 اپریل 1967ء کو پٹن خورد کی سرزمین پر استاد جیؒ کے گھر میں آنکھ کھولی اور آپ ہی کے زیر تربیت ابتدائی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ پرائمری و مڈل پٹن خودر جبکہ میٹرک پائلٹ ہائی سکول نمبر 1 مظفرآباد سے مکمل کی۔ بچپن سے خوبصورت آواز کی وجہ سے بطور ثناء خوان مصطفیٰ ﷺ علاقہ بھر میں شہرت ملی اور اللہ رب العزت نے اپنے ذکر کے ساتھ ساتھ اپنے محبوب ﷺ کے ذکر میں مصروف کر دیا۔

بھیرہ شریف روانگی

میٹرک مکمل کرنے کے بعد والد گرامی کی شدید خواہش پر آپ نے وقت کی مشہور ومعروف علمی و روحانی درسگاہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف میں داخلہ لیا اور حضور ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ علیہ سے براہِ راست شرف تلمذ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ آپ ادارہ کی مشہور ومعروف علمی شخصیات کے فیضان علم سے فیض یاب ہوئے۔ آپ نے دورۂ حدیث کا آخری سال ملک کی دوسری عظیم درسگاہ جامعہ نعیمہ لاہور سے مکمل کیا۔

روحانی وابستگی

بھیرہ شریف میں دوران طالب علمی آپ کی سنگت اور دوستی وقت کی عظیم علمی و روحانی شخصیت عکس فیضان موہڑوی اور مرکز ومنبع فیضان غزنوی، نباض عصر حضور شیخ العالم حضرت علامہ مولانا پیر محمد علاؤالدین صدیقی قدس سرہ العزیز (سجادہ نشین دربار عالیہ نیریاں شریف) کے عظیم لخت جگر صاحبزادہ ڈاکٹر پیر محمد سلطان العارفین صدیقی الازہری

دامت برکاتہم العالیہ سے ہوئی اور اُن کی زبانی حضرت صاحبؒ کے علمی و روحانی مقام سے آگاہی نصیب ہوتے ہی دل آپ کے طلب دیدار میں مچلنے لگا۔

صاحبزادہ صاحب کی رفاقت میں ہی حضور شیخ العالمؒ کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہوئی۔ شیخ کامل کی مجلس میں پہنچتے ہی قلب و روح فدا ہو گئے۔ دست بوسی کی سعادت حاصل کی اور حلقہ ارادت میں شامل کرنے کی درخواست کی۔حضور پیر صاحبؒ نے طلب میں اخلاص اور دل میں اضطراب کی کیفیت کو بھانپ لیا اور مرید خالص کو اپنی ارادت میں لے لیا۔

قارئین! ابلاغ علم کا سب سے بڑا ذریعہ انداز تکلّم و خطابت ہے۔ اگر وہ کسی عالم کے پاس نہ ہوتو اُس کی ذات دوسروں کے لیے نفع بخش نہیں بن سکتی۔حضرت علامہ کو اللہ تعالیٰ نے بہترین اورخوبصورت انداز خطابت سے بھی نوازا ہے۔ آپ نے دوران طالب علمی بھیرہ شریف کی سرزمین پر مقامی مسجد میں خطبہ جمعہ سے خطابت کا آغاز کیا اور جلد ہی علاقہ بھر میں آپ کی خطابت کے ڈنکے بجنے لگے۔

عملی زندگی کا آغاز

جلیل القدر اساتذہ سے تعلیم وتربیت کے حصول کے بعد عملی زندگی میں قدم رکھا تو دنیاداری کے بجائے خدمت دین کا فریضہ سرانجام دینے کے لیے لاہور غازی آباد کی مشہور ومعروف مسجد گلزار حبیب میں بطور خطیب خدمات سرانجام دینے لگے۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیاوی رزق کے حصول کے لیے لاہور ریلوے میں ملازمت بھی اختیار کی۔ خوبصورت اور دلنشیں انداز خطابت کے سبب بہت کم وقت میں پورے لاہور اور پھر پنجاب بھر میں خطابات کا عظیم سلسلہ شروع ہو گیا اور تبلیغ دین کا فریضہ بصورت احسن انجام پانے لگا۔ لاہور میں آپ کا قیام 1990ء سے 1998ء تک رہا۔

دیارِ غیر برطانیہ روانگی

لاہور میں خدمت دین کا فریضہ بطور احسن انجام دے رہے تھے کہ اسی طرح آپ بخار میں مبتلاء ہو گئے۔ دنیاوی علاج کے باوجود آفاقہ نہ ہوا تو روحانی علاج گاہ مرشد کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ عرض کیا: حضور! موت کا منظر بہت قریب سے دیکھ آیا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا: اب لاہور واپس نہیں جانا اب آپ کو انگلینڈ جانا ہے اور خدمت دین کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔

دیارِ غیر میں خدمات دینیہ

حضرت صاحبؒ کے حکم پر 22 اپریل 1998ء سرزمین برطانیہ پر پیٹربراء میں ایک پلاٹ پر مسجد فیضان مدینہ کی تعمیر کے لیے فنڈ ریزنگ کا فریضہ سونپا گیا۔ الحمد للہ! ریڈیو پر بصورت تقریر و اپیل ایک سلسلہ شروع ہوا اور 2.5 ملین پاؤنڈ کی لاگت سے مسجد تعمیر ہوئی اور فنڈ ریزنگ میں ایک بڑا حصہ علامہ صاحب کے توسط سے جمع ہوا۔

درس قرآن

اسی مسجد میں بطور خطیب تعیناتی ہوئی اور درس و تدریس کا بھی باقاعدہ آغاز فرمایا۔ ظہر کی نماز ہفتہ میں 3 دن کی بنیاد پر درس قرآن کا آغاز فرمایا۔ 25 سال کے دورانیہ پر محیط ان دروس کا اختتام ماہ رمضان المبارک اپریل 2024ء کی عظیم ساعتوں میں مکمل ہوا۔

آستانہ عالیہ کے لیے خدمات

برطانیہ میں مرشد گرامیؒ کے حکم پر محی الدین ٹرسٹ کے لیے بھی بھرپور خدمات سرانجام دیتے رہے۔ محی الدین یونیورسٹی کے لیے فنڈ ریزنگ نور ٹی وی اور دیگر علمی و

روحانی مراکز کی تعمیر کے لیے مختلف مواقع پر فنڈ ریزنگ میں بھرپور کردار ادا کرتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نور ٹی وی پر باقاعدہ انوار شریعت کے نام سے پروگرام بھی نشر ہوتے رہے۔ حضرت صاحبؒ کے وصال کے بعد آستانہ عالیہ کے لیے خدمات کا سلسلہ تا حال جاری و ساری ہے۔

بحیثیت نعت گو شاعر

حضرت علامہ کو جہاں اللہ رب العزت نے خوبصورت دلسوز آواز سے نوازا اور ایک بہترین نعت خواں کہلائے وہاں اللہ رب العزت نے شعر و شاعری سے بھی شغف عطا فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح سرائی اور مناقب صالحین پر عظیم اور خوبصورت کلام لکھے جن میں قاسمی جلوے، غزنوی جلوے، صدیقی جلوے، گلدستہ صدیقیہ (جلد اوّل) اور زیر طبع گلدستہ صدیقیہ (جلد دوم) شعری مجموعے زیور طباعت سے مزین ہو چکے ہیں۔

تصانیف

ذرائع ابلاغ کے مختلف ذرائع میں سے ایک ذریعہ تحریر و تصنیف بھی ہے۔ سرزمین یورپ پر ایک طرف آپ نے اپنے خوبصورت انداز خطابت کے ذریعے خدمت دین اور فریضہ ابلاغ مبین سرانجام دے رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ آپ نے تحریری طور پر خدمات کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔

آپ نے یورپ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اہم ضروری موضوعات پر قلم اٹھایا اور اُردو و انگریزی زبان میں تحریر کی ہیں۔ اب تک آپ کے مندرجہ ذیل علمی شاہکار چھپ کر منظر عام پر آ چکے ہیں۔ جن میں آوازِ ایمان، ذکر، جشن عید میلاد النبی ﷺ کی بہاری، The Voice of Eman، دروس مثنوی، رمضان کریم اور امرِ ربی شامل ہیں۔

ادارہ جات کا قیام

والد گرامیؒ نے اپنی حیات میں خدمت دین کا ایک اہم فریضہ اس صورت میں بھی ادا فرمایا کہ اپنے گھر اور گرد و نواح کے علاقہ جات سے بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے ملک کی مشہور و معروف علمی درسگاہوں میں بھیجتے رہے اور ان کے اخراجات کا اہتمام بھی فرماتے رہے۔

آپ کی شدید خواہش تھی کہ ہمارے علاقے میں ایک عظیم علمی و روحانی ادارہ ہو جہاں تشنگانِ علم علمی پیاس بجھائیں۔ آپ کی اس خواہش کی تکمیل کو اپنی زندگی کا اہم مقصد قرار دیتے ہوئے حضرت علامہ نے والد گرامی کے حکم پر اپنے آبائی علاقہ پٹن خورد پلہیر کے مقام پر 2005ء میں دارالعلوم محمدیہ محی الاسلام صدیقیہ کے نام سے ادارہ کی بنیاد رکھی۔ دو کمروں سے شروع ہونے والا ادارہ آج الحمد للہ تین منزلہ ایک عظیم علمی درسگاہ بن چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بچیوں کے لیے صدیقیہ گرلز کالج حضرت علامہ حافظ محمد فیاض نقشبندی اور مصطفیٰ آباد راڑہ مظفر آباد کے مقام پر مدرسہ محی الدین غوثیہ حضرت علامہ ممتاز احمد نقشبندی کی زیر سرپرستی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان تمام اداروں کے اخراجات حضرت علامہ خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی صاحب کے توسط سے پورے ہو رہے ہیں۔ مدارس کے اس تمام سلسلہ کو صدیقی ایجوکیشنل کمپلیکس کا نام دیا گیا ہے۔

سماجی خدمات

ایک طرف دینی خدمات کا ایک وسیع نیٹ ورک تو دوسری طرف معاشرے کے پسے ہوئے افراد کا درد اور اور اُن کی خدمت کا جذبہ حضرت علامہ صاحب کو وراثت میں ملا ہے۔ والد گرامیؒ کی طرح آپ بھی مستحق افراد کی خدمت علاقہ کے رفاعی کاموں میں اپنی خدمات پیش کرنے میں ہمیشہ صف اول میں رہے ہیں۔

عید الاضحیٰ کے موقع پر اجتماعی قربانی کی صورت میں دور دراز علاقوں میں گوشت کی ترسیل۔ مستحق بچیوں کے لیے شادیوں کا اہتمام۔ ضرورت مند طلباء کی تعلیم کے لیے وظائف مہیا کرنا۔ خواتین کے لیے دستکاری کی سہولت۔ غریب و نادار افراد کی مدد۔ مساجد و ائمہ مساجد کی خدمت، بیمار افراد کے لیے فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد الغرض حسب استطاعت آپ اس طرح کے بے شمار رفاعی اور سوشل خدمات میں ہمیشہ پیش پیش ہیں۔

حضرت علامہ خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی کو اللہ رب العزت نے بے پناہ صلاحیتوں اور خوبیوں سے نوازا ہے جن کو احاطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ آپ کی خدمات کی یہ ایک چھوٹی سی جھلک ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کی اِن عظیم خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آپ کو توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔ اللہ پاک صحت و سلامتی کے ساتھ عمر طویل اور احسان عظیم سے نوازے۔ آمین

محمد حامد الازہری

۲۱ اپریل ۲۰۲۴ء